

عمران سیریز

# واٹر میزاں

مکمل ناول

منظہر کلیم ایم، اے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

## چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "واٹر میزاں" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک ایسے مشن پر کام کیا ہے جس میں انہیں اندھیرے میں رکھنے کے لئے اللہ کا میاب اور بیچیدہ پلاتنگ کی گئی ہے کہ آخری لمحات تک عمران اور اس کے ساتھی تذبذب اور گومگو کے عالم میں ہی رہے اور پھر سب سے ولپپ بات یہ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہٹ کر جو لیا اور صالحہ نے اپنے طور پر علیحدہ کام کیا ہے اور شاید پہلی بار جو لیا کی ایسی صلاحیتیں سامنے آئی ہیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بھی یہ کہنے پر مجبور ہونا پڑتا ہے کہ اگر جو لیا اور صالحہ اس مشن پر کام نہ کر رہی ہوتیں تو یہ مشن کامیاب ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ اس ناول میں اس قدر عروج پر ہے کہ یقیناً ناول کے آخری صفحے تک عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرح آپ بھی اسی تذبذب اور گومگو کی حالت چھپی گرنے پر مجبور ہوں گے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول آپ کے معیار پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا۔ اپنی آراء سے ضرور مطلع کیجئے کیونکہ مجھے حقیقتاً آپ کی آراؤ کا انتظار رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حسب روایت ناول کے مطالعہ سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے تاکہ آپ کو بھی معلوم ہو سکے کہ کس قیامت کے یہ نامے میرے نام

آتے ہیں۔

محترم اتحاد عدیم راز صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی اہتمائی دلچسپ انداز میں دلچسپ بات لکھی ہے۔ سنجیدگی کے جراشیم جس تیزی سے عمران پر اثر انداز ہوتے جا رہے ہیں وہ قابل تشویش مسئلہ تو ضرور ہے لیکن میرے خیال میں بچپن کی نسبت اب چونکہ عمران، اماں بی سے جو تیار کم کھانے لگا ہے اس لئے وہ بچپن کی نسبت زیادہ سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے۔ امید ہے آپ اس پر انتہا پر غور کرنے کے بعد دوبارہ خط لکھیں گے۔ آپ کے خط کا انتظار رہے گا۔

سرگودھا سے جمال ملک لکھتے ہیں۔ ”آپ کا گذشتہ چھبیس سالوں سے قاری ہوں لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ آپ ناول لکھ کر نوجوانوں کا کتنا نقصان کر رہے ہیں اور آپ کو اس کا احساس ہی نہیں ہے۔ اس لئے میری التجا ہے کہ آپ ناول لکھنا بند کر دیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔“

”محترم جمال ملک صاحب۔ طویل عرصے سے ناول پڑھنے کا بے حد شکریہ۔ ولیے اتنے طویل عرصے تک ناول پڑھنے کے بعد آپ کو یہ احساس ہونا کہ میرے ناول کتنا نقصان کر رہے ہیں اور مجھے اس کا احساس ہی نہیں ہے۔ واقعی اہتمائی دلچسپ بات ہے۔ ولیے آپ کی یہ فرمائش کہ اب مجھے ناول لکھنا بند کر دینے چاہئیں۔ کیا آپ کے اضافہ ہوا ہے البتہ عمران صاحب کی اماں بی سے درخواست ہے کہ وہ عمران کے سرپر جو تیار نہ مارا کریں ورنہ جس رفتار سے وہ سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے کہیں مکمل سنجیدگی اس پر طاری نہ ہو جائے۔“ آپ کے خط کا انتظار

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

لاہور سے ڈاکٹر عبدالرحمن لکھتے ہیں۔ ”عمران سیریز عموماً اور خیر و شر پر بنی ناول خصوصاً بے حد پسند ہیں۔ آپ اکثر ناولوں میں مارشل آرٹ کے داؤ کے نام لکھ دیتے ہیں لیکن ان داؤ کی تفصیل درج نہیں کرتے۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ آپ جو داؤ بھی لکھا کریں اس کی مکمل تفصیل بھی ضرور لکھا کریں۔“

محترم ڈاکٹر عبدالرحمن صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک مارشل آرٹ کے داؤ کی تفصیل کا تعلق ہے تو محترم فائٹ کے دوران اس کی تفصیل تو باقاعدہ لکھی جاتی ہے لیکن اگر تفصیل سے آپ کا مطلب اس داؤ کی باریکیوں پر باقاعدہ لیکھ رہا جانا ہے تو ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے ورنہ جب تک عمران اپنے لگائے ہوئے داؤ پر لیکھ مکمل کرے گا دوسرا فرق اپنا مشن مکمل کر کے شاید والپس اپنے ملک بھی پہنچ چکا ہو گا۔ اس لئے جس حد تک وضاحت ممکن ہو سکتی ہے لکھ دی جاتی ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

جملم سے اتحاد عدیم راز لکھتے ہیں۔ ”آپ کے ناول بے حد بڑا ہیں۔ ان کے مطالعہ سے میری معلومات میں واقعی اہتمائی گران قدر اضافہ ہوا ہے البتہ عمران صاحب کی اماں بی سے درخواست ہے کہ وہ عمران کے سرپر جو تیار نہ مارا کریں ورنہ جس رفتار سے وہ سنجیدہ ہوتا جا رہا ہے کہیں مکمل سنجیدگی اس پر طاری نہ ہو جائے۔“

رہے گا۔

یونیورسٹی کے نام سے پہلے اور آخر میں لیتا ہے۔ کیونکہ آپ کتاب میں آکسن کے الفاظ سے پہلے اور آخر میں باقاعدہ بریکٹ ڈالتے ہیں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترم محمد ساجد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ڈگریوں کے ساتھ یونیورسٹی کا نام عمران بغیر بریکٹس کے لیتا ہے لیکن ناول میں اسے اس انداز میں لکھا جاتا ہے کہ وہ ڈگریوں سے علیحدہ نظر آئے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

کریجی سے عطا الرحمن لکھتے ہیں۔ "اسرائیل پر لکھے ہوئے آپ کے "جیوش چینل" کے سلسلے کے ناول اور خصوصاً "پاور اسکواڈ" بے حد پسند آئے ہیں۔ آپ نے فورسیارز کے ممبرز کو اول تو نظر انداز کر کھا ہے اور دوسرا آپ نے ان میں سے کسی پر بھی علیحدہ ناول نہیں لکھا۔ حالانکہ یہ لوگ بھی نہ صرف سیکرٹ سروس کے ممبرز ہیں جبکہ صلاحیتوں کے لحاظ سے بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔ امید ہے آپ ضرور ان پر علیحدہ ناول لکھیں گے۔

محترم عطا الرحمن صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ فورسیارز پر علیحدہ ناول لکھنے کی آپ کی فرماںش سر آنکھوں پر۔ میں کوشش کروں گا کہ جلد از جلد آپ کی یہ فرماںش پوری کر سکوں۔ ولیے فورسیارز ایک لحاظ سے ان کے علیحدہ ناولوں پر مبنی سلسلہ بھی تو ہے جس میں یہ عمران کی لیڈر شپ سے ہٹ کر از خود کام کرتے ہیں۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

حافظ آباد سے پادری حٹک ڈیوڈ انجم لکھتے ہیں۔ "طویل عرصے سے آپ کے ناولوں کا خاموش مگر باقاعدہ اور مسلسل قاری ہوں۔ آج خط اس لئے لکھ رہا ہوں کہ میں آپ کا دہ ناول پڑھنا چاہتا ہوں جس میں مجرم نے سرسلطان کے آفس میں داخل ہو کر انہیں بے ہوش کر کے سیکرٹ سروس کی فائل برآمد کر لی جس میں عمران کی تصویر کے نیچے ایکسٹو کے الفاظ درج تھے۔ اس طرح سیکرٹ سروس کا یہ راز ادپن ہو گیا۔ میں نے بہت تلاش کی ہے لیکن آپ کے ناولوں میں یہ سچو نیشن نہیں ملی۔ برائے کرم اس ناول کا نام لکھیں تاکہ میں اسے پڑھ سکوں۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

محترم پادری حٹک ڈیوڈ انجم صاحب۔ خط لکھنے اور طویل عرصے سے ناولوں کے مطابعے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے جو سچو نیشن درج کی ہے ایسی کوئی سچو نیشن میرے کسی ناول میں نہیں لکھی گئی۔ یہ یقیناً کسی دوسرے مصنف کے ناول کی سچو نیشن ہو گی۔ اس لئے میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو اس ناول کا نام نہیں بتا سکتا۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

بہاولپور سے محمد ساجد لکھتے ہیں۔ "آپ کا ناول "پاور اسکواڈ" بے حد پسند آیا ہے۔ یہ سلسلہ بے حد اچھا تھا۔ اگر آپ اس پر مزید ناول لکھتے تو زیادہ لطف آتا۔ عمران اپنی ڈگریاں جب بتاتا ہے تو کیا وہ یونیورسٹی کا نام بغیر بریکٹ کے بتاتا ہے یا بریکٹ کے الفاظ بھی

کال بیل کی آواز سننے ہی عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا اخبار نیچے رکھا۔ اس کے چہرے پر بوریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔  
”یہ سلیمان بھی جان بوجھ کر اس وقت مار کیٹ جاتا ہے۔ اب انھنا پڑے گا۔..... عمران نے بڑے یزار سے لجھ میں کہا۔ اسی لمحے آئندہ بھی خاموش رہنے کی بجائے چھینتا ہوا خط ضرور لکھا کریں گے۔  
سنگ روم سے ٹکل کر راہداری سے ہوتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

”کون ہے۔..... عمران نے کنڈی کھولنے سے قبل عادت کے مطابق اونچی آواز میں کہا۔

”صالحہ ہوں عمران صاحب۔..... دروازے کی دوسری طرف سے صالحہ کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ صالحہ کا اس وقت اور بغیر اطلاع کے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

پھلروان پنڈی بھٹیاں سے خالد محمود لکھتے ہیں۔ ”آپ کے ناولوں کا چھینتا ہوا قاری ہوں۔ اس سے یہ نہ سمجھیں گا کہ میں ناول پڑھ کر چھٹا شروع کر دیتا ہوں بلکہ میں نے یہ اصطلاح خاموش کے مقابل استعمال کی ہے۔ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ عمران ہر مشن میں کم از کم سات آٹھ ممبر ان ساتھ لے کر جاتا ہے۔ کیا ان کی تعداد کم نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ویسے تو ہر ممبر صلاحیتوں کے لحاظ سے پوری بٹالین کے برابر ہے۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے۔“

محترم خالد محمود صاحب۔ خط لکھنے کا بے حد شکر یہ۔ آپ میرے ناولوں کے چھینتے ہوئے قاری ہیں۔ اس کے باوجود آپ مشن پر ممبر ان کی تعداد عمران کے ذریعے کم کرانا چاہتے ہیں۔ خاموش قاری یہ بات کہہ دیتا تو اور بات تھی کیونکہ خاموشی نیم رضا کھلاتی ہے۔ لیکن یہ تو بہر حال اپنا اثر ضرور و کھاتی ہے۔ امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے اور آئندہ بھی خاموش رہنے کی بجائے چھینتا ہوا خط ضرور لکھا کریں گے۔

اب اجازت دیجئے

وَالسَّلَامُ  
مظہر کلیم۔ ایم لے

آنے اس کے لئے حیرت کا باعث بن رہا تھا۔ بہر حال اس نے کنڈی کھوئی اور دروازہ کھول کر سائیڈ پر ہو گیا۔ دروازے پر واقعی صالح موجود تھی۔

“آپ کا باورجی سلیمان کہیں گیا ہوا ہے جو آپ کو خود دروازہ کھونے کے لئے آنا پڑا ہے۔ ..... سلام دعا کے بعد صالح نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”تم نے واقعی لفظ کہیں درست استعمال کیا ہے کیونکہ مجھے یہ نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے۔ ..... سلام کا جواب دینے کے بعد عمران نے بڑے سکے سے لبجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ بند کر دیا۔

”یہ آپ کا موڈ کیوں آف نظر آ رہا ہے۔ کیا اماں بی نے صحیح جهاڑ پلا دی ہے۔ ..... صالح نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اماں بی کی جهاڑ تو موڈ کو آن کر دیتی ہے۔ ..... عمران نے اسی طرح سکے سے لبجے میں کہا اور پھر وہ ڈرائینگ روم کے دروازے پر پہنچ گئے۔

”تم یہ ٹھو۔ میں دیکھتا ہوں شاید باورجی خانے میں کوئی سامان بچا ہوا موجود ہے تو میں تمہارے لئے چائے بنالاتا ہوں۔ ..... عمران نے اہم تھا۔

”کیا مطلب۔ کیا سلیمان نہیں آئے گا واپس۔ ..... صالح نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”اب کیا بتاؤ۔ بہر حال یہ ٹھو۔ ..... عمران نے اداسی بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور آگے کی طرف بڑھنے لگا۔

”ایک منٹ عمران صاحب۔ آپ یہیں میں چائے بنانی موجود تھی۔

”ہوں۔ صالح نے بھی ڈرائینگ روم سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ ”اوہ نہیں۔ تمہیں تو باورجی خانے سے کچھ بھی نہ مل سکے گا۔ میں تو پھر بھی کہیں نہ کہیں سے بچا کچھا سامان نکال ہی لوں گا۔ ” عمران نے کہا۔

”تو پھر آئیے۔ کسی اچھے سے ہوٹل میں چلتے ہیں۔ وہاں بیٹھ کر باتیں کریں گے۔ یقیناً آپ نے ناشتہ بھی نہیں کیا ہو گا۔ وہاں ناشتہ بھی آپ کر لیں اور چائے بھی پی لیں گے۔ ..... صالح نے کہا۔

”تم کار پر آئی ہو یا۔ ..... عمران نے اس طرح چھک کر کہا جسیے صالح نے اسے ہوٹل میں ناشتہ کرانے کا کہہ کر کوئی بہت بڑی خوش خبری سنادی، ہو۔

”کار پر آئی ہوں۔ کیوں۔ ..... صالح نے حیران ہو کر پوچھا۔

”اب کیا بتاؤ صالح۔ کار کی پڑوں پینکی میری جیب کی طرح خالی ہو چکی ہے اور میری کار جسیے ہی کسی پڑوں پمپ کی طرف مرتی ہے وہاں موجود تمام پمپ بوائے ادھار بند ہے کے سلوگن اٹھائے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اب کیا بتاؤ۔ ..... عمران نے اہم تھا۔

”شرمندہ سے لبجے میں کہا۔

”آپ فکر نہ کریں۔ میرے ساتھ آئیں۔ آج اس موضوع پر کھل

کر بات ہو جائے۔..... صالحہ نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گما۔

”میں بیاس تو تبدیل کر لوں ورنہ تو ہوٹل والے اس بیاس میں مجھے، ہوٹل میں ہی نہ گھسنے دیں گے۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ میں انتظار کر لیتی ہوں۔..... صالحہ نے کہا اور ڈرائینگ روم میں جا کر بیٹھ گئی تو عمران تیزی سے ڈرینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس نے سفیدرنگ کی شیروانی، پاجامہ اور سلیم شاہی جوتا پہن رکھا تھا۔ سر پر جناح کیس پر بھی رکھی ہوئی تھی۔

”آؤ جلدی آؤ۔ اب کیا بتاؤں۔ میں نے تو کل سے کچھ نہیں کھایا۔..... عمران نے ڈرائینگ روم کے دروازے پر رکتے ہوئے کہا اور پھر آگے دروازے کی بڑھ گیا۔

”یہ آپ نے کیسا بیاس پہن لیا ہے۔..... صالحہ نے راہداری میں آکر اہتمامی حیرت بھرے لجئے میں کہا۔

”مجبوری ہے صالحہ۔ باقی سارے بیاس ڈرائی کلیز کے پاس ہیں اور وہ۔ بہر حال آؤ۔..... عمران نے دروازے پر رک کر کہا اور پھر دروازہ کھول دیا تو صالحہ نے بے اختیار ہونٹ بھیجنے لئے اور وہ اسی طرح ہونٹ بھیجنے دروازے سے باہر آگئی۔ عمران نے بھی باہر آکر دروازہ بند کر کے لاک کیا اور پھر چاہی مخصوص جگہ پر رکھ کر وہ سریدھیاں اترتا ہوا نیچے آگیا۔ جہاں صالحہ کی نئے ماڈل کی کار موجود تھی۔

”کس ہوٹل میں چلنا ہے۔..... صالحہ نے سفیدرنگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”جہاں تم چاہو۔ بہر حال میزان تم ہو۔..... عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے مسکے سے لجئے میں کہا تو صالحہ نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کار آگے بڑھا دی۔

”اے میں نے تم سے یہ تو پوچھا ہی نہیں کہ تم آئی کیسے تھیں۔..... عمران جو منہ لٹکائے بڑے اداس انداز میں بیٹھا ہوا تھا یلفٹ اس طرح چونک کر پوچھا جیسے اسے اچانک اس بات کا خیال آیا ہو۔

”کوئی خاص بات نہیں تھی۔ ادھر سے گزر رہی تھی کہ میں نے سوچا کہ چلو آپ سے گپ شپ لگائی جائے۔..... صالحہ نے اسی طرح ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ اس کی آنکھوں اور چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ سخت ذہنی لشکمش میں بستلا ہے۔

”اچھا۔..... عمران نے بھی اسی طرح اداس سے لجئے میں کہا اور سر جھکا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار ہوٹل شیراز کے کمپاؤنڈ میں داخل ہوئی اور پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ کار سے اتر کر صالحہ عمران کے ساتھ ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھنے لگی۔ آنے جانے والے لوگ بڑی حیرت بھری نظرؤں سے عمران کو دیکھ رہے تھے کیونکہ اس ٹائپ کے ہوٹلوں میں آنے جانے والوں کے لئے عمران کا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

لباس اور خاص طور پر اس کے سرپر موجود جناح کیپ ان کے لئے حیرت کا باعث بن رہی تھی لیکن عمران ان دیکھنے والوں کی نظر و سے بے نیاز صالحہ کے ساتھ آگے بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن اس کے پھرے پر بے چارگی اور مفلسی کے تاثرات آبشار کی طرح بہرہ رہے تھے۔

”کیا آپ نے واقعی کل سے کچھ نہیں کھایا یا آپ ایکٹنگ کر رہے ہیں“..... اچانک صالحہ نے کہا۔

”ایکٹنگ۔ اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تمہارا شکریہ میں واپس چلا جاتا ہوں“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑنے لگا۔

”اوہ۔ اوہ۔ میرا مطلب آپ کی توہین کرنا نہیں تھا۔ اوہ۔ عمران صاحب“..... صالحہ نے اہتمائی بوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

”تم بے شک مجھے چائے بھی نہ پلواؤ لیکن کم از کم تمہیں ایک مفلس، قلاش اور بھوکے آدمی کے جذبات اور عزت نفس کا خیال تو رکھنا چاہئے“..... عمران نے بڑے سکے سے لجھے میں کہا۔

”آئی ایم رسیلی سوری۔ دراصل آپ کے بارے میں جو یا سمیت سب ساتھی ہی کہتے ہیں کہ آپ اس انداز کی ایکٹنگ کرنے کے عادی ہیں جبکہ مجھے تو آپ اداکاری کرتے نظر نہ آ رہے تھے اپنے میش نے پوچھ لیا ہے۔ آئی ایم سوری۔ آئیے“..... صالحہ نے اہتمائی خلوص بھرے لجھے میں کہا۔

”اب کیا بتاؤ۔ جو یا سمیت سب ساتھی میری طرح بے روزگار

ہوتے تو انہیں سپہ چلتا کہ بھوک کیا ہوتی ہے اور بھوک کے کو جب کہا جائے کہ وہ ایکٹنگ کر رہا ہے تو اس کے دل پر کیا گزرتی ہے۔

عمران نے ایک بے چارگی سے بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اسی لئے میں نے معافی مانگ لی ہے۔ عمران صاحب“۔ صالحہ نے کہا۔

”یہی تم میں اور دوسرے ساتھیوں میں فرق ہے اور چونکہ ابھی تم سیکرٹ سروس میں نئی شامل ہوئی ہو اس لئے تم ابھی اتنی ڈھیٹ نہیں بن سکی جتنے تمہارے دوسرے ساتھی ہیں۔ وہ معافی مانگنے کی بجائے اٹھا میرا مزید مذاق اڑاتے ہیں“..... عمران نے بدستور مسکے سے لجھے میں کہا۔

”ایسی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ وہ سب آپ پر اپنی جان پنجھاور کر سکتے ہیں حتیٰ کہ تسویر بھی آپ کے لئے اپنی زندگی دے سکتا ہے حالانکہ معاف کیجئے آپ ان سب کا مسلسل مذاق اڑاتے رہتے ہیں اور تسویر بے چارہ تو آپ کے مذاق کا سب سے زیادہ نشانہ بنتا رہتا ہے۔“..... صالحہ نے ہوٹل کے ہال میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”یہ ان کی محبت ہے صالحہ کہ وہ مجھ سے اس قدر پیار کرتے ہیں اور میں ان کا مذاق اس لئے نہیں اڑاتا کہ اس ہے میرا مقصد ان کی توہین کرنا ہوتا ہے بلکہ میں اپنا احساس کمتری اس طرح دور کرتا رہتا ہوں“..... عمران نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”احساس کمتری۔ کیا مطلب“..... صالحہ نے ایک کونے میں موجود خالی میز کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔  
”یہی کہ تم سب باقاعدہ برسر روزگار ہو اور میں بے روزگار۔ تم ملک کے اعلیٰ ادارے کے رکن ہو اور میری حیثیت صرف کرانے کے سپاہی کی ہے“..... عمران نے لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے کہا۔  
”بیٹھیں۔ آج یا تو آپ پر پریشن کا کوئی خاص دورہ پڑ گیا ہے یا پھر آپ کی طبیعت خراب ہے۔ آپ بہر حال اتنی طویل اداکاری نہیں کر سکتے اور یہ سن لیں عمران صاحب کہ آج آپ کو میرے ساتھ کچھ معابدے کرنے ہوں گے“..... صالحہ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”معابدے۔ مم۔ مم۔ مگر وہ۔ صدر۔ وہ“..... عمران نے بوکھلائے ہوئے لجھے میں کہا۔

”میرا مطلب ایسے معابدوں سے نہیں تھا“..... صالحہ نے عمران کی بات کا مطلب کچھتے ہوئے ہنس کر کہا۔

”اوہ اچھا ہے پھر ٹھیک ہے“..... عمران نے اس طرح طویل سانس لیا جیسے صالحہ نے یہ بات کہہ کر اس کے سر پر رکھا ہوا ہزاروں شن کا بوجھ اتار دیا ہے۔

”آپ نلشته میں کیا لیتے ہیں“..... صالحہ نے دیر کو اشارے سے بلاستے ہوئے کہا۔

”nlشته میں کچھ نہیں لیتا اللہ ناشۃ کرتا ضرور ہوں“..... عمران

نے کہا تو صالحہ بے اختیار، نہ پڑی۔

”میرا مطلب تھا کہ کیا کیا چیزیں آپ نلشته میں پسند کریں گے“..... صالحہ نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”غربوں کا ناشتہ کیا ہوتا ہے۔ نکنی کی روٹی۔ سرسوں کا ساگ۔ خالص مکھن اور دودھ کی لسی“..... عمران نے بڑے سادہ سے لجھے میں کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

”اوہ۔ ایسا ناشتہ تو ظاہر ہے ان بڑے ہوٹلوں میں نہیں مل سکتا۔“..... صالحہ نے ہنسنے ہوئے ہا۔

”تم بتاؤ کہ نلشته میں کیا ہے“..... عمران نے دیر سے مخاطب ہو کر کہا تو دیر نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

”کتنے ناشتے کر اسکتی ہو“..... عمران نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”کتنے۔ کیا مطلب“..... صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا۔

”مطلوب ہے کتنے روز کے ناشتے بیک وقت کر اسکتی ہو“..... عمران نے اسی طرح سادہ سے لجھے میں کہا۔

”جتنے آپ کہیں“..... صالحہ نے کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک آگئی۔

”گذشو۔ اسے کہتے ہیں سخاوت۔ سنو۔ ہوٹل شیراز کے عقب میں نابینیا افراد کا ایک خصوصی اقامتی ادارہ ہے۔ تم جانتے ہو اس کے بارے میں“..... عمران نے دیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

"یہ سر۔ ہوٹل کے بالکل عقب میں ہے"..... ویژنے حیرت بھرے لجھے میں کہا جبکہ صالحہ کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے لیکن وہ خاموش بیٹھی رہی تھی۔  
"تم وہاں گئے ہو کبھی"..... عمران نے کہا۔  
"میں نہیں۔ باہر سے گزرنا ضرور ہوں"..... ویژنے جواب دیا۔  
"تو ایسا کرد کہ اس کے پیغمبر کو بلا لاو۔ جلدی"..... عمران نے کہا۔

"پیغمبر کو بلا لاوں۔ مگر"..... ویژنے حیران ہو کر کہا۔  
"کوئی اور اشਨڈنٹ بیچ دو۔ جاؤ"..... عمران کا لجھہ اس بار تحکماً تھا۔  
"یہ سر"..... ویژنے کہا اور واپس بڑ گیا۔  
"اس کے پیغمبر کو آپ کیوں بلارہے ہیں اور آپ نے ناشتہ کا آرڈر بھی نہیں دیا"..... صالحہ نے کہا۔  
"تم نے ناشتہ کر لیا ہے یا ابھی کرنا ہے"..... عمران نے کہا۔  
"میں تو ناشتہ کر چکی ہوں۔ میں تو آپ کی بات کر رہی ہوں"۔  
صالحہ نے لجھے ہوئے لجھے میں کہا۔

کھاتے ہو۔ ویسا ہی دوسروں کو دیا کرو اور اگر دے نہ سکو تو پھر جیسا وہ کھاتے ہیں ویسا خود کھایا کرو"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور صالحہ نے ایک بار پھر ہونٹ بھیجنے لئے۔ اس کے چہرے پر واقعی اہتمامی کشمکش کے تاثرات ابھر آئے تھے جیسے اسے عمران کی اس ساری کارروائی کا کوئی سر پیر بجھ میں نہ آ رہا ہو۔ پھر تھوڑی زیر بعد ایک او حیر عمر آدمی جس نے سادہ سالہ سا بس پہننا ہوا تھا۔ ویژنے ساتھ چلتا ہوا میز کی طرف آتا دکھائی دیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ یہاں آکر بے حد سکم سا گیا ہو۔ وہ اس طرح اہتمامی اعلیٰ انداز کے سچے ہوئے ہال کو دیکھ رہا تھا جیسے بچے کسی تماشہ گاہ کو دیکھتے ہیں۔  
"یہ پیغمبر ہے جناب۔ اس نا بینا ستر کا"..... ویژنے قریب آکر کہا اور اس او حیر عمر آدمی نے اہتمامی مودبادہ انداز میں اور آدھے سے زیادہ جھکتے ہوئے سلام کیا۔  
"آپ کا نام کیا ہے بزرگوار"..... عمران نے پوچھا۔  
"بھی خادم خاکسار کا نام عبدالحمید ہے جناب"..... پیغمبر نے عاجزانہ لجھے میں کہا۔  
"آپ نے ناشتہ کر لیا ہے"..... عمران نے کہا۔

"نچ۔ نچ۔ بھی۔ نہیں۔ وہ دراصل ہمارے پاس اتنے فندز نہیں ہوتے کہ ہم ناشتہ کر سکیں اس لئے ہم صرف دو وقت کی روئی کھاتے ہیں جناب"..... پیغمبر عبدالحمید نے اہتمامی پریشان اور بوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے کسی جرم کا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

اقرار کر رہا ہو۔ آپ کھڑے کیوں ہیں۔ تشریف رکھیں۔..... عمران نے کہا۔  
”جج۔ جج۔ جی۔..... پیغمبر نے چونک کر اس طرح حیرت بھرے  
لجے میں کہا جیسے عمران نے کوئی انہوں بات کر دی ہو۔  
”بیٹھیں بزرگوار۔ آپ اس ہال میں موجود افراد سے زیادہ قابل  
احترام ہیں۔..... عمران نے کہا تو پیغمبر کے پیغمبر کے چہرے پر ہلکی سی چمک  
ابھری لیکن اس کے ساتھ ہی حیرت کے تاثرات زیادہ ابھر آئے تھے۔  
بہر حال وہ خالی کرسی پر بیٹھ گیا تھا لیکن اس کے بیٹھنے کا اندازائیے تھا  
جیسے وہ کرسی کی بجائے کاشٹوں پر بیٹھا ہو۔

”آپ کے ادارے میں کتنے نابینا افراد ہیں۔..... عمران نے کہا۔  
”چالیس ہیں جتاب۔..... ہم انہیں ہنس سکھاتے ہیں جتاب تاک  
وہ گدا گر بننے کی بجائے اپنی روزی خود کما سکیں۔..... پیغمبر نے فوراً  
ہی جواب دیتے ہوئے کہا۔ صالحہ خاموش بیٹھی ہوئی تھی البتہ اس  
کے چہرے پر اب پتھریلی سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔  
”ویژ۔..... عمران نے ویژ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔  
”لیں سر۔..... ویژ نے چونک کر کہا۔ اس کی حالت بھی شاید  
صالحہ جیسی تھی۔ اسی لئے اس نے چونک کر جواب دیا تھا۔  
”ایک فل ناشستہ مہاں ٹیبل پر لا کر ان صاحب کو کرا دو اور  
چالیس فل ناشستہ پیک کر اکر فلاجی ادارے میں بھجوادو۔ جاؤ۔..... عمران  
نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”یہ کیا کر رہے ہیں عمران صاحب۔..... صالحہ نے چونک کر  
کہا۔ ویژ کے چہرے پر بھی حیرت تھی اور پیغمبر کا چہرہ بھی عمران کا آرڈر  
سن کر ہونقوں جیسا ہو گیا تھا۔ شاید اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ  
عمران اس طرح آرڈر دے گا۔

”میں نے جو کچھ کہا ہے اس کی تعییل کرو۔..... عمران کا لجہ  
یکخت سرد ہو گیا۔

”لیں سر۔ لیں سر۔..... ویژ نے بوکھلائے ہوئے لجے میں کہا اور  
واپس مڑ گیا۔

”جتاب۔ آپ۔..... پیغمبر نے کچھ کہنا چاہا لیکن عمران نے ہاتھ اندا  
کر کے مزید بولنے سے روک دیا۔

”آپ خود ناشستہ نہیں کریں گے عمران صاحب۔..... صالحہ نے  
بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”مجھے کچھ کرنے سے کچھ ہوتا دیکھنے کا زیادہ شوق ہے۔ میرا پیٹ  
اسی طرح ہی بھر جاتا ہے۔..... عمران نے جواب دیا تو صالحہ نے بے  
اختیار ہونٹ بھیجنگ لئے۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے  
جیسے اب سمجھ آگئی ہو کہ عمران اب تک واقعی اداکاری نہیں کر رہا  
تھا۔ تھوڑی دری بعد ویژ نے عبدالحمید کے سامنے ناشستہ لگانا شروع کر دیا  
اور عبدالحمید اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ناشستہ کو دیکھ رہا تھا جیسے  
زندگی میں پہلی بار یہ سب چیزیں دیکھ رہا ہو۔

”باقی ناشستوں کا آرڈر دے دیا ہے۔..... عمران نے ویژ سے

پوچھا۔

”لیں سر وہ تیار ہو جائیں تو انہیں رکھ لینا۔ پنجرب صاحب یہاں سے

فارغ ہو جائیں تب انہیں بھجوانا تاکہ پنجرب صاحب وہاں اپنی نگرانی

میں اپنے آدمیوں کو ناشتہ کراسکیں۔“..... عمران نے کہا۔

”لیں سر۔“..... ویژنے کہا۔

”جتاب آپ کا بے حد شکریہ۔ آپ نے آج واقعی مجھے وہ چیزیں  
کھلا دی ہیں جو شاید میں ساری عمر بھی نہ کھا سکتا تھا۔“..... پنجرب نے  
چائے کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ ویسے جس تیزی سے اس نے  
ناشستہ کیا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ اسے جلدی اس لئے ہے کہ شاید  
عمران کا موڈن بدلتے ہوئے اور سامان والپس کر دیا جائے۔

آپ نے اب اپنی نگرانی میں جا کر سب کو اسی طرح ناشستہ کرانا  
ہے۔ ہم خود آکر معلوم کریں گے کہ آپ نے اپنے ستر کے آدمیوں  
کو ناشستہ کرایا ہے یا نہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”جی اچھا صاحب۔“..... عبد الحمید نے اٹھ کر بڑے مودبانہ انداز  
میں سلام کرتے ہوئے کہا۔

”ایک منٹ۔“..... عمران نے کہا تو پنجرب کی گیا۔ عمران نے  
شیر وانی کے بٹن کھولے اور پھر اندر ونی جیب سے اس نے ہزار ہزار  
مالیت کے نوٹوں کی ایک پوری گذی تکال کر پنجرب کے ہاتھ پر رکھ  
دی۔

”یہ معمولی سی رقم ہے۔ اسے آپ مس صالحہ کی طرف سے اپنے  
اکاؤنٹ میں جمع کر لیں۔“..... عمران نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اوکے۔ ہم دونوں کے لئے چائے لے آؤ۔“..... عمران نے کہا اور  
ویژنے سر ملاتا ہوا اور ٹرالی و حکیمتا ہوا اپس چلا گیا۔

”بسم اللہ کریں عبد الحمید صاحب۔ ہم چہلے ہی ناشستہ کر جکے ہیں  
ورنہ آپ کا ساتھ ضرور دیتے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مگر صاحب۔ یہ ناشستہ۔ مم۔ میں نے تو کبھی نہیں کیا  
صاحب۔ یہ۔“..... عبد الحمید نے انتہائی بوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا۔

ظاہر ہے توں، انڈے کے آملیٹ، جام جیلی، دلیہ، دودھ، مکھن،  
کارن سنیکس، شہد اور چائے یہ سب کچھ ناشستہ میں شامل تھا اور پنجرب  
عبد الحمید آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر سب چیزوں کو دیکھ رہا تھا جیسے کھانے  
کی بجائے یہ صرف دیکھنے کی چیزیں ہوں۔ پھر عمران نے بڑے پیار  
اور محبت سے اسے ناشستہ کرنے کا نہ صرف طریقہ بتایا بلکہ خود اسے  
ناشستہ کرنے میں بھی مدد دینا شروع کر دی۔ اس دوران ویژنے  
چائے کے برتن لگادیتے تھے۔ صالحہ نے چائے بنانی شروع کر دی۔  
جب عبد الحمید ناشستہ کرنے میں مصروف ہو گیا تو عمران نے چائے کی  
چسکیاں لینا شروع کر دیں۔

”ویژن۔“..... عمران نے ویژنے سے قریب بلا تے ہوئے  
کہا۔

”لیں سر۔“..... ویژنے قریب آکر کہا۔

”ایک لاکھ روپے۔ یہ اتنی رقم یہ تو..... پیغمبر عبدالحمید کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

”ہم آرہے ہیں آپ کے پاس۔ وہاں بات ہو گی اور بھی مل جائیں گے۔ جائیں۔“..... عمران نے کہا تو پیغمبر عبدالحمید نے گذی اٹھا کر جلدی سے اپنی قصیص کے نیچے اس طرح چھپا لی جسیے اسے خطرہ ہو کہ کہیں عمران اسے جھپٹ نہ لے اور پھر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔

”ویرٹ ناشتے لے جاؤ۔“..... عمران نے ویرٹ سے کہا۔

”لیں سر۔“..... ویرٹ نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

”تو آپ اداکاری کر رہے تھے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کی اداکاری کو واقعی نہ سمجھ سکی تھی۔“..... صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”تم نے کیسے اندازہ لگایا کہ میں اداکاری کر رہا ہوں۔“..... عمران کے چہرے پر ایک بار پھر پہلے کی طرح بے چارگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”بس بس۔ پلیز۔ رہنے دیں۔ میں پہلے ہی آپ کے ہاتھوں اچھی طرح بے وقوف بن چکی ہوں۔ آپ سمجھ ہی نہیں سکتے کہ آپ کے فلکٹ سے لے کر ہمہاں آنے تک میں آپ کے بارے میں کیا کیا سوچتی رہی ہوں۔“..... صالحہ نے ہنسنے ہستے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے ہم بھائی کے لئے اچھا ہی سوچے گی لیکن اس بات کا تمہیں حق نہیں ہے کہ تم خواہ مخواہ کسی کے جذبات کو اداکاری کا

نام دے دو۔“..... عمران نے مسکے سے لمحے میں کہا۔

”تو آپ مفلس اور قلاش ہیں اور آپ نے کئی روز سے ناشتہ

نہیں کیا۔“..... صالحہ نے ایک بار پھر ہستے ہوئے کہا۔ وہ شاید اب

اپنی جذباتی کیفیت کا خود ہی اس انداز میں لطف لے رہی تھی۔

”تم شاید ان نوٹوں کی گذی کی وجہ سے یہ سب کچھ کہہ رہی

ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ظاہر ہے ایک لاکھ روپے آپ کی جیب میں پڑے ہوئے

تھے اور آپ نے بغیر کسی ہمچکاہٹ کے وہ اس پیغمبر کو دے دیئے

حالانکہ میرا خیال ہے کہ بڑے سے بڑا سمجھی بھی چند لمحوں کے لئے جھجکے

گا لیکن آپ کے اندر تو معمولی سی جھجک بھی نہ تھی۔“..... صالحہ نے

ہستے ہوئے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ ان نوٹوں کے لئے نام میں نے کون سا

بتایا تھا۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ نے میرا نام بتایا تھا لیکن یہ تو آپ

کی اعلیٰ ظرفی ہے کہ آپ نے اپنی بجائے میرا نام لکھا دیا۔“..... صالحہ

نے کہا تو عمران نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ دیا۔ اس کے چہرے پر

یلکھت اہتاںی گھبراہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا ہوا۔ کیا مطلب۔“..... صالحہ نے یلکھت پر پیشان ہوتے ہوئے

کہا۔

”وہ۔ وہ۔ وہ تو ڈیڈی کی رقم تھی جو انہوں نے مجھے دی تھی کہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کے سر سے کوئی بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

”عمران صاحب۔ دیسے ایک بات تو بتائیں۔ آخر آپ اس طرح کی اداکاری کیوں کرتے ہیں۔ کیا یہ کوئی نفیاتی مسئلہ ہے۔“  
اچانک صالحہ نے کہا تو عمران بے اختیار پر چونک پڑا۔

”اداکاری۔ کس قسم کی اداکاری کی بات کر رہی ہو تم۔“ عمران نے جیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”جیسی آپ نے میرے فلیٹ پہنچنے سے لے کر اب تک کی ہے۔ صالحہ نے کہا۔

”اوہ۔ تو تمہیں ابھی تک یقین نہیں آ رہا کہ میں اداکاری نہیں کر رہا۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مزید کیا کہہ سکتا ہوں۔“..... عمران نے بڑے درد بھرے لجھے میں کہا تو صالحہ ایک بار بھر ہنس پڑی۔

”چلیں۔ آج آپ بتا دیں کہ آپ نے کتنا ادھار دینا ہے اور آپ کا ماہانہ خرچہ کیا ہے۔ آج میں آپ کا ہتمام ادھار بھی اتار دیتی ہوں اور آپ کو آئندہ ایک سال کے اخراجات بھی ایڈوانس دے دیتی ہوں۔“..... صالحہ نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی۔“..... عمران نے ایسے لجھے میں کہا جسیے اسے لپٹنے کا نوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے تھے جسیے نابینا سنتر کے یمنجع عبدالحمید کے چہرے پر ایک لاکھ روپے لیتے ہوئے ابھرے تھے۔

”ہا۔ آپ بتائیں۔ زیادہ سے زیادہ دس بارہ کروڑ کہہ دیں گے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

میں یہ رقم ان کے ایک عزیز کو چہنچا دوں۔ میں نے تو اس لئے دے دی تھی کہ تم سے بعد میں لے لوں گا۔ مگر اب کیا ہو گا۔ اوہ۔ ڈیڈی تو مجھے گولی مار دیں گے۔..... عمران کا لجھہ واقعی رو دینے والا تھا۔

”کیا۔ کیا آپ درست کہہ رہے ہیں۔ کیا مطلب۔ لیکن آپ مجھ سے پوچھ تو لیتے۔“..... صالحہ نے مزید پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”وہ۔ وہ تم ناشتوں کے آرڈر پر چونکہ خاموش رہی تھی اس لئے میں سمجھا کہ تمہارے لئے یہ رقم بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اب کیا ہو گا۔“..... عمران نے رو دینے والے لجھے میں کہا۔

”تو۔ تو۔ کیا مطلب۔ یہ ناشتوں کا بل بھی میں نے ادا کرنا ہے۔ مگر۔“..... صالحہ کی حالت اب دیکھنے والی ہو گئی تھی۔

”کیا مطلب۔ کیا تم ایسا نہیں کرو گی۔ اوہ۔ میں تو سمجھا تھا کہ تم مجھے ناشتہ کرانے آئی ہو اس لئے بل بھی تم ہی دو گی۔ اوہ۔ اب کیا ہو گا۔ میرے پاس تو کوئی ایسی چیز بھی نہیں ہے جو یقج کر میں بل ادا کر سکوں اور ڈیڈی کی رقم بھی ادا کر سکوں۔“..... عمران کی حالت واقعی انتہائی ڈگر گوں نظر آ رہی تھی تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ یہ ساری رقم میرے نام ہو۔“..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ خدا یا تیرا شکر ہے۔ تو ہی لوگوں کو سخاوت کی توفیق دیتا ہے۔“..... عمران نے اس طرح طویل سانس لیتے ہوئے کہا جسیے اس

کہہ دیں۔ میرے والد کا استاد بینیک بیلنس بیرونی ممالک میں ہے کہ میں آپ کو کروڑوں روپے کا چیک بھی دے سکتی ہوں اور اس بات کی بھی گارنٹی دے سکتی ہوں کہ چیک کیش ہو گا۔..... صالح نے بڑے باعتماد لمحے میں کہا۔

"اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ فائدہ تو ہو گا کہ آئندہ آپ کم از کم میرے سامنے تو یہ اداکاری نہ کر سکیں گے۔..... صالح نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ انہوں اور میرے ساتھ چلو۔..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کہاں۔..... صالح نے چونک کر کہا۔

"میرے فلیٹ پر۔ میں ذرا آغا سلیمان پاشا سے حساب کتاب پوچھ لوں۔ آج اگر کوئی سخن شخصیت مل ہی گئی ہے تو کم از کم سلیمان پاشا کا ادھار تو اترے۔ آؤ۔..... عمران نے کہا تو صالح اس طرح سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی جسیے وہ یہ فیصلہ کر چکی ہو کہ آج جو کچھ اس نے کہا ہے اسے پورا کر دے گی۔ انہیں اٹھتے دیکھ کر دیڑ جلدی سے بل لے آیا تو صالح نے پرس کھول کر اس سے رقم نکالی اور نوٹ نکال کر اس نے پلیٹ میں ڈال دیئے جس میں بھاری شپ بھی شامل تھی اور تھوڑی در بعد کار ہوٹل کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ عمران خاموش یہٹھا ہوا تھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

"آپ کیا سوچ رہے ہیں۔..... صالح نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
"آغا سلیمان پاشا کے علاوہ اور لوگوں کا جو ادھار ہے اس کا حساب کر رہا ہوں۔..... عمران نے جواب دیا تو صالح نے اختیار ہنس پڑی۔ تھوڑی در بعد کار عمران کے فلیٹ کے سامنے آکر رک گئی اور وہ دونوں نیچے اتر کر سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئے۔ فلیٹ کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ سلیمان واپس آچکا ہے۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پر لیں کر دیا۔

"کون۔..... تھوڑی در بعد اندر سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔  
"دروازہ کھولو سلیمان۔ آج میں تمہارا ادھار اتارنے کا بندوبست کر کے آیا ہوں۔..... عمران نے اوپنجی آواز میں کہا اور پھر ساتھ کھڑی صالح کو اس طرح دیکھنے لگا جسیے اس کی تائید چاہتا ہو اور صالح نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور سلیمان ایک طرف ہٹ گیا۔

"لیکن صاحب۔ یہ تو مس صالح ہیں۔..... سلیمان نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"ہا۔ مجھے آج مس صالح نے آفر کر دی ہے کہ آغا سلیمان پاشا کا جتنا بھی ادھار ہے وہ اسے اتار دیں گی۔..... عمران نے فاخرانہ لمحے میں کہا۔

"ہاں سلیمان۔ آج تم مجھے بتا دو کہ تم نے عمران صاحب سے کتنا ادھار لینا ہے۔..... صالح نے کہا۔

آپ تشریف رکھیں۔ میں بتاتا ہوں ..... سلیمان نے موڈ بانہ لجے میں کہا تو صالحہ مسکراتی ہوئی عمران کے ساتھ ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گئی۔

”چلو جب تک سلیمان اپنا حساب کتاب تیار کرے تم ایک لاکھ روپیہ تو مجھے دے دو۔ وہ ڈیڈی کی رقم ہے۔ الیساندہ ہو کہ وہ بھی سلیمان کے حساب کتاب میں مل جائے۔ ..... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

”کیا واقعی وہ آپ کے ڈیڈی کی رقم ہے۔ ..... صالحہ نے ہستے ہوئے کہا۔

”بے شک فون کر کے پوچھ لو۔ نمبر میں بتا دیتا ہوں۔ ..... عمران نے سخنیدہ لجے میں کہا۔ صالحہ اس کی سخنیدگی دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی۔

”کمال ہے۔ حیرت ہے۔ آپ واقعی دنیا کے عجیب آدمی ہیں۔

”بہر حال ٹھیک ہے۔ ..... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا پرس اٹھا کر اسے کھولا اور اندر موجود ایک چیک بک ٹکال کر اس نے ایک چیک پر ایک لاکھ روپے کی رقم لکھ کر اس پر دستخط کئے اور چیک علیحدہ کر کے اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ کمیش ہو جائے گا۔ ..... عمران نے چنک لے کر قدرے مشکوک لجے میں کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

”یہ بڑی معمولی سی رقم ہے عمران صاحب۔ آپ بے فکر رہیں۔ یہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

لازمًا کیش ہو گا۔ ..... صالحہ نے ہستے ہوئے کہا تو عمران نے چیک میز پر رکھ کر اس پر پیپر فیٹ رکھ دیا۔

”ہا۔ اب بتائیں کہ فلیٹ پر کیسے آئی تھیں۔ ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا کریں گے آپ پوچھ کر۔ دیے مجھے آپ کے فلیٹ پر آنا بے حد مہنگا پڑا ہے۔ ایک لاکھ دس ہزار روپے خرچ ہو گئے ہیں میرے۔ صالحہ نے ہستے ہوئے کہا۔

”لیکن میرا خیال ہے کہ یہاں سے ہوٹل اور ہوٹل سے یہاں تک واپسی میں زیادہ سے زیادہ دو لیٹر پڑوں خرچ ہوا ہو گا اور پڑوں استا ہنگا تو نہیں ہے۔ ..... عمران نے کہا تو صالحہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”میں پڑوں کی بات نہیں کر رہی۔ چالیس ناشتوں اور ایک لاکھ روپے کی رقم کی بات کر رہی ہوں۔ ..... صالحہ نے ہستے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ تو تم نے سخاوت کی ہے اور اللہ تعالیٰ سخاوت کو بے حد پسند کرتا ہے بلکہ ایک کی بجائے نجانے کتنے دیتا ہے۔ میرے خیال کے مطابق تو تم نے کچھ خرچ کرنے کی بجائے بہت کچھ کمایا ہے۔ عمران نے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ لیکن آپ نے تو یہ سب کچھ مجھ سے زردستی کرایا ہے۔ ..... صالحہ نے کہا۔ اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے چائے کے برتن اور سینیکس کی پلیٹس

سلمنے میز پر رکھ دیں۔

”سلیمان۔ یہ ایک لاکھ روپے کا چیک ہے یہ مس صالح نے دیا ہے۔..... عمران نے پیپر ویٹ ہٹا کر نیچے رکھا ہوا چیک اٹھا کر سلیمان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”کیا کرنا ہے اس کا۔..... سلیمان نے چیک کو الٹ پلٹ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

”یہ تمہارے لئے ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا جبکہ صالح بھی خاموش بیٹھی مسکراتی رہی۔

”اوہ نہیں۔ مس صالح مجھ سے عمر میں چھوٹی ہیں اور چھوٹے بڑوں سے لیا کرتے ہیں دیتے نہیں ہیں۔ یہ لجھے مس صالح۔ یہ آپ لپنے پاس رکھیں اللہتہ میں آپ کو اپنی طرف سے کچھ معمولی سی رقم پیش کر دیتا ہوں۔..... سلیمان نے بڑے بے نیازانہ لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے لپنے کوٹ کی جیبوں سے بڑے بڑے نوٹوں کی گذیاں اس طرح نکانا شروع کر دیں جیسے شعبدہ باز شعبدے دکھاتے ہوئے کرتے ہیں اور صالحہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی جا رہی تھیں۔

”ارے ارے بس کرو۔ کیوں لپنے آپ کو دیوالیہ کرنے پر تعلق ہوئے ہو۔..... عمران نے بوکھلانے ہوئے لمحے میں کہا۔

”اس معمولی سی رقم سے کیا فرق پڑتا ہے عمران صاحب۔ پانچ لاکھ روپے بھی بھلا کوئی رقم ہے۔ یہ تو آج کل کے بچے بھی نہیں

لیتے۔ مس صالح آپ یہ بگیں میں رکھیں میں اپنے سپیشل سیف سے اور لے آتا ہوں۔..... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

”یہ تم لوگ کس قسم کے ہو۔ تم بھی جیب میں گذی رکھ پھرتے ہو اور اب سلیمان نے بھی اس طرح جیبوں سے پانچ لاکھ روپے نکال کر رکھ دیتے ہیں جیسے یہ اس کی روشنیں ہو۔..... صالح کی حیرت دیکھنے والی تھی۔

”میرے پاس تو بہر حال ڈیڈی کی رقم تھی ورنہ چیل کے گھونسلے میں گوشت کہاں ٹھہر سکتا ہے۔ جہاں تک سلیمان کا تعلق ہے تو وہ واقعی بڑا آدمی ہے۔ آں پا کیشیا باونجی ایسوی ایشن کا صدر ہے اور ہر باونجی خانے سے باقاعدہ کمیشن وصول کرتا ہے۔ اب تم خود سوچو پا کیشیا میں کروڑوں نہیں تو لاکھوں باونجی خانے تو بہر حال ضرور ہوں گے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے سلیمان واپس آیا تو اس نے ہاتھ میں پچاس گذیاں پکڑی ہوئی تھیں۔

”یہ لجھے مس صالح۔ یہ پچاس لاکھ روپے ہیں اور میں معذرت خواہ ہوں کہ اس وقت کیش تو یہی ہیں۔ ولیے اگر آپ کچھ مہلت دے دیں تو میں بنیک کے لاکر سے دو چار کروڑ روپے اور نکال کر آپ کو دے سکتا ہوں۔..... سلیمان نے کہا اور بڑے بے نیازانہ انداز میں پچاس گذیاں میز پر رکھ کر اس نے برتن سمینٹنے شروع کر دیتے۔

”میرا خیال ہے کہ اب مجھے واقعی حیرت سے مر جانا چلہئے۔۔۔ صالح

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔  
”مس صالحہ۔ میں عمران صاحب کا باورچی ہوں اس لئے یہ رقم  
میرے لئے بڑی معمولی حیثیت رکھتی ہے۔..... سلیمان نے برتن  
سمینٹتے ہوئے کہا۔

”تمہارا بے حد شکر یہ سلیمان۔ میں تمہاری بڑائی کی واقعی دل  
سے قائل ہو گئی ہوں۔ مجھے رقم کی ضرورت نہیں ہے۔ تم یہ رقم لے  
جاؤ۔..... صالحہ نے کہا۔

”اگر آپ اجازت دیں تو میں یہ رقم آپ کے نام سے کسی فلاہی  
ادارے میں جمع کراؤں۔..... سلیمان واقعی دریادل بننا ہوا تھا۔  
”اے نہیں۔ تمہاری مہربانی۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔  
صالحہ نے کہا۔

”مجھے تو ضرورت ہے۔..... عمران نے جلدی سے گڈیاں اٹھانے  
کے لئے جھپٹا مارا لیکن سلیمان کا ہاتھ اس سے زیادہ تیزی سے آگے  
بڑھا تھا اور دوسرے لمحے تمام گڈیاں پلک جھپکنے میں میز سے ٹرالی  
میں پہنچ چکی تھیں۔

”یہ آپ کے لئے نہیں ہیں صاحب۔ مس صالحہ مجھ سے عمر میں  
چھوٹی ہیں۔ آپ تو بڑے ہیں۔..... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ  
ہی تیزی سے ٹرالی واپس لے گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھی نہیں یہ سب کچھ۔ سلیمان مجھے رقم دے  
رہا تھا لیکن آپ کو اس نے ہاتھ بھی نہیں لگانے دیا۔..... صالحہ نے

اہتمائی حریت بھرے لجے میں کہا۔

”تم نے سنا نہیں کہ یہ رقم چھوٹوں کے لئے ہے اور چھوٹے بچوں  
کو بہر حال اصل اور نقل میں تمیز نہیں ہوا کرتی۔..... عمران نے کہا  
تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا یہ نوت جعلی تھے۔ اس قدر کثیر تعداد میں۔  
یہ کیسے ممکن ہے۔..... صالحہ نے اہتمائی حریت بھرے لجے میں کہا۔  
”یہ جعلی کرنی نہیں ہے۔ تم نے کبھی عید مبارک کے نوت  
چھپے، ہوئے نہیں دیکھے۔ وہ اصل نوٹوں کی طرح ہوتے ہیں لیکن ان  
میں عید مبارک کے الفاظ چھپے، ہوئے ہوتے ہیں اور سچے انہیں لے  
کر اور ایک دوسرے کو دے کر بے حد خوش ہوتے ہیں۔ اب انہیں  
جعلی کرنی تو نہیں کہا جا سکتا۔..... عمران نے کہا تو صالحہ نے بے  
اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”کمال ہے۔ آپ دونوں تو مکمل ڈرامہ ہیں۔ حریت ہے۔ صالحہ  
نے کہا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر  
رسیور اٹھایا۔

”حقیر فقریر تقصیر بیچ مدان بندہ نادان علی عمران ایم ایس سی۔  
ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔..... عمران نے پوری تفصیل  
سے تعارف کرتے ہوئے کہا۔

”صدیقی بول رہا ہوں عمران صاحب۔ کیا مس صالحہ آپ کے  
پاس آئی تھیں۔..... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سنائی دی تو  
رہا تھا لیکن آپ کو اس نے ہاتھ بھی نہیں لگانے دیا۔..... صالحہ نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”ہاں۔ اور نہ صرف آئی تھیں بلکہ ابھی تک موجود ہیں۔ کیوں۔“..... عمران نے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور صالحہ بھی عمران کا یہ فقرہ سن کر چونک پڑی جبکہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاڈر کا بٹن پر لیس کر دیا۔

”انہوں نے آپ کو اب تک یقیناً ساری بات بتا دی ہو گی۔ پھر آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے۔“..... دوسری طرف سے صدیقی نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

”کون سی بات۔ مجھے تو صالحہ نے کوئی بات نہیں بتائی۔“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ فون مس صالحہ کو دیں۔“..... صدیقی نے چونک کر کہا تو عمران نے رسیور صالحہ کی طرف بڑھا دیا جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی لیکن اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”ہیلو۔ صالحہ بول رہی ہوں۔“..... صالحہ نے کہا۔

”مس صالحہ۔ میں صدیقی بول رہا ہوں۔ آپ نے تو مجھ سے کہا تو تھا کہ آپ عمران صاحب کو فلیٹ پر جا کر ان سے ساری بات کرنا چاہتی ہیں لیکن عمران صاحب بتا رہے ہیں کہ آپ نے کوئی بات ہی نہیں کی۔ کیا آپ نے اپنا ارادہ بدل لیا ہے۔“..... صدیقی نے کہا۔ عمران لاڈر کی وجہ سے صدیقی کی بات سن رہا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

”میں عمران صاحب کے پاس آئی تو یہی بات کرنے تھی لیکن یہاں آ کر میں نے ارادہ بدل دیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ براہ راست چیف سے بات کی جائے تو زیادہ بہتر ہے۔“..... صالحہ نے کہا۔

”اوہ نہیں مس صالحہ۔ آپ چیف کے مزاج کو پوری طرح نہیں سمجھتیں۔ اگر انہوں نے ایک بار انکار کر دیا تو پھر عمران صاحب بھی اس کو ہاں میں نہ بدلوا سکتیں گے لیکن اگر عمران صاحب تمہاری مدد کرنے کے لئے تیار ہو گئے تو وہ خود ہی چیف کو منا لیں گے۔ انہیں ایسے بے شمار طریقے آتے ہیں جن کے بارے میں ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔“..... دوسری طرف سے صدیقی نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں کر لیتی ہوں بات۔“..... صالحہ نے کہا۔

”ضرور کر لیں اور پھر مجھے بتا دیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صالحہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”کیا ہوا ہے۔ کیا صدر رتیار ہو گیا ہے۔“..... عمران نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی لیکن دوسرے لمحے وہ ہنس پڑی۔

”اوہ عمران صاحب۔ یہ وہ مسئلہ نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ میں سیکرٹ سروس کو چھوڑنا چاہتی ہوں۔“..... صالحہ نے کہا تو عمران لاڈر کی وجہ سے صدیقی کی بات سن رہا تھا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ الجھن کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”کیوں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے اور صدیقی کا اس سے کیا تعلق بنتا ہے۔..... عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”خاص وجہ تو کوئی نہیں ہے۔ لیکن میں نے محسوس کیا ہے کہ چھپے نظر انداز کرتا ہے۔ میں نے کئی بار اس بات کو محسوس کیا ہے لیکن میں خاموش رہی۔ کل میں نے ویسے ہی صدیقی سے ذکر کر دیا تو صدیقی نے فوراً چھپے فور شارز میں شامل ہونے کی دعوت دے دی جس پر میں تیار ہو گئی لیکن صدیقی نے کہا کہ اس کے لئے چھپ کی اجازت ضروری ہے اور اس سلسلے میں اس نے آپ سے بات کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ میں مہماں آئی اسی لئے تھی لیکن پھر آپ کو معلوم ہے کہ معاملات اس انداز میں تبدیل ہوتے گئے کہ چھپے بات کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔..... صالحہ نے اس بار سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”لیکن تم تو کہہ رہی تھی کہ تم سیکرٹ سروس چھوڑنا چاہتی ہو جبکہ اب کہہ رہی ہو کہ تم فور شارز میں شامل ہونا چاہتی ہو۔“ عمران نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”میں نے تو صدیقی سے یہ بات کی تھی کہ چھپے نظر انداز کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے چھپے بے حد بھنپ ہوتی ہے اس لئے میں سیکرٹ سروس چھوڑنا چاہتی ہوں لیکن صدیقی نے چھپے آفر کر دی کہ میں سیکرٹ سروس چھوڑنے کی بجائے فور شارز جائیں کر لوں۔“ صالحہ نے کہا۔

”لیکن صدیقی بہر حال فور شارز کا چھپ ہے وہ تمہیں خود بھی تو فور شارز میں شامل کر سکتا ہے اس لئے چھپ کی اجازت کی کیا ضرورت ہے۔..... عمران نے کہا۔

”میں نے اس سے بات کی تھی لیکن اس نے کہا کہ اس کے لئے چھپ کی اجازت بہر حال ضروری ہے۔ جس پر میں نے کہا کہ میں چھپ سے بات کر لیتی ہوں لیکن اس نے چھپے منع کر دیا اور آپ سے بات کرنے کے لئے کہا۔..... صالحہ نے کہا۔

”لیکن فور شارز میں تمہاری شرکت کے باوجود تم سیکرٹ سروس میں تو شامل رہو گی اور فور شارز کے کمیز بھی تو اتنے زیادہ نہیں ہوتے کہ تمہیں مسلسل کام ملتا رہے۔..... عمران نے کہا۔

”صدیقی نے کہا ہے کہ وہ فور شارز کے تحت چھوٹے چھوٹے کام بہر حال کرتے ہی رہتے ہیں البتہ بڑے کام کبھی کبھار ہی آتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے اپنی مصروفیات ڈھونڈ لی ہیں جبکہ میں فارغ رہ رہ کر واقعی بے حد بور ہو چکی ہوں۔..... صالحہ نے اس بار اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”تمہیں معلوم تو ہے کہ سیکرٹ سروس چھوڑنے کا مطلب کیا ہوتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ شروع میں چھپے بتایا ضرور گیا تھا لیکن میرا خیال ہے کہ یہ صرف دھمکی ہے ورنہ چھپ جو اس قدر با اصول ہیں وہ کس طرح اپنے ممبر کو صرف اس لئے ہلاک کر دے کہ وہ سیکرٹ سروس میں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کام نہیں کرنا چاہتا۔..... صالحہ نے کہا۔

”یہ صرف دھمکی نہیں ہے صالحہ۔ کیونکہ یہ ملکی مفادات کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ بہر حال اگر تم واقعی سیکرٹ سروس چھوڑنا چاہتی ہو تو میں ابھی تمہارے سامنے بات کر لیتا ہوں۔..... عمران نے کہا۔

”آپ سیکرٹ سروس چھوڑنے پر کیوں اصرار کر رہے ہیں۔ آپ مجھے فورسٹارز میں شمولیت کی اجازت لے دیں۔..... صالحہ نے کہا۔

”پھر صدر کو بھی فورسٹارز میں شامل ہونا پڑے گا اور اس طرح فورسٹارز کی تعداد بڑھنا شروع ہو جائے گی جبکہ تمہارے سیکرٹ سروس چھوڑنے کے بعد ہو سکتا ہے کہ صدر بھی سیکرٹ سروس چھوڑ دے۔ اس طرح تعداد کم ہو گی۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالحہ بے اختیار ہنس پڑی۔

”کیا آپ واقعی میرے سیکرٹ سروس چھوڑنے پر خوش ہیں۔۔۔ اچانک صالحہ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”میں خوش ہوں۔ کیا مطلب۔ مجھے اس سے کیا خوشی ہو سکتی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”آپ کا موڈ بتا رہا ہے کہ آپ اصل میں یہی چاہتے ہیں کہ میں سیکرٹ سروس چھوڑ دوں۔..... صالحہ نے کہا تو عمران نے ہستے ہوئے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ کے فون کر رہے ہیں۔..... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

”چیف کو۔..... عمران نے کہا اور صالحہ نے بے اختیار ہونک بھینٹ لئے۔

”ایکسٹو۔..... دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی مخصوص آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں جتاب اپنے فلیٹ سے۔ مس صالحہ اس وقت میرے پاس موجود ہیں۔ ان کو شکوہ ہے کہ آپ اسے نظر انداز کرتے ہیں اس لئے وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس چھوڑنا چاہتی ہے یا دوسری صورت میں وہ چاہتی ہے کہ اسے فورسٹارز میں شامل کر دیا جائے تاکہ وہ مصروف رہ سکے۔..... عمران نے اہتمائی مودباش لجھ میں کہا۔

”صالحہ کو رسیور دو۔..... دوسری طرف سے اہتمائی سرد لجھ میں کہا گیا تو عمران نے رسیور صالحہ کی طرف بڑھا دیا۔

”صالحہ بول رہی ہوں چیف۔..... صالحہ نے مودباش لجھ میں کہا۔

”کیا عمران درست کہہ رہا ہے۔..... چیف کا لجھ اسی طرح سرد تھا۔

”یہی چیف۔ میں نے خود عمران صاحب سے یہی بات کی ہے۔ صالحہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو تم نے واقعی محسوس کیا ہے کہ تمہیں نظر انداز کیا جا رہا ہے حالانکہ جہاں تمہاری ضرورت ہوتی ہے وہاں تمہیں نہیں ٹیکم میں۔ بہر حال

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

طرف سے انتہائی سرد لمحے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”اب بتاؤ کیا فیصلہ ہے تمہارا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ اب فیصلہ کرنے کے لئے کیا باقی رہ گیا ہے۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

”دیکھو صالحہ۔۔۔ چیف کے پیش نظر سرے سے صبران یا ان کی اہمیت نہیں ہوتی۔ اس کے پیش نظر مشن اور ملک کی سلامتی ہوتی ہے۔ اس کی آنکھوں پر صرف ملکی مفادات کی عینک لگی ہوتی ہے اور بس۔ اور اس نے ہمیں بھی یہی ٹریننگ دی ہے کہ ہم صرف ملکی مفادات کی عینک سے ہی معاملات کو دیکھیں۔ جذبات کو اہمیت نہ دیں اور یہی وجہ ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا اس وقت پوری دنیا میں نام موجود ہے ورنہ غیر ممالک کے لمحبتوں ہم سے کم ذہین یا کم تربیت یافتہ نہیں ہوتے یا ان کی ٹریننگ میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ فرق صرف نقطہ نظر کا ہوتا ہے اور یہی ہماری کامیابی کی بنیادی وجہ ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے عمران صاحب۔ آپ کی مہربانی۔۔۔ بہر حال اب مجھے کم از کم اتنی تسلی ہو گئی ہے کہ میری کارکردگی غیر معیاری نہیں ہے۔ اب مجھے اجازت دیں۔۔۔ صالحہ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

شامل کیا جاتا ہے۔۔۔ چیف نے کہا۔

”چیف۔ میں سیکرٹ سروس میں اپنے شوق سے شامل ہوئی تھی اور میں نے اس لئے انتہائی سخت ٹریننگ بھی لی تھی اور میں نے اپنے طور پر ہمیشہ یہی کوشش کی ہے کہ میں آپ کی توقعات پر پوری اتردیں لیکن میں نے اکثر دیکھا ہے کہ بہت کم مشغز میں مجھے شامل کیا جاتا ہے۔ اس سے میرے ذہن میں یہ بات آئی ہے کہ شاید میری کارکردگی معیار پر پوری نہیں اتر رہی اس لئے مجھے نظر انداز کیا جاتا ہے۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

”اگر میں تمہیں کہوں کہ ایسا نہیں ہے تو کیا تم لپیغی کر لو گی۔۔۔ چیف نے کہا۔

”لیں چیف۔ آپ پر تو مجھے اپنے آپ سے بھی زیادہ اعتماد ہے۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

”تو پھر یہ بات ذہن سے نکال دو۔ جب بھی میں نے محسوس کیا کہ تمہاری کارکردگی معیار پر پوری نہیں اتر رہی تو تمہیں شکایت کرنے کی بھی مہلت نہ مل سکے گی اور تم قبر میں اتر چکی ہو گی۔۔۔ جہاں تک مشن میں تمہاری شمولیت کا تعلق ہے تو اس کا فیصلہ مشن کی نوعیت کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔۔۔ جہاں تمہاری ضرورت مخصوص کی جائے گی وہاں تمہیں شامل کر دیا جائے گا۔۔۔ جہاں تک تمہیں فور سارے میں شامل کرنے کا تعلق ہے تو اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ وہ ایک محدود ٹیکم ہے اور اسے محدود ہی رہنا چاہئے۔۔۔ دوسری

چونک کر اور قدرے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔  
” صدر کو فون کر کے بتا دو کہ وہ مستقبل میں رندوا ہونے سے نجیگیا ہے ”..... عمران نے کہا۔

” کیا۔ کیا بکواس ہے۔ کیا یہ کوئی نیا مذاق ہے ”..... جو لیا نے حیرت بھرے لجھے میں کہا تو عمران نے صالحہ کے اس کے فلیٹ پر آنے سے لے کر چیف سے ہونے والی تمام باتیں چیست دوہرا دی۔

” اب تم خود بتاؤ کہ کیا صدر کی یہ خوش قسمتی نہیں ہے کہ وہ مستقبل میں رندوا ہونے سے نجیگیا ہے ”..... عمران نے کہا۔

” اوہ۔ صالحہ نے یہ کیا حماقت کی ہے۔ اسے مجھ سے بات کرنی چاہئے تھی۔ یہ تو واقعی اس نے خود کشی کرنے والی بات کی ہے اور چیف نے یقیناً اس نے اس کی بات کو نظر انداز کر دیا ہے کہ یہ پہلا موقع تھا کہ صالحہ نے ایسی بات کی ہے۔ بہر حال تم نے اچھا کیا کہ مجھے بتا دیا۔ اب میں اسے خود سمجھا لوں گی ”..... جو لیا نے تیز تیز لجھے میں کہا۔

” تم کسی کو کیا سمجھاؤ گی۔ اس سے بہتر ہے کہ تم خود ہی سمجھ جاؤ ”..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” کیا مطلب ”..... جو لیا نے چونک کر کہا۔  
” بس یہی مطلب پوچھتی رہو گی۔ اسی لئے تو ہمہ رہا ہوں کہ خود سمجھ جاؤ کہ زندگی بڑی حسین ہوتی ہے اسے ان فضول کاموں میں نصاع نہیں ہونا چاہئے ”..... عمران نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

” یہ اپنا چیک اٹھا لو اور اپنی طرف سے کسی فلاحتی ادارے کو دے دینا کیونکہ تم نے دیکھ لیا ہے کہ تم نے بلاستڈ سنٹر کی معمولی سی خدمت کی ہے تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہت بڑے عذاب میں بستا ہونے سے بچالیا ہے ورنہ چیف کا تمہاری بات سننے کے بعد رد عمل یہی ہوتا کہ وہ صدر کو حکم دے دیتا کہ تمہیں گولی مار دی جائے اور یقین کرو صدر بغیر کسی ہچکاہٹ کے حکم پر عمل کر دیتا۔ ” عمران نے کہا۔

” نہیں۔ کم از کم صدر ایسا نہیں کر سکتا۔ آپ مجھے ڈرامیں نہیں ”..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” دعا کرو کبھی ایسے تجربے سے تمہیں نہ گزرنا پڑے ”..... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور صالحہ مسکراتی ہوئی مڑی اور تیز تیز قدم اٹھاتی راہداری کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

” تمہیں بہر حال سبق دینا ہی پڑے گا ”..... عمران نے بڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

” جو لیا بول رہی ہوں ”..... رابطہ قائم ہوتے ہی جو لیا کی آواز سنائی دی۔

” علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں ”..... عمران نے بڑے سنجیدہ لجھے میں کہا۔

” اوہ۔ کیا ہوا۔ خیریت ہے ”..... دوسری طرف سے جو لیا نے

کاش یہ بات تمہاری سمجھ میں آجائی تو زندگی واقعی ..... جو یا  
نے کہا اور پھر فقرہ مکمل کئے بغیر رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے  
مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے  
تاثرات تھے کیونکہ اسے یقین تھا کہ جو یا صاحب کو خود ہی سیٹ کر  
لے گی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

یورپ کے معروف ملک کرانس کے دارالحکومت پارسن کی ایک  
دیسیع و عریض اور خوبصورت شاہراہ پر جدید ماؤل کی کیڈلاک کار برڈی  
سبک روی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کا رخ شہر  
کے شمالی مضائقات کی طرف تھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک  
وجہہ نوجوان جس کے جسم پر اہتمامی جدید تراش کا ہلکے بادامی رنگ  
کا سوت تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی  
بیٹھی ہوئی تھی جس نے جیز کے ساتھ اہتمامی شوخ رنگ کی شرت  
اور اس پر جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کے اخرونی رنگ کے بال اس  
کے کاندھوں پر پڑے ہوئے تھے۔ کانوں میں اہتمامی قیمتی ہیرے کے  
ٹالپس بھی موجود تھے۔ لڑکی اپنے انداز سے کسی ایکشن فلم کی ہیروئن  
دکھائی دے رہی تھی۔

”باس نے اچانک کیوں کال کیا ہو گا واسٹ“ ..... لڑکی نے

ڈرائیور نگ سیٹ پر موجود نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم اب تک بیس بار یہ سوال کر چکی ہو اور ہر بار میں نے تمہیں یہی جواب دیا ہے کہ مجھے معلوم نہیں ہے لیکن تم پھر یہی سوال کر دیتی ہو۔۔۔۔۔ نوجوان جبے واسٹ کہا گیا تھا، نے منہ بنایا کہ جواب دیتے ہوئے کہا اور لڑکی اہمیت نام آواز میں کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”تم اپنے آپ کو بس کا نمبر ٹو سمجھتے ہو اس لئے پوچھ رہی ہوں۔۔۔۔۔ لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

”یہ مجھ پر تمہارا سراسر الزام ہے جیکوئی جبکہ ساری تنظیم جانتی ہے کہ تم بس کی عملی طور پر نمبر ٹو ہو۔ جتنا اعتماد بس تم پر کرتا ہے اتنا پوری تنظیم میں کسی پر بھی نہیں کرتا۔۔۔۔۔ واسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ تو میری کار کر دگی کی وجہ سے وہ میرا خیال رکھتا ہے لیکن تم سے وہ ملاقاتیں زیادہ کرتا ہے۔ آخر اس کی کوئی وجہ تو ہوگی۔۔۔۔۔ لڑکی جسے جیکوئی کہا گیا تھا، نے شرارت بھرے لجے میں جواب دیتے ہوئے

”مجھ سے ملاقاتیں تو وہ اس لئے کرتا ہے تاکہ میری خراب کار کر دگی پر مجھے ڈانٹ سکے۔۔۔۔۔ واسٹ نے کہا تو جیکوئی ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”لیکن اس بار شاید اس نے ہم دونوں کو ڈالنے کے لئے بلا یا

ہے۔۔۔۔۔ جیکوئی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر اس نے تمہیں ڈاٹا تو شاید یہ اس کی آخری ڈانٹ ہوگی۔۔۔۔۔ واسٹ نے کہا تو جیکوئی کے چہرے پر یقینت اہمیت صرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کیوں۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ جیکوئی نے کہا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر یہ سوال کر رہی ہے۔

”مطلب تم بھی اچھی طرح بھگھتی ہو اور بس بھی۔۔۔۔۔ واسٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن تم نے آج تک مجھے پروپوز کیا ہی نہیں۔۔۔۔۔ ہر بار ٹال جاتے ہو۔۔۔۔۔ جیکوئی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جب تک ہم بلیک سٹار میں ہیں تب تک ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔ یہ تنظیم کا قانون ہے اس لئے مجبوری ہے۔۔۔۔۔ ویسے بھی ان رسماں کا کیا فائدہ جبکہ سب جانتے ہیں کہ ہم دونوں اکٹھے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں۔۔۔۔۔ واسٹ نے کہا۔

”لیکن پروپوز کرنے اور پھر چرچ جا کر شادی کرنے اور اس کی رسماں کا تو اپنا عیحدہ ہی لطف ہے واسٹ۔۔۔۔۔ لیکن نجانے یہ قانون کہا۔

”کیوں بنایا گیا ہے۔۔۔۔۔ جیکوئی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”قدیم دور کے لوگ ذہنی طور پر بے حد پسماندہ ہوا کرتے تھے اس لئے اس دور میں یہ قانون بنایا ہوا گا جواب شاید روایت کے طور پر قائم رکھا جا رہا ہے۔۔۔۔۔ واسٹ نے کہا اور پھر اس طرح کی باتیں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کرتے ہوئے وہ تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد ایک چھوٹے سے مضافاتی قصبے میں داخل ہو گئے۔ قصبے کے ایک کونے میں ایک چھوٹا سا کلب تھا جس کے باہر بلیک شارکلب کا نیون سائیں موجود تھا۔ وائٹ نے کار ایک سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ میں روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر کر کلب کے میں گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کلب کے ہال میں مردوں اور عورتوں کی کافی تعداد موجود تھی لیکن وہ سب مہذب اور اعلیٰ طبقے کے لوگ تھے۔ اس لئے ہال میں شور و غل وغیرہ قطعاً نہ تھا۔ بس ہلکی ہلکی مترجمہ ہنسی اور سرگوشیوں میں باتیں کرنے کی بدہم آوازیں کبھی کبھی سنائی دے جاتی تھیں۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے یچھے سوٹ تھے ایک نوجوان اور تقریباً نیم عربیان دو نوجوان لڑکیاں موجود تھیں۔ ایک لڑکی دیریز کو سروس دینے میں مصروف تھی جبکہ دوسرا لڑکی سامنے ایک کمپیوٹر رکھے اے آپریٹ کرنے میں مصروف تھی جبکہ وہ نوجوان خاموش کھرا تھا۔ البتہ اس کے سامنے ایک فون موجود تھا۔ وائٹ اور جیکوٹی جیسے ہی ہال میں داخل ہوئے وہ نوجوان انہیں دیکھ کر چونک پڑا اور پھر اس کے چہرے پر ہلکی سی صرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”ہیلو ڈیگر۔ کیسے ہو۔۔۔۔ ان دونوں نے ہی اس نوجوان سے مخاطب ہو کر بے تکلفانہ لمحے میں کہا۔

”فائن۔ لیکن آج آپ دونوں بڑے طویل عرصے کے بعد یہاں اکٹھے نظر آ رہے ہیں۔۔۔۔ نوجوان ڈیگر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”سہی ہم بارہن سے یہاں تک سوچتے ہوئے آئے ہیں کہ بس نے بڑے طویل عرصے بعد ہم دونوں کو یہاں کیوں اکٹھے بلا�ا ہے۔۔۔۔ وائٹ نے کہا اور ڈیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

”ظاہر ہے کوئی بڑا ہی کام ہو گا۔ بہر حال بس سپیشل آفس میں تمہارا منتظر ہے۔۔۔۔ ڈیگر نے کہا اور وہ دونوں سر ملاتے ہوئے ایک طرف موجود راہداری کی طرف بڑھ گئے۔ راہداری کے آخر میں ایک کمرے کا دروازہ موجود تھا جو بند تھا اور اس پر گودام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی لیکن وائٹ اور جیکوٹی دونوں اس کے سامنے پہنچ کر رک گئے اور پھر وائٹ نے مخصوص انداز میں تین چار بار دروازے پر دستک دی تو دروازہ خود بخود میکانگی انداز میں کھلتا چلا گیا اور وائٹ اندر داخل ہوا۔ اس کے یچھے جیکوٹی تھی۔ کمرہ واقعی شراب کی بیٹھیوں سے بھرا ہوا تھا البتہ ایک سائیڈ پر باقاعدہ راستہ موجود تھا۔ وہ اس راستے پر چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ آخر میں دیوار تھی۔ وائٹ نے دیوار پر ہاتھ رکھ کر اسے دبایا تو سر کی آواز سے دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں پر سست گئی۔ اب دوسرا طرف ایک شاندار انداز میں سجا ہوا آفس تھا۔ وہ دونوں مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے تو سامنے میز کے یچھے بیٹھا ہوا اوہیزہ عمر آدمی مسکراتا ہوا اٹھ کھرا ہوا۔ یہ کرانس کی اہتمائی خفیہ سرکاری تنظیم بلیک شارکلب کا چیف تھامن تھا جو اس نواحی قصبے میں بلیک شار نامی کلب کا مالک اور جزل پیغمبر تھا لیکن در حقیقت بلیک شار اہتمائی طاقتور سرکاری ہجنسی تھی جس

کے کئی سیکشنز تھے اور ہر سیکشن اہتمامی تربیت یافتہ ہجھنٹوں پر مشتمل تھا۔

”آؤ۔ آؤ۔ آج تم دونوں کوہاں اکٹھے دیکھ کر مجھے بے حد سرت ہو رہی ہے۔“..... باس نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

”آپ ہمیں اکٹھا بلاتے ہی نہیں باس۔“..... جیکوٹی نے مسکراتے ہوئے کہا تو باس بڑے بے تکلفانہ انداز میں ہنس پڑا۔

”بیٹھو۔“..... مصافحہ اور رسی فقرات کی ادائیگی کے بعد باس نے میز کی دوسری طرف موجود کر سیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے میز کی دوسری طرف کر سیوں پر بیٹھ گئے۔

”تم بلیک سٹار کے میں سیکشن سے متعلق ہو اور تم دونوں کی صلاحیتوں اور کارکردگی کے بارے میں سب جانتے ہیں اس لئے میں نے نیا مشن چھمارے ذمے لگانے کا فیصلہ کیا ہے۔“..... باس نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے اہتمامی قیمتی شراب کی چھوٹی چھوٹی تین بوٹیں نکال کر اس نے میز پر رکھ دیں۔ باس اور ان دونوں کا آپس میں بولتے اور بیٹھنے کا انداز بے تکلفانہ اور دوستانہ تھا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے تھا مسن باس نہ ہو بلکہ ان کا مشترکہ اور بے تکلف دوست ہو۔

”تجھینک یو باس۔ یہ ہمارے لئے واقعی اچھی خبر ہے کیونکہ چھٹیاں منانے اور تفریح کرنے میں اتنے روز گزر گئے ہیں کہ ہم اب

حقیقتاً بور ہو چکے ہیں۔“..... جیکوٹی نے کہا۔

”یہ مشن بھی چھٹیاں منانے اور تفریح کرنے کا ہے لیکن اگر مشن کا آغاز ہو گیا تو پھر شاید تم دونوں کی زندگی کا سب سے کھنڈ مشن ثابت ہو۔“..... باس نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ ان کے چھروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ البتہ وہ ساتھ ساتھ بوتل منہ سے لگا کر شراب کے چھوٹے چھوٹے گھونٹ لیتے جا رہے تھے۔

”اوہ۔ پھر تو یہ مشن بے حد ولپٹ اور سنسنی خیز ثابت ہو گا۔“..... جیکوٹی اور وائس دونوں نے کہا۔

”ہاں۔ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں تو سن رکھا ہو گا۔“..... باس نے کہا اور وہ دونوں اس بار باقاعدہ کر سیوں پر اچھل پڑے۔

”پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ لیکن پاکیشیا تو ایشیا میں ہے اور بلیک سٹار کا دائرہ کار تو صرف یورپ اور ایکریپیا تک محدود ہے۔“..... وائس نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن اس بار مشن برا عظیم ایشیا میں ہے۔“..... باس نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ پاکیشیا میں۔“..... اس بار جیکوٹی نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”نہیں اور یہ ضروری نہیں ہے کہ مشن پیش بھی آئے۔ میں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

تمہیں تفصیل بتاتا ہوں تاکہ تمہاری حیرت دور ہو سکے۔ تھامن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ نے واقعی ہمیں حیرت زدہ کر دیا ہے۔ بہر حال ہم ہمہ تن گوش ہیں۔۔۔۔۔ وائٹ نے کہا۔

”بھرہند میں ایک جزیرہ ہے جسے کارٹ کہا جاتا ہے۔ کسی زمانے میں اس پر کرانس کا قبضہ تھا لیکن پھر کافی عرصہ پہلے کرانس نے اسے چھوڑ دیا اور اب یہ ایک آزاد جزیرہ ہے۔ یہ جزیرہ اتنا ہی خوبصورت ہے۔۔۔۔۔ یہاں کا موسم بھی بے حد شاندار ہوتا ہے۔ جزیرے پر چونکہ طویل عرصے تک کرانس کا قبضہ رہا ہے اس لئے وہاں کے اصل باشندوں کو غلام بناؤ کر کرانس پہنچا دیا گیا اور وہاں کرانس فوج رکھی گئی تھی لیکن پھر وہاں فوج کم کر دی گئی اور کرانسی افراد کو وہاں بسانے کے لئے سہولیات دی گئیں جس کے نتیجے میں یہاں سے بے شمار کرانسی خاندان وہاں جا کر بس گئے۔ اس جزیرے کے ساحلوں پر قیمتی سمندری موتی ملتے ہیں اور جزیرے میں واقع گھنے جنگلات سے قیمتی عمارتی لکڑی کے ساتھ ساتھ ایسی جھاڑیاں کثیر تعداد میں ملتی تھیں جن سے اتنا قیمتی ادویات تیار ہوتی تھیں۔ اس لئے یہ جزیرہ اپنے طور پر خاصاخوش حال تھا۔ پھر کرانس حکومت نے اپنے شہروں کو وہاں سہولیات پہنچانے کے لئے پختہ سرکوں، کلبوں اور ریستورانوں اور ہوٹلوں کے جال پھیلایا دیئے اور پھر پوری دنیا میں اس جزیرے کے بارے میں ایسا پروپیگنڈہ کیا گیا کہ پوری دنیا کے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سیاح وہاں آنے جانے لگے۔ اس کے بعد تبدیل ہوتے ہوتے عالمی حالات کی بنا پر بظاہر وہاں سے کرانس کا سرکاری کنسٹرول ہٹایا گیا اور وہاں ایک آزاد حکومت قائم کر دی گئی لیکن یہ حکومت بہر حال کرانس حکومت کے تابع رہتی تھی لیکن آہستہ آہستہ وہاں کے باشندے مکمل طور پر آزاد ہو گئے۔ گوہ کرانس کے باشندے تھے لیکن طویل عرصے تک وہاں رہنے کی وجہ سے وہ کارٹی کہلانے لگے۔ بہر حال اب وہاں کے باشندوں کو کارٹی کہا جاتا ہے اور اب یہ جزیرہ اتنا ہی خوبصورت اور سیاحوں کے لئے جنت سمجھا جاتا ہے اور پوری دنیا کے سیاح وہاں جانا پنے لئے اعزاز کھجتے ہیں۔ تھامن نے کہنا شروع کیا۔

”باس۔ جو تفصیل آپ نے بتائی ہے اس کا تو مجھے علم نہ تھا لیکن ہم دونوں کی بار اس جزیرے پر جا چکے ہیں اس لئے مجھے وہاں کے حالات کا علم ہے۔ آپ ہمیں مشن کے بارے میں بتائیں۔۔۔۔۔ وائٹ نے کہا تو تھامن بے اختیار مسکرا دیا۔

”یہ پس منظر میں نے اس لئے بتایا ہے کہ تم نے اب وہاں صرف تفریح نہیں کرنی کیونکہ اس جزیرے کا ایک بڑا حصہ اب بھی کرانس حکومت کی ملکیت ہے اور اس حصے پر اتنا ہی جنگلات ہیں اور اس مشن کا تعلق انہی جنگلات سے ہی ہے۔۔۔۔۔ تھامن نے کہا۔

”کمال ہے بس۔ آپ تو کسی قدیم دور کے داستان گو گئے ہیں۔

ہر بات کو اہتمائی سمنی خیزی تک پہنچا کر بات ختم کر دیتے ہیں۔ جیکوٹی نے ہنسنے ہوئے کہا اور تھامن بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

کے ساتھ دان باوجود سر توڑ کوشش کے اس کی یہ خامی دور نہ گر سکے۔ حتیٰ کہ ایکریمیا کے ساتھ دانوں نے بھی اس پر کام کیا لیکن وہ بھی اس خامی کو درست نہ کر سکے۔ چنانچہ آخر کار انہی میزاں لوں کو ہی پاکیشیائی ایئٹھی تنصیبات کی تباہی کے لئے استعمال کرنے کا پلان بنایا گیا ہے۔ یہ خصوصی میزاں کی جنہیں واٹر میزاں کا کوڈ نام دیا گیا ہے کیونکہ یہ پانی پر زیادہ درست اور طویل سفر کر سکتے ہیں اور یہ میزاں الیے ہیں کہ یہ ہر قسم کے حفاظتی انتظامات کو ناکارہ بنادینے کی اہلیت رکھتے ہیں اور اگر پہ ٹارگٹ پر درست فائر ہو جائیں تو آناً فاناً ہیں اور اسرائیل، کافرستان حتیٰ کہ ایکریمیا کی بے پناہ کوششوں کے باوجود آج تک ان ایئٹھی تنصیبات کو تباہ نہیں کیا جا سکا جبکہ پوری دنیا میں یہ خطرہ شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے کہ پاکیشیائی میکنالوجی ماہرین سمیت مسلم ممالک کو منتقل کر دے گا اور اس طرح مسلم ممالک اہتمائی طاقتوں کی گروپ بنانے کی پوری دنیا پر حکومت کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اسرائیل نے الیے میزاں تیار کرنے ہیں جو طویل فاصلے تک کام کر سکتے ہیں لیکن ان میزاں کے ساتھ مسئلہ یہ تھا کہ یہ میزاں سمندر پر تو پرواز کرتے ہوئے اپنا رخ درست رکھتے ہیں لیکن اگر انہیں زمین پر طویل فاصلہ طے کرنا پڑے تو پھر زمین کی کشش نقل اور زمین سے نکلنے والی مخصوص ریزی کی وجہ سے ان کی سمت درست نہیں رہتی اور یہ ٹارگٹ سے بہت دور بھی نکل سکتے ہیں۔ اسرائیل نے اس نقش پر بے حد محنت کی لیکن اس

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

چلہتے ہیں اور وہ کسی طرح بھی سامنے نہ آنا چاہتے تھے اس لئے ان جنگلات کو ایک یورپی تفریحی کمپنی کو باقاعدہ فروخت کیا گیا۔ یہ تفریحی کمپنی اب وہاں سیاحوں کی تفریح کے لئے ایک بہت بڑا پراجیکٹ تیار کر رہی ہے۔ اس کمپنی کا نام سولوز ہے اور یہ پوری دنیا میں ایسے تفریحی پراجیکٹ بنواتی رہتی ہے اور اس کمپنی کا کسی طرح بھی تعلق تفریحی پراجیکٹ سے ہٹ کر اور کسی معاملہ سے نہیں ہے اس لئے اس پر کسی کو کسی طرح بھی شک نہیں پڑ سکتا۔ لیکن یہ کمپنی دراصل اسرائیل کی ہے۔ بہر حال یہ کمپنی کارت میں بظاہر تفریحی پراجیکٹ تیار کر رہی ہے لیکن دراصل وہاں زیر زمین اہتمامی خفیہ طور پر واٹر میزائلوں کا لانچنگ پیڈ اور ان کی فائرنگ کمپیوٹر ایڈزٹ مشینری نصب کی جا رہی ہے اور سائنس دان وہاں مسلسل گذشتہ ایک سال سے کام کر رہے ہیں۔ تقریباً ایک ہفتہ بعد یہ پراجیکٹ مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد اہتمامی خفیہ طور پر آبادوڑ کے ذریعے وہاں واٹر میزائل پہنچانے جائیں گے اور پھر ایک ہفتہ ان کی تنصیبات پر اور ایک ہفتہ ان کی چینکنگ میں صرف ہو جائے گا۔ اس کے بعد اسے فائر کر دیا جائے گا اور پاکیشیا کی ایئمی تنصیبات مکمل طور پر تباہ ہو جائیں گیں اور مشن مکمل ہو جائے گا۔..... تھامن نے کہا۔

”لیکن اس میں ہمارا کیا کردار ہو گا۔..... واسٹ اور جیکوٹی دونوں نے بے ساختہ کہا تو تھامن مسکرا دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”اسرائیل اور ایکریمیا دونوں کو خطرہ لاحق ہے کہ اگر اس بارے میں معمولی سی بھنک بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے کانوں میں پڑ گئی تو پھر نہ یہ لانچنگ پیڈ رہے گا اور نہ ہی میزائل بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ اس کی لیبارٹری کو ہی تباہ کر دیں لیکن اب صورت حال یہ ہے کہ اگر اسرائیل اور ایکریمیا دونوں کے لمحجت اس کی حفاظت کریں گے تو لا محالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خفیہ فارن لمحجت ان کی یہاں موجودگی پر چونک پڑیں گے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس سلسلے میں کرانس کی خفیہ ہجنسی بلیک شار کو حرکت میں لایا جائے۔ اس کی دو وجہات ہیں۔ ایک تو یہ کہ بلیک شار اہتمامی خفیہ انداز میں کام کرتی ہے اور غیر ممالک تو ایک طرف کرانس میں بھی اس کے بارے میں زیادہ لوگ نہیں جانتے۔ دوسری بات یہ کہ اس ہجنسی کی کارکردگی کی شہرت اور خاص طور پر میں سیکشن کی شہرت سے اسرائیل اور ایکریمیا دونوں ہجوبی واقف ہیں اور تیسرا اور سب سے اہم بات یہ کہ بلیک شار کا دائرہ کار آج تک یورپ اور ایکریمیا رہا ہے اس نے کبھی پاکیشیا اور اس سے لٹختے علاقوں میں کام نہیں کیا۔ چنانچہ کرانس حکومت نے اس کی اجازت دے دی ہے۔ اس طرح اس مشن کی حفاظت کی ذمہ داری بلیک شار کو سونپ دی گئی اور میں نے تم دونوں کو اس لئے کال کیا ہے کہ کارت میں بھی بلیک شار کلب تیار ہو چکا ہے۔ واسٹ اس کلب کا مالک اور پیغمبر ہو گا جبکہ جیکوٹی چونکہ کرانس میں بھی سکورٹی ہجنسی چلاتی ہے وہاں

بھی جیکوئی سیکورٹی ہجنسی چلائے گی اور تفریحی پر اجیکٹ میار کرنے والی کمپنی جیکوئی سیکورٹی ہجنسی کی خدمات باقاعدہ پر اجیکٹ کی حفاظت اور سیکورٹی کے لئے ہائز کرے گی۔ میں سیکشن وہاں موجود رہے گا۔ کلب میں بھی اور پر اجیکٹ پر بھی۔ لیکن تمہارا کام صرف بیرونی سیکورٹی ہو گی اور یہ کام اس وقت تک ہو گا جب تک مشن مکمل نہیں ہو جاتا۔ جب یہ مشن مکمل ہو جائے گا تو پھر تمہاری واپسی ہو جائے گی۔..... تھامسن نے کہا۔

”لیکن کیا پاکیشیا سیکرت سروس وہاں آئے گی باس۔“..... جیکوئی نے حریت بھرے لجے میں کہا۔

”شايد۔ کیونکہ ایکریمین حکام کو پاکیشیا میں ان کے خصوصی امینت نے اطلاع دی ہے کہ پاکیشیا کے صدر نے ایک اہتمائی خفیہ میٹنگ کالر کی ہے جس کا امینڈ اسٹی ٹیسٹیبل کی سیکورٹی تھا حالانکہ اس کی وجہ پر بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی تھی۔ اس سے اندازہ لگایا گیا ہے کہ شايد کسی پراسرار انداز میں پاکیشیا میں اطلاع پہنچ چکی ہو کہ ان کی اسٹی ٹیسٹیبل کو خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔“ تھامسن نے کہا۔

”واقعی۔ لیکن کیا فارن امینش وہاں پاکیشیا سیکرت سروس کی نگرانی نہیں کر سکتے۔ اس کے چیف کی نگرانی کر کے درست معلومات حاصل کر لی جائیں۔“..... وائٹ نے کہا۔

”پاکیشیا سیکرت سروس کا سیٹ اپ اہتمائی پراسرار ہے۔ آج

تک نہ اس کا ہیڈ کوارٹر سامنے آیا ہے اور نہ ہی اس کا چیف کبھی سامنے آیا ہے اور نہ ہی اس کے بارے میں کوئی جانتا ہے۔ حتیٰ کہ پاکیشیا کے اعلیٰ ترین حکام بھی اس سے ناداقف ہیں۔ اسی طرح پاکیشیا سیکرت سروس دوسرے ممالک میں کام کرتی ہے لیکن پاکیشیا پہنچ کر وہ لوگ ایس طرح غائب ہو جاتے ہیں کہ آج تک ان کے بارے میں کوئی تفصیلی معلومات نہیں مل سکیں۔ صرف ایک آدمی ہے علی عمران جو بظاہر سخزہ سانوجوان ہے لیکن وہ دنیا کا بہترین سیکرت امینت سمجھا جاتا ہے۔ وہ فری لانسر ہے البتہ جب پاکیشیا سیکرت سروس کا مشن سامنے آتا ہے تو پاکیشیا سیکرت سروس کا چیف اس کی خدمات ہائز کر لیتا ہے اور پھر سیکرت سروس کی ٹیم اس عمران کی سرکردگی میں کام کرتی ہے اس لئے ایکریمی اور اسرائیلی حکام نے اپنے ہجنسوں کو اس عمران کی نگرانی کا کام دے رکھا ہے۔ اگر عمران اپنے ساتھیوں سمیت سہاں کے لئے روانہ ہوا تو بہر حال اطلاع تم تک پہنچ جائے گی۔ اس کے بعد ان کا خاتمه کرنا تمہارا کام ہے۔ ہم نے بہر صورت ان واڑیں اٹلوں کو پاکیشیا سیکرت سروس سے بچانا ہے اور مشن مکمل ہونے تک ان کی اہتمائی سختی سے حفاظت کرنی نے کہا۔

”واقعی۔ لیکن کیا ہمیں کچھ ہی کیوں نہ کرنا پڑے۔ یہ ہماری ذمہ داری بن چکی ہے اور اب ہماری ہجنسی کی عزت اور ساکھ داؤ پر لگ چکی ہے۔“..... تھامسن نے اس بار اہتمائی سنجیدہ لجے میں کہا۔

”اس عمران کے بارے میں تفصیلات کیا ہیں۔“..... جیکوئی نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کہا تو تھامن نے میز کی دراز کھوئی اور ایک فائل لکال کر اس نے ان دونوں کے سامنے رکھ دی۔

”یہ فائل ایکریمین ہجھٹوں کی تیار کردہ ہے۔ اس میں عمران کے بارے میں تمام معلوم شدہ تفصیلات موجود ہیں اور اس کی ایک تصویر بھی موجود ہے۔۔۔۔۔ تھامن نے کہا۔

”اوکے بآس۔ آپ قطعاً بے فکر رہیں۔ اسرائیل کا یہ مشن مکمل ہو گا اور ہر صورت میں ہو گا۔ اس کی ہم گارنٹی دیتے ہیں۔ واسٹ نے کہا اور جنکوٹی نے بھی اثبات میں سرہلا کر اس کی تائید کر دی۔

”ان لوگوں کو آسان شکار نہ بھخنا۔ یہ دنیا کے خطرناک ترین لوگ ہیں۔ ہر حال عمران کے بارے میں تفصیل پڑھ کر تمہیں خود اس کا احساس ہو جائے گا اور اب یہ سن لو کہ تم دونوں نے ایک ہفتے کے اندر اندر کارت چینخ کراپنی ذمہ داریاں سنبھال لیئی ہیں۔ اس بارے میں تفصیلی فائل تمہارے سیکشن ہیڈ کو اڑ چینخ جائے گی۔۔۔۔۔ تھامن نے کہا۔

”یہ بآس۔۔۔۔۔ دونوں نے کہا اور انھوں کھڑے ہوئے۔

”وش یو گڈ لک۔ ولیے اگر ہو سکے تو مجھے ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہنا۔۔۔۔۔ تھامن نے اٹھتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے اثبات میں سرہلا نے اور پھر فائل انٹھا کر تھامن سے مصافحہ کر کے وہ داپس دیوار کے درمیان موجود خلا کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

عمران نے کارشنٹ سیکرٹیٹ کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ سرسلطان کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چونکہ وزارت خارجہ کا ہر ملازم اس سے بخوبی واقف تھا اور عمران وہاں باقاعدگی سے آتا جاتا رہتا تھا اس لئے سوائے سلام کرنے کے دربانوں نے اسے کسی جگہ بھی نہ روکا تھا اور پھر تھوڑی ویر بعد وہ سرسلطان کے آفس کے دروازے پر پہنچ گیا۔ سرسلطان کا چپڑا سی ایک ادھیز عمر آدمی تھا۔ اس کا نام روشن علی تھا۔ وہ عمران کو آتے دیکھ کر پہلے ہی سئوں سے اٹھ کر کھدا ہو چکا تھا۔ اس نے عمران کے قریب پہنچنے پر اسے بڑے موڈبانہ انداز میں سلام کیا۔

”کیسے ہو روشن علی۔۔۔۔۔ سلام کا جواب دے کر عمران نے رک کر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

”اللہ کا کرم ہے صاحب۔۔۔۔۔ روشن علی نے جواب دیا تو عمران

سرسلطان کے آفس کی طرف بڑھتے بڑھتے رک گیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا۔

”کیا ہوا ہے روشن علی۔ کیا کوئی خاص پریشانی ہے۔“..... عمران کے لمحے میں سنجیدگی تھی۔

”اوہ۔ نہیں صاحب۔ کوئی پریشانی نہیں ہے صاحب۔“ روشن علی نے قدرے بوکھلائے ہوئے لمحے میں کہا تو عمران چند لمحے اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر کاندھے اچکا کر مڑا اور سرسلطان کے آفس میں داخل ہو گیا اور اس نے سرسلطان کو باقاعدہ ہاتھ اٹھا کر سلام کیا۔

”آؤ۔ آؤ۔ میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔“..... سرسلطان نے

عمران کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔“..... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لمحے میں کہا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

”ہاں۔ یہ فائل دیکھو۔“..... سرسلطان نے میز کی دراز کھول کر ایک فائل انھائی اور اسے عمران کے سامنے رکھ دیا۔ عمران نے ایک نظر فائل پر ڈالی اور پھر اسے بغیر کھولے ایک طرف کھکا دیا۔

”کیا ہوا۔ تم نے فائل نہیں پڑھی۔“..... سرسلطان نے چونک کر اہتمائی حیرت چہرے لمحے میں کہا۔

”فائل سے زیادہ اہمیت زندہ انسانوں کی ہوتی ہے سرسلطان۔“

عمران نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا تو سرسلطان بے اختیار چونک

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

پڑے۔ ان کے چہرے پر یہ لمحت حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔“..... سرسلطان نے اہتمائی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”آپ کا چہرا اسی روشن علی پریشان ہے اور وہ بہر حال زندہ انسان ہے اور اس کی اہمیت اس فائل سے کہیں زیادہ ہے۔“..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ روشن علی پریشان ہے۔ کیوں۔ کیا اس نے تمہیں کچھ کہا ہے۔“..... سرسلطان نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ میں نے اس سے حال احوال پوچھا تو اس نے جس لمحے میں اللہ کا کرم ہے کہا وہ لمحہ بتا رہا تھا کہ وہ پریشان ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اسے کیا پریشانی ہے لیکن اس نے کچھ نہیں بتایا جبکہ یہ بات کنفرم ہے کہ وہ پریشان ہے۔ میں لمحے سے ہی اس کی پریشانی بھانپ گیا تھا لیکن میں نے زیادہ تفصیل اس لئے وہاں نہیں پوچھی کہ اس طرح اوہر ادھر کے دوسرے لوگ بھی متوجہ ہو جاتے اور ہو سکتا ہے کہ روشن علی کی عزت نفس مجرور ہوتی ہو۔“..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”تم یہ فائل دیکھو میں اس سے معلوم کر لوں گا اور اس کی پریشانی بھی دور ہو جائے گی۔“..... سرسلطان نے کہا۔

”نہیں سرسلطان۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ زندہ انسان ان

فائلوں سے زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔..... عمران نے خشک لجے میں جواب دیا تو سرسلطان نے ہونٹ گھینختے ہوئے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے پر وہ ہٹا اور روشن علی اندر داخل ہوا۔  
”جی صاحب“..... روشن علی نے قریب آ کر اہتمائی مودبادا لجے میں کہا۔

”عمران کہہ رہا ہے کہ تم پریشان ہو جبکہ مجھے یہاں آئے ہو دو گھنٹے ہو گئے ہیں۔ تم نے مجھے اپنی پریشانی کے بارے میں کیوں نہیں بتایا۔..... سرسلطان نے نرم لجے میں کہا اور ان کے نرم لجے میں بات سن کر عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔  
”میں نے تو جتاب عمران صاحب سے کچھ نہیں کہا۔..... روشن علی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”اس نے تمہارے جواب سے تمہاری پریشانی کا اندازہ لگایا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ عمران کا اندازہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا۔ تم میرے ساتھ طویل عرصے سے کام کر رہے ہو۔ پھر تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا۔..... سرسلطان کا لمحہ اس بارقدرے سخت تھا۔

”جتاب گھر بیلو پریشانی ہے۔ آپ بہت مصروف ہیں اور اچھا نہیں لگتا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپ کو پریشان کیا جائے۔..... روشن علی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”کیا بیگم سے جھگڑا ہو گیا ہے۔..... عمران نے کہا تو روشن علی بے اختیار چونک پڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار ایک

طویل سانس لیا۔

”وہ بے چاری اب جھگڑے کے قابل ہی کہاں رہی ہے۔۔۔۔۔ روشن علی نے اس بارقدرے دل گرفتہ سے لجے میں کہا۔

”اوہ۔۔۔۔۔ بیٹھو۔۔۔۔۔ بیٹھ جاؤ۔۔۔۔۔ روشن علی کی بات سن کر سرسلطان نے یقینت اہتمائی پریشان ہوتے ہوئے کہا اور کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

”اوہ نہیں صاحب۔۔۔۔۔ میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔۔۔۔۔ روشن علی نے چونک کر کہا۔

”جب میں کہہ رہا ہوں کہ بیٹھ جاؤ تو۔۔۔۔۔ سرسلطان نے اہتمائی سخت لجے میں کہا تو روشن علی جلدی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔۔۔ اس کے بیٹھنے کا انداز مودبادا تھا۔

”ہاں۔۔۔۔۔ اب بتاؤ کیا مسئلہ ہے۔۔۔۔۔ جلدی بتاؤ۔۔۔۔۔ ہم نے اہتمائی ضروری کام کرنے ہیں۔۔۔۔۔ سرسلطان نے کہا۔

”آپ تو ایسے پوچھ رہے ہیں جیسے تھانیدار پوچھتے ہیں۔۔۔۔۔ عمران بنے مسکراتے ہوئے کہا لیکن اب اس نے فائل اٹھا کر اسے کھول یا تھا۔

”جتاب۔۔۔۔۔ رات میری بیوی اچانک شدید بیمار ہو گئی ہے۔۔۔۔۔ اس پر بے ہوشی طاری ہے اور ناک سے خون کے قطرے بھی نکلے ہیں۔۔۔۔۔ شاید دماغ کی کوئی رگ پھٹ گئی ہے۔۔۔۔۔ میں نے اسے سرکاری ہسپتال میں تو داخل کر دیا ہے لیکن ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کے بچنے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

کی امید بے حکم ہے۔ ابھی میرے پچھے چھوٹے ہیں اس لئے میں پریشان تھا۔..... روشن علی نے آخر کار کہہ دیا۔  
”کس ہسپتال اور کس وارڈ میں ہے تمہاری بیوی؟“ سرسلطان نے کہا تو روشن علی نے بتا دیا۔ سرسلطان نے رسیور انھایا اور ایک بٹن پریس کر دیا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے بی اے کی آواز سنائی دی۔

”جزل ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے میری بیٹھ کراؤ۔“ سرسلطان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد گھنٹی بجی تو سرسلطان نے رسیور انھایا جبکہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاوڈر کا بٹن آن کر دیا۔

”ڈاکٹر احمد علی خان لائن پر ہیں جناب“..... دوسری طرف سے ان کے بی اے کی آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر احمد علی خان۔ میں سلطان بول رہا ہوں“..... سرسلطان نے کہا۔

”لیں سر۔ حکم سر“..... دوسری طرف سے اہتمائی مودبانہ لمحے میں کہا گیا اور سرسلطان نے اسے روشن علی، اس کی بیوی اور وارڈ نمبر اور بیڈ نمبر بتا دیا۔

”اس مریضہ کو کمرے میں شفت کیا جائے اور اس کے علاج کی طرف خصوصی توجہ دی جائے اور تمام بل وزارت خارجہ کے نام نہیں بلکہ میرے ذاتی نام پر بھجوایا جائے“..... سرسلطان نے کہا۔

”جناب ان کا علاج پہلے ہی خصوصی توجہ سے ہو رہا ہے اور جناب وزارت خارجہ کی طرف سے ولیے بھی ہمیں جزل ہدایات ہیں کہ ہم ان سے متعلق مریضوں کے علاج میں کوئی کوتاہی نہ کریں اور ہر قسم کی اعلیٰ ادویات استعمال کریں۔ بل ہمیشہ وزارت خارجہ کی طرف سے ہی ادا ہو جاتا ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”مجھے معلوم ہے۔ لیکن مجھے بتایا گیا ہے کہ اس مریضہ کے بارے میں ماہوسی کا اظہار کیا گیا ہے اس لئے میں مزید خصوصی توجہ کے بارے میں کہہ رہا تھا۔“..... سرسلطان نے کہا۔

”نہیں جناب۔ میں ابھی راؤنڈ سے واپس آیا ہوں۔ میں نے اس مریضہ کو بھی چیک کیا ہے۔ پہلے اس کی حالت واقعی خراب تھی لیکن اب وہ خطرے سے باہر آچکی ہے اور انشاء اللہ یہ مریضہ ایک ہفتے کے اندر ٹھیک ہو جائے گی۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوہ۔ خدا کا شکر ہے۔ بہر حال پھر بھی آپ نے پوری توجہ کرنی ہے۔“..... سرسلطان نے کہا۔

”لیں سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی سرسلطان نے رسیور رکھ دیا۔

”تمہاری بیوی کی حالت اب خطرے سے باہر ہو چکی ہے لیکن تم بہر حال اس کے پاس اس وقت تک رہو گے جب تک وہ پوری طرح متدرست نہیں ہو جاتی اس لئے تم سپر ننڈ نٹ کے پاس جا کر چھٹی لے لو۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں۔“..... سرسلطان نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”محی بہت بہت شکریہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر دے گا۔“  
روشن علی نے اٹھ کر قدرے لگو گیر لججے میں کہا تو سرسلطان نے جیب  
سے چھیک بک نکالی اور اس میں سے ایک چھیک لکھ کر انہوں نے  
علیحدہ کیا اور پھر چھیک روشن علی کی طرف بڑھادیا۔

”یہ لو۔ یہ میری طرف سے رکھ لو۔ تمہارے پھوں کے کام آئے  
گا۔ جاؤ اب۔“..... سرسلطان نے کہا تو روشن علی نے جھجکتے ہوئے  
آگے بڑھ کر چھیک لیا اور پھر سلام کر کے واپس چلا گیا جبکہ اس دوران  
عمران فائل پڑھ کر اسے بند کر چکا تھا۔  
”کتنی رقم دی ہے آپ نے روشن علی کو۔“..... عمران نے  
مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ میرا اور اس کا معاملہ ہے۔ تم فائل کی بات کرو۔“ سرسلطان  
نے کہا۔

”میں نے دیکھ دیا ہے۔ آپ نے کافی بھاری رقم کا چھیک دیا ہے۔  
کیا آپ کے اکاؤنٹ میں واقعی اتنی بھاری رقم موجود ہوتی ہے۔  
عمران نے شرارت بھرے لججے میں مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہوتی تو نہیں ہے لیکن پچھلے دنوں مجھے ٹی اے ڈی اے ملا ہے وہ  
ابھی تک بینک میں پڑا تھا۔ مجھے خوشی ہے کہ وہ کسی اچھے کام آگیا  
ہے۔“..... سرسلطان نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب مجھے آئی کو بتانا پڑے گا کہ وہ آپ کے ٹی اے  
ڈی اے کا بھی باقاعدہ حساب لیا کریں۔“..... عمران نے مسکراتے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ہوئے کہا۔

”اسے تم نے بتایا تو اس نے مجھ سے واقعی لڑپڑنا ہے کہ میں نے  
ابھی بینک میں موجود ساری رقم کیوں نہیں دے دی۔ تھوڑی کیوں  
دی ہے۔ وہ ان معاملات میں کسی حد کا خیال نہیں رکھتی۔“  
سرسلطان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”آنٹی واقعی ایسی ہی ہیں۔ بہر حال اب آپ بتائیں کہ اس فائل  
میں کیا ہے۔ میں نے اسے دیکھ دیا ہے۔ اس میں صرف استاد درج ہے  
کہ صدر مملکت نے ایسی تنصیبات کی سیکورٹی کو مزید سخت کرنے  
اور اس کا جائزہ لینے کے لئے خصوصی میلنگ کال کی تھی اور اس  
میلنگ میں یہ طے پایا کہ اس سلسلے میں مزید کام کیا جائے۔“ عمران  
نے سنجیدہ لججے میں کہا۔

”ہا۔ فائل میں تو صرف وہی کچھ درج ہے جو کچھ درج کیا جانا  
مقصود تھا لیکن اصل بات یہ ہے کہ ایکریمیا میں کام کرنے والے  
ایک پاکیشیانی سائنس وان ڈاکٹر منصور اعظم نے جو صدر مملکت  
کے دور کے عنیز ہیں انہیں ایک بغیر دستخطوں کے رقعہ بھجوایا تھا کہ  
اس رائل اور ایکریمیا دونوں مل کر کسی خصوصی میزانل کی مدد سے  
پاکیشیا کی ایسی تنصیبات کو تباہ کرنے کا پلان بنارہے ہیں اور یہ  
میزانل بحرہند میں نصب کئے جائیں گے۔ اطلاع کے بعد صدر مملکت  
نے یہ خصوصی میلنگ کال کی تھی۔ اس میں بہر حال ایسی تنصیبات  
کی سیکورٹی کو چھیک کیا گیا اور مزید انتظامات کا حکم دے دیا گیا لیکن

چونکہ یہ کسی کو بھی معلوم نہ تھا کہ ڈاکٹر منصور اعظم کا خصوصی میزائل سے کیا مطلب تھا اور اس خصوصی میزائل کو بھر ہند میں کہاں نصب کیا جائے گا اور وہ کس طرح پاکیشیا کی اسٹری تنصیبات کو ہٹ کرے گا کیونکہ آج تک کوئی بھی میزائل ایسا نہیں کر سکا۔ پاکیشیا نے ہر قسم کے میزانلوں سے حفاظت کا دوہرا نہیں بلکہ تھرا انتظام کیا ہوا ہے لیکن بقول صدر مملکت کے ڈاکٹر منصور اعظم اہتمائی ذمہ دار آدمی ہیں اس لئے انہوں نے یہ فائل مجھے بھجوا کہ درخواست کی ہے کہ پاکیشیا سینکڑ سروس کا چیف اس خصوصی میزائل کے بارے میں کام کرے اور اگر واقعی کوئی سازش ہو رہی ہے ہے تو اسے ختم کیا جائے۔ سرسلطان نے اہتمائی سنجیدہ لجھے میں کہا۔

اس کے لئے اتنی درد سری کی کیا ضرورت ہے۔ اس ڈاکٹر منصور اعظم سے بھی تفصیل پوچھی جا سکتی تھی۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

معلوم کرنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اس کا نتیجہ ڈاکٹر منصور اعظم کے خلاف نکلا۔ پاکیشیائی سفارت خانے نے کسی درمیانی آدمی کے ذریعے ڈاکٹر منصور اعظم سے رابطہ کیا لیکن وہ درمیانی آدمی پکڑا گیا۔ نتیجہ یہ کہ اس درمیانی آدمی اور ڈاکٹر منصور اعظم دونوں کی لاشیں سفارت خانے کو موصول ہو گئیں کہ یہ دونوں روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو گئے ہیں اور چونکہ منصور پاکیشیائی

ہے اس لئے اگر سفارت خانہ چاہے تو ان کی لاشیں پاکیشیا بھجو دے۔..... سرسلطان نے کہا۔

”اوہ۔ کیا میں بتایا گیا تھا کہ ایک ہی ایکسیڈنٹ میں دونوں ہلاک ہوئے ہیں یا علیحدہ علیحدہ۔..... عمران نے چونکہ کر پوچھا۔

” دونوں ایک ٹیکسی میں سوار تھے کہ ٹیکسی کا خوفناک ایکسیڈنٹ ہو گیا۔ ڈرائیور بھی ہلاک ہو گیا اور یہ دونوں بھی۔ ڈرائیور مقامی تھا۔..... سرسلطان نے جواب دیا۔

” ہونہ۔ اس کا مطلب ہے کہ واقعی کوئی سازش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے اپنے ایک مقامی آدمی کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ اوکے۔ ٹھیک ہے میں معلوم کرتا ہوں۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

” میں صدر صاحب کو رپورٹ دے دوں کہ پاکیشیا سینکڑ سروس نے مشن لے لیا ہے۔..... سرسلطان نے مسرت بھرے لجھے میں کہا۔

” ہا۔ ظاہر ہے۔..... عمران نے کہا اور پھر سلام کر کے فائل اٹھائے وہ آفس سے باہر نکلا تو چپڑا سی روشن علی کی بجائے دوسرا آدمی موجود تھا۔ وہ شاید ہنگامی طور پر مہماں ڈیوٹی دینے آیا تھا اس لئے عمران کا واقف نہ تھا۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھتا چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس کی کار دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ ڈاکٹر منصور

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اعظم کی اس انداز کی موت نے یہ بات بہر حال ثابت کر دی تھی کہ اس موت کے پیچے کچھ نہ کچھ ہے۔

”آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں عمران صاحب“..... عمران کے دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہونے اور سلام دعا کے بعد بلیک زیرو نے کہا۔

”بڑھاپے میں آدمی صرف پریشان ہی ہو سکتا ہے۔ حیران نہیں ہو سکتا کیونکہ حریت کا کوئہ وہ جوانی میں ہی ختم کر چکا ہوتا ہے۔“ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”تو آپ اب بوڑھے ہو چکے ہیں۔ یہ آپ سے کس نے کہہ دیا ہے“..... بلیک زیرو نے ہستے ہوئے کہا۔

”سنجیدگی۔ پریشانی۔ وہم۔ احتیاط۔ دور دراز کے خیالات۔ یہ سب بڑھاپے کی ہی نشانیاں ہیں اور ان میں سے ایک یعنی پریشانی کی بات تم نے کر دی ہے۔ آہستہ آہستہ باقی خصوصیات بھی سامنے آجائیں گی“..... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

”پریشان تو نوجوان بھی ہو سکتے ہیں۔ یہ بڑھاپے کی خصوصی نشانی کسیے بن گئی“..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ نوجوان پریشان ہو کر دانش منزل کا رخ نہیں کرتے بلکہ کسی غیر دانش منزل کی طرف ان کا رخ ہوتا ہے۔“..... عمران نے کہا تو اس بار بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”آپ نے غیر دانش منزل کے الفاظ بڑے محتاط انداز میں استعمال کئے ہیں۔“..... بلیک زیرو نے ہستے ہوئے کہا۔

”مطلوب ہے دوسری نشانی۔ احتیاط، محتاط وغیرہ سامنے آگئی ہے۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ایک بار پھر ہنس پڑا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”پی اے ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ“..... رابطہ قائم ہوتے ہی سرسلطان کے پی اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔ سنجیدہ، پریشان اور محتاط سرسلطان سے بات ہو سکتی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب آپ۔ لیکن یہ آپ نے صاحب کو کیا القاب دیئے ہیں۔“..... دوسری طرف سے پی اے نے ہستے ہوئے کہا۔

”سرسلطان شاید جلد ہی ریٹائر ہونے والے ہیں اور ریٹائرڈ انہیں کہا جاتا ہے جو بوڑھے ہو جاتے ہیں اور میرے ایک دانشور دوست کے لقول بوڑھے ہو ہوتے ہیں جو سنجیدہ، پریشان اور محتاط ہو جائیں اس لئے کسی کو بوڑھا کہنے کی بجائے اگر پریشان، سنجیدہ یا محتاط کہہ دیا جائے تو بات ایک ہی ہوتی ہے لیکن اس طرح وہ برا نہیں مناتا۔ جس طرح ایک آنکھ سے کانے کو اگر کانا کہا جائے تو وہ برا منا جاتا ہے لیکن اگر اسے یک چشم گل کہہ دیا جائے تو وہ برا نہیں مناتا۔

حالانکہ بات ایک ہی ہوتی ہے۔ عمران کی زبان بغیر کسی رکاوٹ کے چل رہی تھی۔

”صاحب سے بات کر لیں۔ آپ کو خود ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کیا ہیں۔“..... دوسری طرف سے ہنسنے کیا گیا۔  
”سلطان بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

”آپ کو یادداشت بہتر کرنے کا کوئی نہیں مطلع مزاجی۔  
نے سلام دعا کے بعد کہا۔

”کیوں۔ کیا یادداشت کمزور ہو گئی ہے تمہاری۔“  
دوسری طرف سے سرسلطان نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔ بغیر کسی نہیں کے ہی کمزور ہو گئی ہے حالانکہ میں نے ہزاروں حکماء سے معلوم کیا ہے کہ کیا یادداشت کمزور کرنے کا کوئی نہیں بھی ہے تاکہ میں وہ نہیں آغا سلیمان پاشا کو کھلا کر اس کی یادداشت کمزور کر سکوں کہ اسے اپنا ادھار ہی یاد رہے لیکن سب نے انکار کر دیا اور اب آپ دیکھیں کہ بغیر کسی نہیں کے میری یادداشت کمزور ہو گئی ہے۔ مجھے آپ سے یہ پوچھنا تو یاد نہیں رہا کہ ڈاکٹر منصور اعظم نے جو رقہ بھوایا تھا وہ کہاں ہے اور وہ کیسے مل سکتا ہے۔“..... عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”وہ رقہ تو ڈاکٹر منصور اعظم کی ہدایت کے مطابق جلا دیا گیا تھا۔“..... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”کیا صدر صاحب نے اسے خود پڑھا تھا یا کسی سے پڑھوایا تھا۔“..... عمران نے کہا تو میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیر و عمران کے اس فقرے پر بے اختیار مسکرا دیا۔

”یہ کیا بکواس کر رہے ہو۔ کیا صدر صاحب ان پڑھ ہیں کہ وہ رقہ خود نہیں پڑھ سکتے۔ نا نسنس۔“..... سرسلطان نے اس بار غصیلے لمحے میں کہا۔

”ارے ارے۔ پھر وہی بڑھاپے کی نشانی۔ یعنی مشتعل مزاجی۔  
میرا مطلب تھا کہ بڑے لوگ اکثر خود کسی چیز کو پڑھنا کسر شان سمجھتے ہیں اس لئے ہر چیز پڑھنے کے لئے علیحدہ علیحدہ سیکرٹری رکھے ہوتے ہیں کوئی رقہ پڑھنے کے لئے کوئی خط پڑھنے کے لئے کوئی ٹیلی گرام پڑھنے کے لئے اور کوئی لو ایٹر پڑھنے کے لئے۔“..... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

”خدا تم سے مجھے۔ بہرحال رقہ صدر صاحب نے خود پڑھا تھا۔“..... سرسلطان نے بے بس سے لمحے میں کہا۔

”پھر معلوم کرنا پڑے گا کہ ان کی یادداشت کیا میری طرح کسی نہیں کے بغیر کمزور ہو چکی ہے یا آغا سلیمان پاشا کی طرح مقوی حریرے کھا کھا کر مزید تازہ ہوتی چلی جا رہی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”تم سیدھی طرح بات نہیں کر سکتے۔ گھنٹہ ہو گیا ہے میں ضروری کام سے رکا ہوا ہوں اور تمہاری باتیں ہی ختم نہیں ہو رہی ہیں۔ تم بتاؤ تم چاہتے کیا ہو۔ کیا تمہارا مطلب ہے کہ صدر صاحب تھا۔“..... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اپنی یادداشت کی بنابرہ رقعہ دوبارہ لکھیں اور تمہیں دیا جائے۔ یہ ناممکن ہے۔ صدر صاحب چہاری طرح فارغ نہیں بیٹھے تھے۔ سرسلطان نے اہتمامی جھلائے ہوئے لجھے میں کہا۔

اچھا یہ بتا دیں کہ یہ رقعہ کسی کوہیر سروس کے ذریعے آیا تھا یا کوئی خاص آدمی لے کر آیا تھا یا کسی کبوتر نے پہنچایا تھا۔ ..... عمران نے فقرہ تو اہتمامی سنجیدہ انداز میں شروع کیا تھا لیکن آخر تک پہنچنے پہنچنے والے پھر پڑی سے اتر گیا تھا۔

ایکریما میں پاکیشیا سفارت خانے کے سینکنڈ سیکرٹری مرزا برلاس خود لے کر آئے تھے۔ انہیں یہ رقعہ ڈاکٹر منصور اعظم نے ایک بھی فنکشن میں دیا تھا اور انہیں اس بارے میں اس طرح بrifف کیا تھا کہ مرزا برلاس باقاعدہ چھٹی لے کر خود یہاں آئے اور انہوں نے یہاں پہلے مجھ سے ملاقات کی اور پھر میں نے ان کی اور صدر صاحب کی خصوصی ملاقات کا بندوبست کیا اور انہوں نے خود اپنے پاتھوں سے وہ رقعہ صدر صاحب کو دیا تھا۔ ..... سرسلطان نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

“آپ نے پڑھا تھا یہ رقعہ” ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“نہیں۔ وہ لفافے میں بند تھا۔ ..... سرسلطان نے جواب دیا۔

“یہ مرزا برلاس وہی درمیانی آدمی تو نہیں تھے جو ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہلاک ہو گئے ہیں۔ ..... عمران نے کہا۔

“ہاں۔ وہی تھے۔ ..... سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

“اگر آپ رقعہ پڑھ لیتے تو کم از کم آج آپ کی یادداشت کا بھی تپ ناممکن ہے۔ چل جاتا کیونکہ آئندی اکثر شکایت کرتی ہیں کہ آپ بعض اوقات انہیں بھی پہچاننے سے انکار کر دیتے ہیں۔ ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“ناسننس۔ فضول باتیں مت کیا کرو۔ ..... دوسری طرف سے غصیلے لجھے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

“آپ واقعی سرسلطان کو بے حد تنگ کرتے ہیں۔ نجات دہ کس طرح آپ کو یادداشت کر جاتے ہیں۔ ..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“جب تک ان کی قوت برداشت قائم رہے گی تب تک وہ ریٹائر نہیں ہو سکیں گے اس لئے بے چارے برداشت کرنے پر مجبور ہیں کیونکہ تمہیں معلوم نہیں ہے کہ ریٹائر افسر کی زندگی کس قدر عذاب ناک ہوتی ہے۔ یا تو ایک روز پہلے وہ افسر ہوتا ہے اس کی زبان سے نکلے ہوئے ہر لفظ کی تعمیل ہوتی ہے لیکن دوسرے روز جب وہ ریٹائر ہو چکا ہوتا ہے تو اس کے دفتر کے آدمی اسے پہچاننے سے بھی انکار کر دیتے ہیں۔ ..... عمران نے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

“لیکن یہ رقعہ۔ یہ کیا ہے۔ کم از کم مجھے تو بتائیں۔ کیا کوئی نیا کیس شروع ہو گیا ہے۔ ..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے سرسلطان سے ہونے والی ملاقات کی تفصیل بتادی۔

”اوہ عمران صاحب۔ یہ تو واقعی اہم مسئلہ ہے۔ اسرائیل، ایکریمیا اور کافرستان تینوں کی حتی الامکان کوشش یہی ہے کہ کسی طرح پاکیشیا کی استھنی تنصیبات تباہ کر دی جائیں۔..... بلیک زیر و نے اہتمائی سنجیدہ لججے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن اب ہمارے سامنے صرف دوپواستش ہیں۔ ایک تو بھرہند ہے اور دوسرا کوئی خصوصی میزاں۔ اب ان دوپواستش سے کیسے معلوم کیا جائے کہ اصل سازش کیا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”اس کا بظاہر تو یہی مطلب نکلتا ہے عمران صاحب کہ بھرہند کے کسی جیرے پر یہ خصوصی میزاں نصب کیا جائے گا اور پھر اس میزاں کی مدد سے پاکیشیا استھنی تنصیبات تباہ کی جائیں گی۔“ بلیک زیر و نے کہا۔

”ہاں۔ بظاہر تو یہی مطلب نکلتا ہے لیکن بھرہند میں ہزاروں نہیں تو سینکڑوں چھوٹے بڑے جیرے ہیں اور تقریباً آزاد ہیں۔ اب کیا کہا جاسکتا ہے کہ یہ واردات کہاں ہونے والی ہے اور دوسری بات یہ کہ میزاں تو کافرستان کے پاس بھی ہیں اور ایکریمیا کے پاس بھی بین الابر اعظمی میزاں ہیں۔ پھر آخر یہ خصوصی میزاں کون سا ہے جسے بھرہند میں نصب کیا جانا ہے۔..... عمران نے کہا اور بلیک زیر و نے اثبات میں سرہلا دیا۔ عمران کافی درستک خاموش بیٹھا رہا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئی تھیں اور چونکہ بلیک زیر و کو معلوم تھا کہ عمران اس وقت گہری سوچ میں ہے اس لئے وہ بھی خاموش بیٹھا ہوا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

تحا۔

”کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا۔ بہر حال تم مجھے کافی پلاو تاکہ میرے دماغ کی بیڑی چالو ہو سکے۔..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور بلیک زیر و مسکراتا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو۔..... عمران نے مخصوص لججے میں کہا۔

”سلیمان بول رہا ہوں۔ کیا صاحب ہیں یہاں۔..... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سلیمان بغیر کسی مخصوص مقصد کے یہاں فون نہ کیا کرتا تھا۔ ” عمران بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے سلیمان۔ کیوں فون کیا ہے۔..... عمران نے اس بار پہنچ اصل لججے میں کہا۔

”صاحب۔ ایکریمیا سے آپ کے دوست ٹرو میں کافون آیا ہے۔ وہ آپ سے کوئی اہم بات کرنا چاہتا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ آپ کو ٹریں کر کے اس کا پیغام پہنچا دوں۔ اس کا کہنا ہے کہ اس کا خصوصی نمبر آپ کے پاس موجود ہے۔..... دوسری طرف سے سلیمان نے موڈبانہ لججے میں کہا۔

”اچھا۔ ٹھیک ہے۔..... عمران نے کہا اور کریڈل دبادیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”بلیک ایگل کلب۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

”تروین سے بات کراؤ۔ میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ جتنا بہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ ٹروین بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ٹروین کی آواز سنائی دی۔

”پہلے یہ بتاؤ کہ ایگل کی مادہ کو کیا کہا جاتا ہے ایکریمیا میں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ایگل کی مادہ کو۔ کیا مطلب۔ ایگل ہی کہا جاتا ہے دونوں کو۔“..... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ارے نہیں۔ ایسے تو بات نہیں بنتی۔ البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ لیڈی ایگل بات کر رہی ہے۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ٹروین بے اختیار ہنس پڑا۔

”کیا کسی لیڈی ایگل سے واسطہ پڑ چکا ہے آپ کا۔“..... ٹروین نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”ہا۔ ابھی میں نے تمہیں فون کیا تو ایک لیڈی بلیک ایگل کی آواز سنائی دی تھی لیکن مجھے چونکہ معلوم ہی نہ تھا کہ ایگل کی مادہ کو کیا کہا جاتا ہے اس لئے مجبوراً مجھے تم سے بات کرنا پڑی۔ ویسے وہ آواز سننے کے بعد مجھے یقین ہے کہ بے چارہ ایگل اپنے پنجے جھاڑ کر کبوتر بننے پر مجبور ہو جاتا ہو گا۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے

ٹروین بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”میں سمجھ گیا۔ آپ کو گلوریا کی آواز پسند آگئی ہے۔ ویسے اس کی اس مترجم آواز نے ہی اسے مہماں کلب میں ملازمت دلاتی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے آپ کے پاس بھجوادوں۔ آپ اسے ذاتی فون انڈنٹ رکھ لیں۔“..... ٹروین نے کہا۔

”پھر مجھ سے بات کرنے والوں کو تو چراغ لے کر ڈھونڈنا پڑے گا۔ سارا پاکیشیا اس سے ہی باتیں کرتا رہے گا۔“..... عمران نے جواب دیا اور ٹروین ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”ویسے پاکیشیا میں فون کے چار جزو پوری دنیا میں سب سے زیادہ ہیں اور اسی لئے گذشتہ چار ماہ کا بل ادا نہیں کیا گیا اور کسی بھی لمحے فون کٹ سکتا ہے۔“..... عمران نے اس کی ہنسی طویل ہوتے دیکھ کر کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ میں سمجھ گیا۔ آپ چلتے ہیں کہ فون کٹنے سے پہلے آپ کو وہ بات بتا دوں جو بتانا چاہتا ہوں لیکن آپ فکر نہ کریں کم از کم آپ کا فون کاٹ کر مجھے والوں نے عذاب مول نہیں لینا۔ بہرہ حال میں بتا دیتا ہوں کہ ایکریمیا میں پاکیشیا کے سفارت خانے کے سینکڑ سیکرٹری کو باقاعدہ سازش کے تحت ہلاک کیا گیا ہے لیکن اسے کار ایکسیڈنٹ کا روپ دیا گیا ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران کے پھرے پر سخیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس دوران بلیک زیر و بھی کافی کی پیالی عمران کے سامنے رکھ کر دوسری پیالی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

لے کر اپنی کرسی پر بیٹھ چکا تھا اور لاڈر پر ٹرو مین کی بات سن کر وہ بھی چونک پڑا تھا۔

”تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا۔“..... عمران نے سمجھیدہ لمحے میں کہا۔

”یہ ساری کارروائی میرے ہی گروپ کے ایک سیکشن نے کی ہے اور جب مجھے رپورٹ ملی تو پاکیشیا سفارت خانے کے الفاظ سن کر میں چونک پڑا اور پھر میں نے باقاعدہ اس کی تحقیقات کی اور اس کے ساتھ ہی میں نے اپنے تمام گروپس کو باقاعدہ ہدایت کر دی ہے کہ آئندہ وہ پاکیشیا سفارت خانے یا کسی پاکیشیانی کے خلاف کوئی کام نہیں کریں گے لیکن میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں کیونکہ بہر حال یہ سفارت خانے کا ہی معاملہ ہو گا۔“..... ٹرو مین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ کارروائی کرانی کس نے ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”سوری عمران صاحب۔ چونکہ یہ بنس سیکرت ہے اس لئے آئی ایم سوری کہ میں بتا نہیں سکتا۔ البتہ میرا وعدہ کہ آئندہ میرا گروپ پاکیشیا کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا۔ اگر مجھے پہلے اطلاع مل جاتی تو شاید اب بھی ایسا نہ ہوتا۔“..... ٹرو مین نے کہا۔

”گذ۔ تمہاری یہی اصول پسندی اور صاف گوئی تو مجھے پسند ہے۔ بہر حال اس سیکنڈ سیکرٹری کے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہلاک ہوا اس کا نام ڈاکٹر منصور اعظم تھا اور ایکریمیا کی کسی لیبارٹری

میں ساتھ دان تھا۔ کیا انے بھی تمہارے گروپ نے ہلاک کیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں جتنا۔ البتہ ان دونوں کی لاشیں اکٹھی ایک نیکسی میں رکھ کر اس کا اچانک ایکسائز نہ کر دیا گیا ہے کہ اس نیکسی ڈرائیور کو بھی علم نہ ہو سکا تھا اور وہ بھی ختم ہو گیا۔“..... ٹرو مین نے جواب دیا۔

”تو پھر اس ڈاکٹر اعظم کے بارے میں تو تم معلومات مہیا کر سکتے ہو۔ وہ تو تمہارے گروپ کا نارگٹ نہ تھا۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ کس قسم کی معلومات چاہتے ہیں۔“..... ٹرو مین نے پوچھا۔ ”میں تمہیں تفصیل بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد تم خود سمجھ جاؤ گے کہ معاملات کیا ہیں اور اس کے بعد تم سے جو معلومات حاصل ہو سکیں وہ حاصل کر کے مجھے بتا دینا۔ اس کا میں باقاعدہ معاوضہ ادا کروں گا۔“..... عمران نے کہا۔

”معاوضے کی فکر مت کریں۔ عمران صاحب۔ میں صرف اپنے اصولوں کی وجہ سے آپ کو انکار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہوں ورنہ میں آپ سے کوئی بات نہیں چھپتا۔“..... ٹرو مین نے مسخرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں نے تم سے کوئی شکایت نہیں کی کیونکہ اصولوں کی پابندی مجھے بھی پسند ہے لیکن چونکہ ڈاکٹر منصور اعظم کا تمہارے گروپ سے کوئی لٹک نہیں تھا اس لئے تم یہ کام کر سکتے ہو۔“..... عمران

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر منصور اعظم کا رقہ صدر پاکیشیا کو ملنے سے لے کر پھر اس سفارت خانے کے سینکڑ سینکڑی کے ذریعے ڈاکٹر سے مزید معلومات حاصل کرنے اور پھر ان دونوں کی لاشیں سلمت آنے تک ساری تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس لئے یہ ساری کارروائی کی گئی ہے۔“  
ٹرومن نے کہا۔

”ہا۔ اب ہمارے سامنے دو پوائنٹس تو موجود ہیں۔ ایک تو بھرہند اور دوسرا خصوصی میزاں جس سے پاکیشیا کی ایٹھی تنصیبات تباہ کرنا مقصود ہیں لیکن ہمیں یہ معلوم نہیں ہو رہا کہ یہ کارروائی کون کر رہا ہے اور کس انداز میں ہونی ہے۔ اب چونکہ تمہارا اس سے لنک نکل آیا ہے اس لئے تم اپنے طور پر جس حد تک معلومات حاصل کر سکتے ہو کر کے مجھے بتا دو۔“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے عمران صاحب۔ اب یہ معلومات حاصل کرنا میرے لئے مشکل نہ ہو گا۔ آپ ایک گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کر لیں۔“  
دوسری طرف سے ٹرومن نے بڑے باعتماد لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور زکھ دیا۔

”جب ہر طرف اندر ہیرا چھا جائے تو قدرت خود بخود روشنی کی کوئی کرن سامنے لے آتی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کافی کی پیاسی اٹھا لی۔ بلیک زیر و نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ایک گھنٹے تک وہ اس معاملے کے مختلف پہلوؤں پر باتیں کرتے رہے۔ ایک گھنٹے سے کچھ زیادہ وقت گزرنے پر عمران نے دوبارہ ٹرومن سے رابطہ کیا۔

”عمران صاحب۔ صرف اس حد تک معلومات مل سکی ہیں کہ یہ سارا کھیل اسرائیل کا ہے۔ اسرائیل نے ہی یہ مخصوص میزاں لہجاء کیا ہے جو سمندر پر اہتمامی درست انداز میں کام کر سکتا ہے لیکن زمین پر اسے مسلسل سفر کرنا پڑے تو پھر اس کا ثار گٹ درست نہیں رہتا اس لئے اسے واٹر میزاں کہا جاتا ہے لیکن اس خامی کے علاوہ اس میں یہ خوبی موجود ہے کہ نہ اسے راستے میں انٹی میزاں سے تباہ کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی حفاظتی نظام راستے میں اس کے لئے رکاوٹ بن سکتا ہے اور یہ واٹر میزاں بھرہند کے کسی جنہرے پر اس لئے نصب کیا جا رہا ہے کہ وہاں سے پاکیشیا تک سمندر کا سفر زیادہ ہے اور زمین کا کم۔ لیکن یہ کام کون کر رہا ہے اور کہاں کر رہا ہے اس کا علم نہیں ہو سکا۔ البتہ اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ کرانس کی کوئی خفیہ ہجنسی جبے بلیک شار کہا جاتا ہے وہ اس پر عمل کر رہی ہے۔“  
ٹرومن نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ کرانس کی ہجنسی یہ میزاں نصب کر رہی ہے۔“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”نہیں۔ نصب تو شاید اسرائیل کے ساتھ دان اور انحصار کریں گے لیکن ان کی حفاظت کا ٹاسک بلیک شار کو سونپا گیا ہے۔“

ثرومن نے کہا۔  
”اب یہ بتا دو کہ تمہیں اتنی جلدی اس قدر مکمل معلومات کیے  
مل گئیں جبکہ ان معلومات کو روکنے کے لئے ڈاکٹر منصور اعظم اور  
سفارت خانے کے آدمی کو اس انداز میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔“  
عمران نے کہا۔

”مجھے چونکہ یہ معلوم تھا کہ سفارت خانے کے آدمی کو کس نے  
ہمارے گروپ کی مدد سے ختم کرایا ہے چنانچہ میں نے اس پارٹی کے  
ایک خاص آدمی سے رابطہ کیا اور پھر اسے بھاری معاوضہ دینے کا وعدہ  
کر کے اس سے اصل حالات معلوم کرنے کا سو دا کیا۔ اس نے بتایا  
کہ ڈاکٹر منصور اعظم کو ایکریمیا کی ایک اور سرکاری ہجنسی نے پہلے  
یہ گرفتار کر رکھا تھا کیونکہ ان کے بارے میں انہیں اطلاع مل چکی  
تھی کہ انہوں نے پاکیشی کوئی سرکاری راز سپلانی کیا ہے لیکن ڈاکٹر  
صاحب انکار کر رہے تھے لیکن پھر سفارت خانے کے آدمی نے جب  
ان سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تو اسے بھی اس سرکاری ہجنسی  
نے پکڑ لیا۔ اس طرح انہیں اصل حالات کا علم ہو گیا۔ اس کے بعد  
انہوں نے ڈاکٹر منصور اعظم کے لاشور سے مشینوں کی مدد سے یہ  
معلومات کر لیا کہ انہیں اس کی اطلاع کیسے ملی ہے تو ڈاکٹر منصور اعظم  
کے لاشور نے جو جواب دیا اس کے مطابق اسرائیل کی اس واثر  
میزانیل ییبارٹری میں کام کرنے والا ایک سائنس دان اس کا دوست  
تھا۔ اس نے ایک ملاقات میں اسے صرف اتنا بتایا تھا کہ خصوصی

میزانیل بحرہند میں نصب کر کے اس کے ذریعے پاکیشیا کی ایٹھی  
تنصیبات کو اڑانے کی اعلیٰ سطح پر پلاتنگ کی جاری ہے جس پر ڈاکٹر  
منصور اعظم نے یہ اطلاع پاکیشیا بھجوادی۔ جہاں تک کہ انس کی  
بلیک سٹار ہجنسی کی بات ہے تو جب مجھے اسرائیل کی اس واثر  
میزانیل ییبارٹری کا ستپہ چلا یہ ییبارٹری بھی ایکریمیا میں ہی ہے اور اس  
میں کام کرنے والوں کی اکثریت بھی ایکریمیا میں سائنس دانوں کی ہے  
لیکن اس کے تمام اخراجات اسرائیل ادا کرتا ہے۔ میں نے اس  
ییبارٹری میں لپنے ایک خاص آدمی سے اس بارے میں معلومات  
حاصل کیں تو صرف اتنا معلوم ہوا ہے کہ بحرہند کے کسی جزیرے پر  
واثر میزانیل نصب کئے جانے کے انتظامات ہو رہے ہیں اور وہاں  
حافظت کے لئے حکومت کرانس سے خصوصی معاهدہ کیا گیا ہے اور  
اس کی خفیہ ہجنسی بلیک سٹار مشن کی تکمیل تک اس کی حفاظت  
کرے گی۔“ ثرومن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”مطلوب ہے کہ وہ جزیرہ مارک نہیں ہو سکا۔“..... عمران نے  
کہا۔

”می نہیں۔ اس کا علم شاید اعلیٰ سطح پر ہو گایا پھر اس بلیک سٹار  
کے چھیف وغیرہ کو ہو گا اور کرانس میں میرا کوئی سیٹ اپ نہیں  
ہے۔“..... ثرومن نے کہا۔

”اوکے۔ بے حد شکریہ۔ اب تم مجھے یہ بتا دو کہ تم نے کتنا  
معاوضہ ادا کیا ہے تاکہ کم از کم اتنا تو تمہیں بھجوادیا جائے۔“ عمران

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے کہا۔ "صرف دس لاکھ ڈالر بھجوادیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ "اوکے۔ تھینک یو اینڈ گڈ بائی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسپورٹ کھو دیا۔

"ایکریمیا میں فارن لمبجنت کو کہہ دو کہ وہ معاوضہ ٹرومن تک پہنچا دیں۔ اس نے اہتمائی قیمتی معلومات مہیا کر دی ہیں ورنہ ہم واقعی کمل انڈھیرے میں تھے"..... عمران نے بلیک زیرو سے کہا۔ "وہ میں کر دوں گا لیکن اب جب تک اس جھیرے کا علم نہ ہو جائے بات کیسے بنے گی"..... بلیک زیرو نے کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ کرانس میں ایسے لوگ موجود ہیں جو معاوضہ لے کر یہ معلومات مہیا کر دیں گے۔ سرخ ڈائری مجھے دو۔" عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ضخیم سرخ رنگ کے کور والی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"لیکن عمران صاحب اگر آپ ایک دو میزاں تباہ بھی کر دیں تو بھی خطرہ تو بہر حال رہے گا کیونکہ یہ میزاں تو مسلسل تیار ہوتے رہیں گے"..... بلیک زیرو نے ڈائری عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹرومن نے بتایا ہے کہ یہ لیبارٹری ایکریمیا میں ہے اس لئے فوری خطرہ دور کرنے کے بعد بنیاد کا بھی خاتمه کیا جائے گا۔" عمران

نے ڈائری کھولتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ عمران نے ڈائری کھول کر درق پلٹنے شروع کر دیئے اور پھر ایک صفحہ پر اس کی نظریں جنم گئیں۔ وہ کچھ دیر تک اسے غور سے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے ڈائری بند کر کے میز پر رکھی اور رسپورٹ اٹھا کر اس نے انکو ڈائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"انکو ڈائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی آواز سنائی دی۔ "کرانس کا رابطہ نمبر اور پھر اس کے دارالحکومت پارسون کا رابطہ نمبر بتا دیں"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیئے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر دوبارہ نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پیڈی کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بادام پیڈی سے بات کرو۔" میں پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں"..... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا سے۔ اوہ۔ اوہ۔ ہولڈ کریں"..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو۔ پیڈی بول رہی ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک چیختنی ہوئی ہوئے کہا۔

"بولنے والے پیڈل صرف کرانس میں ہی بن سکتے ہیں۔ ہمارے ملک میں تو جب بھی ایسے پیڈل بنائے جائیں تو بس چوں چوں کی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

آوازیں نکلتی ہیں اور پھر ان آوازوں سے ستگ آکر پیڈلouں کو گریں ہی لگاتا پڑتی ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا مطلب۔ کون بول رہا ہے۔..... دوسری طرف سے اہتمائی حیرت بھرے لجے میں کہا گیا۔

"تمہیں بتایا نہیں گیا کہ پاکیشیا سے پرنس آف ڈھمپ بات کر رہا ہے اور مادام پیڈل سے فون پر صرف پرنس ہی بات کرنے کی جرأت کر سکتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا۔ اچھا۔ اوہ۔ اوہ۔..... مادام پیڈی کے منہ سے اہتمائی بوکھلائے ہوئے انداز میں الفاظ نہ فہمنے لگے۔

"ارے ارے۔ اچھے بھلے پیڈل بات کر رہے تھے کہ ہمارے ملک کی چوں چران شروع ہو گئی۔ کیا اب وہاں بھی گریں کی ضرورت پڑے گی۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم ہو عمران۔ بڑے طویل عرصہ بعد تم نے کال کیا ہے اس لئے مجھے تمہارا نام ہی یاد نہ آ رہا تھا۔ تم کہاں غائب ہو گئے تھے۔ تمہیں معلوم ہے کہ کتنے سالوں بعد کال کیا ہے تم نے۔ یاد ہے تمہیں۔..... اس بار دوسری طرف سے قدرے غصیلے لجے میں کہا گیا۔

"ارے ارے۔ میں نے تو اتنا عرصہ تمہارے اس غصے سے ڈرتے ہوئے فون نہیں کیا تھا اور اب یہ سوچ کر فون کیا تھا کہ اب

تم خاصی بوڑھی ہو چکی ہو گی اور تمہارا غصہ ختم ہو چکا ہو گا۔ اب تم بڑی شفیق سی بڑھیا بن گئی ہو گی مگر تمہارا غصہ بتا رہا ہے کہ تم پر وقت نے اثر نہیں کیا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ مجھے بڑھیا کہہ رہے ہو۔ تم سے تو میں عمر میں چھوٹی ہوں نا نسنس۔ کیا تم خود بوڑھے کھوست بن چکے ہو جو مجھے بڑھیا کہہ رہے ہو۔..... مادام پیڈی نے اہتمائی غصیلے لجے میں کہا۔

"مجھ سے تو دنیا کی تمام عورتیں چھوٹی ہوں گی۔ آج تک سوائے میری اماں بی اور چند آئٹیوں کے اور تو کوئی عورت مجھے نہیں ملی کہ جو مجھے خود سے چھوٹا کہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اماں بی۔ کیا مطلب۔..... مادام پیڈی نے کہا۔

"ہمارے ہاں مدر کو اماں بی کہا جاتا ہے۔..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ بہر حال اب بولو۔ کیوں فون کیا ہے۔..... مادام پیڈی نے کہا۔

"تاکہ تمہیں یاد دلا سکوں کہ تم نے جلد از جلد مادام سے واپس مس بننا تھا لیکن اتنا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود تم دیسی کی دیسی مادام ہی ہو۔..... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے مادام پیڈی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"میں نے تو کوشش کی تھی مس بننے کی لیکن دلس نے شاید قسم

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کھار کھی ہے نہ مرنے کی"..... مادام پیڈی نے ہنسنے ہوئے کہا۔  
”تمہارے اس غصے کے باوجود بڑا ذہینت ثابت ہو رہا ہے تمہارا  
یہ دسوائی شوہر“..... عمران نے کہا تو سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیر و بے  
اختیار چونک پڑا۔

”ارے ارے۔ دسوائی نہیں آٹھواں۔ اور اصل مسئلہ یہ ہے کہ  
میں بھی اس کی آٹھویں بیوی ہوں“..... مادام پیڈی نے ہنسنے ہوئے  
کہا۔

”پھر اس پادری کا کیا ہوا جس نے تمہاری شادی کی تقریب  
منعقد کرائی ہوگی“..... عمران نے کہا۔

”پادری کا کیا ہونا تھا۔ کیا مطلب“..... مادام پیڈی نے انتہائی  
حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”جس طرح تمہارے ہاں چرچ کا پادری شادی کی تقریب منعقد  
کرتا ہے اس طرح ہمارے ہاں نکاح ہوتا ہے جو ایک نکاح خوان  
پڑھاتا ہے اور تم جیسا مسئلہ ہمارے ہاں بھی پیدا ہو گیا تھا۔ ایک  
صاحب کی چھ بیویاں فوت ہو گئیں۔ پھر انہوں نے جس خاتون سے  
شادی کی وہ بھی چھ شوہر دفن کئے ہوئے تھی۔ اس لئے سب کو انتظار  
تھا کہ اب دیکھیں ان میں سے کون پہلے مرتا ہے لیکن ہوا یہ کہ وہ  
دونوں تو زندہ رہے البتہ ان کا نکاح پڑھنے والا نکاح خوان دوسرے  
روز ہلاک ہو گیا اس لئے میں پادری کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔“

عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو مادام پیڈی کافی دیر تک ہنسنی

رہی۔

”تمہاری بھی باتیں تو یاد رہتی ہیں۔ لیکن نجانے کیا مسئلہ ہے کہ  
تم اپنا فون نمبر ہی نہیں بتاتے۔ بہر حال بتاؤ کیسے فون کیا ہے“۔  
مادام پیڈی نے کہا۔

”کرانس میں ایک سرکاری آجنسی ہے بلیک شار۔ اس کے  
بارے میں معلومات چاہئیں تھیں اور مجھے معلوم ہے کہ جہاں مادام  
پیڈی جیسی انسائیکلو پیڈی یا موجود ہو وہاں کسی اور سے بات کرنا ہی  
حماقت ہے“..... عمران نے کہا۔

”بلیک شار کا تم سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے۔ وہ تو ایشیا میں کام  
ہی نہیں کرتی“..... مادام پیڈی نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”اسرائیل کے ساتھ دن بھر ہند کے کسی جنرے پر کوئی  
خصوصی میزاں ہے واٹر میزاں کا نام دیا گیا ہے نصب کر رہے ہیں  
تاکہ اس کی مدد سے پاکیشیا کی ایسی تنصیبات کو تباہ کیا جاسکے اور  
اس کی حفاظت کا کام کرانس کی آجنسی بلیک شار کو سونپا گیا ہے۔  
اب مجھے معلوم کرنا ہے کہ یہ میزاں کس جنرے میں نصب کیا جا  
رہا ہے اور اس کی حفاظت کے لئے بلیک شار آجنسی کیا کر رہی  
ہے“..... عمران نے کہا۔

”ہونہہ۔ تو یہ بات ہے۔ ٹھیک ہے۔ معاوضہ دو گنا دینا ہو  
گا“..... مادام پیڈی نے کہا۔

”دو گنا۔ کیا مطلب۔ کیا ایک گنا میں نے کبھی ادا کیا ہے جو

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

دو گنا دوں گا۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو اس کی بات سن کر دوسری طرف سے مادام پیڈی بے اختیار ہنس پڑی۔

”ای لئے تو دو گنا مانگ رہی ہوں ورنہ مجھے یاد ہے کہ تم ملنے کا وعدہ کر کے معاوضہ گول کر جاتے ہو اس لئے ملنے کا وعدہ تو ایک گنا ہوا اور دو گنا سے مطلب معاوضہ ہوا۔..... مادام پیڈی نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ میں سمجھ گیا کہ تم سے دو بار ملاقات ہونی چاہئے۔ لیکن وہ تمہارا شوہراس کا کیا ہو گا۔..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تم سے ملاقات کے بعد وہ آسانی سے مر سکے گا۔ بہر حال دو گھنٹے بعد فون کر لینا۔..... دوسری طرف سے پیڈی نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آج سارے کام دو گنا ہی ہو رہے ہیں۔ معاوضہ بھی دو گنا اور وقت بھی دو گھنٹے۔ اوکے۔..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”آپ نے پہلے تو کبھی میرے سامنے مادام پیڈی کو فون نہیں کیا تھا جبکہ آپ کے اس سے تعلقات تو اہتمامی بے تکلفانہ ہیں۔ بلکہ زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اگر تمہاری یہ بات اماں بی کے کانوں تک پہنچ گئی تو پھر نہ رہے گا بانس اور نہ بچے کی بانسری۔ مادام پیڈی سے چار سال پہلے ملاقات ہو چکی ہے۔ فون میں نے آج پہلی بار کیا ہے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلکہ زیرو بھی اثبات میں سرہلا کر ہنس پڑا۔

پھر تقریباً دو گھنٹوں سے کچھ مزید وقت گزرنے کے بعد عمران نے رابطہ کیا۔

”مادام پیڈی بول رہی ہوں۔..... مادام پیڈی کی مخصوص چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”علیٰ عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“  
عمران نے کہا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا اتنے طویل عرصہ گزرنے کے باوجود وہی پرانی ڈگریاں لئے پھرتے ہو۔ میں تو سمجھی تھی کہ تمہیں ڈگریاں حاصل کرنے کا شوق ہے اس لئے اب تک بیس چھیس مزید ڈگریاں حاصل کر چکے ہو گے۔..... مادام پیڈی نے کہا اور اس بار عمران بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اتھنی ڈگریاں دوہرائتے ہوئے میرا منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ ڈگریاں لینے کے بعد تو مجھے ڈگریاں دوہرانے کے لئے ساتھ سیکھ رکھنا پڑے گی اور وہ ایک ماہ تک تنخواہ کا بھی انتظار نہیں کرے گی۔“  
عمران نے کہا تو مادام پیڈی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

”تمہاری بھسی بتا رہی ہے کہ تم معلومات حاصل کرنے میں کامیاب رہی ہو۔..... عمران نے کہا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے کہ پیڈی یہ عام سی معلومات بھی حاصل نہ کر سکے گی۔ بہر حال یہ بتا دوں کہ کرانس کی بھسی بلکہ شار کے میں سیکشن کا انچارج وائسٹ اور اس کی ساتھی عورت جیکوٹی لپنے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سیکشن سمیت بھرہند کے جزیرے کا راست چلے گئے ہیں اور یہ دونوں دنیا کے اہتمامی خطرناک لمبجٹ سمجھے جاتے ہیں۔ اب باقی تم خود سمجھ لو۔..... مادام پیڈی نے کہا۔

اس خطرناک جیکوٹی کے لکھنے کا ان اور کتنی آنکھیں ہیں۔“ عمران نے کہا تو مادام پیڈی بے اختیار ہنس پڑی۔

”میں تمہاری بات کا مطلب سمجھ گئی ہوں۔ بہر حال وہ اہتمامی خطرناک حد تک شاطر اور ہمیں لمبجٹ ہے اور ایسا ہی وائٹ بھی ہے اور یہ بھی بتاؤں کہ کارٹ میں بلیک شارکلب کا افتتاح بھی ہو چکا ہے۔..... مادام پیڈی نے کہا۔

”ان کے جلیسے تو بتاؤ تاکہ سمجھے وہاں جا کر لاڈ سپیکر دن پر اعلان تو ش کرانا پڑے۔..... عمران نے کہا تو مادام پیڈی نے دونوں کے جلیسے بتاویے۔

”اوہ۔ پھر تو اس جیکوٹی نے سیکرٹ لمبجٹ بن کر زیادتی کی ہے۔ اسے تو فلموں کی، ہیرون ہونا چاہئے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اسے تم ایکشن فلموں کی، ہیرون ہی سمجھ لو اور سمجھے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ان کے باس تھامسن نے انہیں تمہارے بارے میں بھی بتا دیا ہے کیونکہ میں نے یہ معلومات تھامسن کی پرائیویٹ سیکرٹی سے حاصل کی ہیں۔ اس نے سمجھے بتایا ہے کہ تھامسن نے انہیں پاکیشیا کے خطرناک لمبجٹ علی عمران کے بارے میں

خصوصی طور پر بریف کیا ہے۔..... مادام پیڈی نے کہا۔  
”اے واہ۔ پھر تو مجھ سے بہتر میرا نام ہے کہ وہ وہاں تک پہنچ گیا ہے۔ بہر حال تم فکر مت کرو اپنا اکاؤنٹ نمبر بتاؤ تو تمہیں معاوضہ پہنچ جائے گا۔..... عمران نے کہا۔

”میری طرف سے تم اس معاوضے کی آئس کریم کھالینا۔ گذ بائی۔..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسور رکھ دیا۔

”لو بھی اس طسم ہوش ربا کے اصل طسم کی تفصیل تو معلوم ہو گئی ہے کہ اسرائیل کی دولت سے چلنے والی ایکریمیا کی کسی لیبارٹری میں واٹر میرائل تیار کیا گیا ہے جسے جزیرہ کارٹ میں نصب کیا جا رہا ہے اور وہاں سے اسے پاکیشیا کی اسٹٹی تنصیبات پر فائز کیا جائے گا اور اس مشن کو پایہ تکمیل تک حفاظت سے پہنچانے کے لئے کرانس کی بلیک شارنامی خفیہ سرکاری تنظیم کو سامنے لایا گیا ہے جس کے میں سیکشن کا انچارج وائٹ اور اس کی ساتھی عورت جیکوٹی کارٹ پہنچ چکے ہیں اور وہاں کارٹ میں بلیک شارنامی کلب کا بھی افتتاح ہو چکا ہے۔..... عمران نے باقاعدہ تحریک کرتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ ہمارے سامنے دو ٹارگٹ ہیں۔ ایک واٹر میرائل کی لیبارٹری جو ایکریمیا میں موجود ہے اور دوسرا واٹر میرائل جو کارٹ میں نصب کیا جا رہا ہے۔ ہمیں ان دونوں ٹارگٹوں پر بلیک وقت کام کرنا ہے۔..... بلیک زردنے اہتمامی سنجیدہ لجج میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”اس وقت تک وہ واٹر میرا اکل پا کیشیا کی اسٹمی تنصیبات کے لئے بے کار ہے جب تک اسے کسی ایسی جگہ نصب نہ کیا جائے کہ راستے میں صرف سمندر ہی آئے۔ اس لئے اصل ٹار گٹ کارٹ جیزیرے پر نصب ہونے والا واٹر میرا اکل ہے۔ لیبارٹری کو تو کسی بھی وقت تباہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ ہمارے لئے اس قدر خطرناک نہیں ہے جس قدر یہ کارٹ جیزیرے کا واٹر میرا اکل ہے اور ہمیں یہ بھی علم نہیں ہے کہ اسرائیل نے اس مشن پر کب سے کام شروع کیا ہوا ہے اور کس وقت مشن مکمل کر لیا جائے گا اس لئے ہم نے بہر حال فوری طور پر بلیک زیر نے اشتباہ میں سر ہلا دیا۔ عمران کچھ دری پسخا سوچتا رہا اور پھر اس نے رسیور انٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”انکو امری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

”بھر ہند میں ایک جیزیرہ کارٹ ہے۔ وہاں کا رابطہ نمبر چالہستے۔“ عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں۔ میں کمپیوٹر سے معلوم کر کے بتاتی ہوں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”شکریہ۔“..... عمران نے کہا اور پھر لائن پر کچھ دری خاموشی طاری رہی۔

”ہیلو سر۔“..... کچھ دری بعد انکو امری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

”یہ۔..... عمران نے کہا۔

”رابطہ نمبر نوٹ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے شکریہ اوکیا اور پھر کریڈیٹ دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے چھلتے وہ رابطہ نمبر ڈائل کیا اور پھر انکو امری کا بین الاقوامی نمبر ڈائل کر دیا۔

”انکو امری پلیز۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”بلیک ٹار گٹ کا نمبر دیں۔“..... عمران نے ایکری بی لجے میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈیٹ دبا دیا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

”بلیک ٹار گٹ۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”مسٹر وائٹ سے بات کرو۔“ میں ایکری بی سے ماںیکل بول رہا ہوں۔“..... عمران نے ایکری بی زبان میں کہا۔

”ہولڈ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”ہیلو۔ وائٹ بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لہجہ کرانسی تھا۔

”مسٹر وائٹ۔ میرا نام ماںیکل ہے اور میں ولنگٹن سے بول رہا ہوں۔“ پارسن سے لجھے بتایا گیا ہے کہ آپ اور جیکوٹی دونوں مستقل

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

طور پر کارت متعلق ہو چکے ہیں اور جیکوئی نے مل کر وہاں بلیک شار نامی کلب کھول لیا ہے۔ میں نے جیکوئی سے بات کرنی ہے۔ کیا آپ اس سے میرا باطھ کر سکتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

” بالکل کر سکتا ہوں مسٹر مائیکل۔ لیکن چہلے یہ بتائیں کہ کیا پاکیشیا کے دارالحکومت کا نام دلنشن تو نہیں رکھ دیا گیا۔“ دوسری طرف سے واسٹ کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران کے ساتھ ساتھ میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا بلیک زیر و بھی بے اختیار چونک پڑا۔

”آپ بلیک شار سے بول رہے ہیں یا واسٹ شار سے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بلیک شار سے۔ کیوں۔..... واسٹ کی آواز سنائی دی۔“

”لیکن بلیک شار میں تو اتنی روشنی نہیں ہو سکتی کہ وہ کارت سے پاکیشیا کے دارالحکومت تک دیکھنے میں مدد دے سکے۔“ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے واسٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم یقیناً علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) عرف پرنس آف ڈھپ عرف نمبر عرف مائیکل بول رہے ہو۔ تو مسٹر علی مجھے تمہارا فون سن کر بے حد صرفت ہو رہی ہے کہ تم نے عمران بیٹھے بیٹھے وہ سب کچھ معلوم کر لیا ہے جبے بلیک شار نے چھپانے کی کوشش کی ہے اور تمہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ میں اور جیکوئی کارت چھپے ہیں۔ میں نے تمہاری تفصیلی

فائل پڑھ لی ہے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم کس انداز میں کام کرتے ہو اس لئے مجھے یقین تھا کہ تم بہر حال یہ ساری باتیں کہیں نہ ہے۔ کہیں سے معلوم کر لو گے اور اس لئے میں نے وہاں بلیک شار کلب میں بھی اور پورے جنرے کا رٹ پر خصوصی انتظامات کرا دیئے تھے اور وہاں میرے آفس میں فون کال ایک خصوصی کمپیوٹر سے گزر کر پہنچتی ہے اور کمپیوٹر کال کرنے والے کے بارے میں تفصیل ساتھ ساتھ بتاتا رہتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ کمپیوٹر نے یہ تو بتا دیا کہ کال پاکیشیا کے دارالحکومت سے کی جا رہی ہے لیکن تمہارا نمبر بہر حال کمپیوٹر نے نہیں بتایا۔ شاید تم نے اس کے لئے کوئی خصوصی انتظامات کر رکھے ہوں گے۔..... واسٹ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”گڑ شو۔ واسٹ۔ تو یہ طے ہے کہ تم بلیک شار کی بجائے واسٹ شار ہو اور جیکوئی یقیناً ملٹی کھر شار ہو گی اور مجھے تم دونوں سے ملاقات کر کے بے حد صرفت ہو گی۔“..... عمران نے اس بار لپٹے اصل لججے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”جیکوئی تو تمہارا اہتمامی شدت سے انتظار کر رہی ہے۔ اس نے تو جب سے تمہاری فائل پڑھی ہے وہ تو الٹا تمہاری فین بن گئی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ ایسا آدمی تو دوستی کرنے کے لائق ہے۔ دشمنی کرنے کے نہیں اور اس نے مجھ سے باقاعدہ وعدہ لیا ہے کہ جب تک ہمارے اصل ناسک کو تمہاری طرف سے کوئی یقینی خطرہ لاحق نہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ہو، ہم تمہارے خلاف کوئی کارروائی نہیں کریں گے اور میں نے اسے وعدہ دے دیا ہے اس لئے مسٹر علی عمران تم اور تمہارے ساتھی مہماں ہمارے مہماں ہوں گے اور ہم واقعی اس وقت تک دوستی نجھائیں گے جب تک تم ہمارے ٹاسک کے لئے کوئی خطرہ نہیں بن جاتے۔ یہ تم سے بھی میرا وعدہ ہے۔ ..... وائسٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ سہمت بہت شکریہ۔ کارت کے بارے میں مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہاں بے پناہ مہنگائی ہے اور وہاں صرف وہی سیاح جا سکتے ہیں جو خاندانی رئیس ہوں اس لئے میں پریشان ہوں کہ آغڑا کے لئے رقم کہاں سے حاصل کروں۔ تم نے ہمیں مہماں کہہ کر ہمارا بہت بڑا بوجھ ہلکا کر دیا ہے۔ اب تم سے اور جیکوئی سے دوستائی ملاقات ہو گی۔ گذ بائی۔ ..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو نہلے پر دہلے والی مثال سامنے آگئی ہے عمران صاحب بلیک زیرو نے کہا۔

"وائسٹ اور جیکوئی ہمجنٹوں کے اس زمرے میں آتے ہیں جنمیں اپنی صلاحیتوں پر ضرورت سے زیادہ اعتماد ہوتا ہے اور ایسے ہمجنٹ ہیں۔ بہر حال اچھا ہوا کہ وائسٹ نے کھل کر بات کر لی۔ اب واقعی ہم وہاں ان کی دوستی سے لطف انداز ہوں گے جبکہ جولیا اور صالحہ یہ مشن مکمل کریں گی۔ ..... عمران نے کہا تو

بلیک زیرو بے اختیار چونک پڑا۔

"جو لیا اور صالحہ۔ کیا مطلب؟ ..... بلیک زیرو نے کہا۔

"جو لیا پسne اصل چھرے میں ہو گی لیکن مہماں سے پہلے وہ سوٹر لینڈ جائے گی اور پھر وہاں سے کارت چھپنے کی اور سوٹر لینڈ کے سیاح کے طور پر اور جولیا پرواٹ اور جیکوئی کسی صورت شک نہیں کر سکتے کہ اس کا کوئی تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہو سکتا ہے اور صالحہ البتہ سپیشل میک اپ میں ہو گی اور وہ یورپی ہو گی کیونکہ صالحہ کو یورپی زبانوں پر عبور حاصل ہے۔ البتہ وہ سوٹر لینڈ کی زبان بھی بول سکتی ہے۔ صالحہ کو اس لئے ساتھ لے جایا جا رہا کہ اکیلی جولیا وہاں کام نہ کر سکے گی۔ مدد کی بہر حال ضرورت پڑتی ہے اور میں اور باقی ساتھی وہاں مہماں نوازی کا لطف اٹھائیں گے۔" ..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"گذ۔ آپ نے بہر حال اچھا پلان بنایا ہے لیکن یہ وائسٹ اور جیکوئی دونوں بہر حال ہوشیار اور تیز امجد ہمجنٹ ہیں اس لئے آپ کو جولیا اور صالحہ پر نظریں ضرور رکھنا ہوں گی۔" ..... بلیک زیرو نے کہا۔

"ارے نہیں۔ جولیا صرف اس وقت جذباتی ہوتی ہے جب میں اس کے ساتھ ہوں ورنہ جولیا کسی صورت بھی کسی سے کم نہیں ہے اور پھر صالحہ کے ساتھ تو سونے پر سہاگے والا کام ہو جائے گا اور تم دیکھنا کہ کیا ہوتا ہے۔" ..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

شروع کر دیئے۔

"جو لیا بول رہی ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی جو لیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

"لیں سر"..... جو لیا کا لمحہ مودبادہ ہو گیا۔

بھرہند کے ایک جمیرے کارٹ پر پاکیشیا کی ایئٹھی تصیبات کو تباہ کرنے کے لئے اسرائیل اور ایکریپیا مل کر ایک خصوصی ساخت کا میڑاٹل نصب کرنے میں مصروف ہیں جس کا کوڈ نام واٹر میڑاٹل ہے اور اس مشن کی سیکورٹی کے لئے ایک عیر معروف ہجنسی کو سلمنے لایا گیا ہے۔ یہ کرانس کی خفیہ ببرکاری ہجنسی ہے جسے بلیک سٹار کہا جاتا ہے۔ اس بلیک سٹار کے میں سیکشن کا انچارج وائٹ نامی ایک لمبنت ہے جس کی ساتھی عورت کا نام جنکوٹی ہے۔ یہ دونوں خاصے تیز اور قمین لمبنت ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ پاکیشی سیکٹ سروس عمران کی سربراہی میں اس مشن کے خلاف کام کرنے کا رٹ چنانچہ گی۔ چنانچہ وہ عمران کے بارے میں تمام معلومات حاصل کر چکے ہیں اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اصل مشن تم اور صالحہ مکمل کرو گی جبکہ عمران لپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں صرف ڈاچ دینے کے لئے جائے گا۔ تم اپنی اصل شکل میں ہو گی جبکہ صالحہ یورپی میک اپ میں ہو گی اور تم دونوں سیاحوں کے روپ میں وہاں جاؤ گی۔ مزید بریف تھیں عمران کر دے گا۔ تم صالحہ کو تیار رہنے کا کہہ

دو۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا دیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"صفدر بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے صدر کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔

"لیں سر"..... صدر کا لمحہ یکخت مودبادہ ہو گیا۔

"تم تقویر اور کیپشن شکل کو مشن کے لئے بھرہند کے جمیرے کارٹ جانے کے لئے تیار رہنے کا کہہ دو۔ تم یعنوں عمران کی سربراہی میں وہاں جاؤ گے۔ جو لیا اور صالحہ علیحدہ ٹیم کی صورت میں وہاں جا رہی ہیں۔ مزید تفصیل تمہیں عمران بتا دے گا"..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"عمران صاحب۔ جو لیا اور صالحہ کو وہاں خصوصی ساخت کے اسلخ کی ضرورت پڑے گی۔ اس کے لئے وہاں انہیں کوئی خدا کوئی ٹپ دینا ہو گی"..... بلیک زیر دنے کہا۔

"میں خود وہاں پہلی بار جا رہا ہوں اس لئے وہاں کوئی مپ کیے دی جاسکتی ہے۔ بہر حال تم لگرنے کر دو وہ آزاد جمیرہ ہے اس لئے وہاں ہر قسم کا اسلخ مل جائے گا اور جو لیا خود ہی تمام بندوبست کر لے گی"..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیر دنے اثبات میں سرہلا دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”مجھے پوچھ رہا تھا۔ کیا مطلب۔ کیا تم نے میں تو نہیں ہو۔ یہ آخر کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔ جیکوئی نے اس بار مزید حیرت بھرے لجے میں کہا تو وائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ میں نے یہاں بلیک سار کلب میں اور خصوصاً لپٹنے آفس میں خصوصی انتظامات کر رکھے ہیں اور ان خصوصی انتظامات میں فون کال چیک کرنے والا خصوصی کمپیوٹر بھی شامل ہے۔ میں لپٹنے آفس میں موجود تھا کہ فون آپریٹر نے مجھے بتایا کہ ورنگٹن سے کسی مائیکل کا فون آیا ہے اور وہ مجھ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ میں نے اسے لائن ملانے کے لئے کہا تو اس مائیکل سے بات کی۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ورنگٹن سے بول رہا ہے اور یہ بات واقعی حیران کن تھی کہ وہ خالصتاً ایکریکی لمحے میں ہی بول رہا تھا لیکن جب میں نے ساتھ پڑے ہوئے کمپیوٹر کو چیک کیا تو پتہ چلا کہ کال پاکیشیا کے دارالحکومت سے کی جا رہی ہے لیکن کمپیوٹر فون نمبر ٹری میں نہیں کر سکا۔ شاید وہاں اس کے لئے کوئی خصوصی انتظام کیا گیا ہو گا جس پر میں سمجھ گیا کہ یہ مائیکل دراصل عمران ہے۔۔۔ وائٹ نے کہا۔

”لیکن اس میں میرا ذکر کہاں سے آگیا۔۔۔ جیکوئی نے کہا۔  
”وہ تم سے بات کرنا چاہتا تھا۔۔۔ وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

جیکوئی جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی وائٹ اسے دیکھ کر بے اختیار ہنس پڑا۔

”کیا ہوا یہ تم ہنس کیوں رہے، ہو۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔“  
جیکوئی نے حیرت بھرے لجے میں کہا۔

”وہ علی عمران تم سے عشق کرنے کا رٹ آ رہا ہے اس لئے میں ہنس رہا تھا کہ اس بے چارے کو کیا معلوم کہ وہ کیا کرنے جا رہا ہے۔۔۔“ وائٹ نے کہا تو جیکوئی بے اختیار اچھل پڑی۔

”علی عمران آ رہا ہے۔ مجھ سے عشق کرنے۔ کیا کارٹ کی آب و ہوا تمہارے ذہن کے لئے مضر تو ثابت نہیں ہو رہی۔۔۔ جیکوئی نے اہتمامی حیرت بھرے لجے میں کہا اور سانسیڈ پر پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

”ابھی عمران کا فون آیا تھا۔ وہ تمہیں پوچھ رہا تھا۔۔۔“ وائٹ

"بجھ سے۔ اودہ۔ لیکن وہ تو مجھے جانتا تھک نہیں اور وہ ہم چھلے کبھی ملے ہیں۔..... جیکوئی نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"ظاہر ہے جہاں سے اس نے میرے اور تمہارے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی وہاں سے اس نے تمہارے بارے میں تفصیل بھی معلوم کی ہو گی اور تمہارے بے پناہ حسن کی تعریفیں اس تک پہنچ گئی ہوں گی۔..... واسٹ نے کہا تو جیکوئی بے اختیار کھلا کھلا کر ہنس پڑی۔

"کیا تمہارے پاس اس کی گفتگو کی بیپ ہے۔..... جیکوئی نے کہا۔

"ہا۔ میں پہلے ہی اسے ساختہ لے آیا ہوں۔ مجھے معلوم تھا کہ تم عمران کی آواز سننے کی بے حد شائق ہو۔..... واسٹ نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنے کر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

"لیکن فائل میں تو درج ہے کہ عمران گو اہتمائی وجہہ نوجوان ہے لیکن اسے صنف نازک سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ البتہ وہ ان کی تعریفیں کر کے ان کے جذباتی پن سے فائدہ اٹھانے کی کوشش ضرور کرتا ہے۔..... جیکوئی نے کہا۔

"تعریفیں تو کرتا ہی ہو گا اور خواتین کے لئے یہی بہت ہے۔

واسٹ نے الماری سے ایک چھوٹی چوکور مشین نکال کر اسے میز پر رکھتے ہوئے کہا اور جیکوئی ایک بار پھر ہنس پڑی۔ واسٹ نے مشین کے یکے بعد دیگرے کمی بٹن پریں کر دیئے۔

"لیں۔ واسٹ بول رہا ہوں۔..... واسٹ کی آواز ابھری۔

"مسٹر واسٹ۔ میرا نام مائیکل ہے اور میں ونگٹن سے بول رہا ہوں۔..... ایک مردانہ آواز سنائی دینے لگی۔ لمحہ خالصتاً ایکری بی تھا اور جیکوئی کے چہرے پر ہلکی سی حیرت کے تاثرات ابھر آئے لیکن وہ خاموش بیٹھی واسٹ اور مائیکل کی گفتگو سننی رہی اور پھر جب عمران اپنے اصل لمحے میں بولا تو جیکوئی چونک پڑی۔ تھوڑی در بعد جب گفتگو ختم ہو گئی تو واسٹ نے ہاتھ بڑھا کر مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"حیرت ہے۔ اس عمران نے آخر کہاں سے میرے اور تمہارے بارے میں معلومات حاصل کی ہوں گی اور وہ مجھ سے مائیکل بن کر کیا بات کرنا چاہتا تھا۔..... جیکوئی نے اس بار سنبھیدہ لمحے میں کہا۔

"اس کے ذہن میں کوئی نہ کوئی پلان بہر حال ہو گا لیکن میں نے سوچا کہ اسے بتا دیا جائے کہ ہم غافل نہیں ہیں۔..... واسٹ نے کہا۔

"لیکن اب کیا وہ واقعی میہاں آکر ہم سے ملے گا یا مزید محتاط ہو جائے گا۔..... جیکوئی نے کہا۔

"میں نے اس پر کافی غور کیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اب پاکیشیا سکرٹ سروس کا چیف ان حالات میں لازماً نیا پلان بنانے کا اور وہ عمران کو یا تو اکیلا میہاں بھیجے گا اور اپنی ٹیم کو علیحدہ ہمارے مشن کے خلاف کام کرنے کے لئے بھیجے گا یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ عمران

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

گے تو پھر ایک گروپ کو ہلاک کرنے سے ہمیں کیا فائدہ ہو گا۔ دوسرا گروپ تو اپنا کام کرتا رہے گا۔..... جنکوئی نے کہا۔

"اوہ واقعی۔ تم نے تو معاملہ لھادیا ہے۔ ورنہ میں تو مطمئن تھا کہ وہ کچھ نہ کر سکیں گے۔..... وائسٹ نے کہا۔

"اب میں مستقل طور پر اس لانچنگ پیڈ پر بھی نہیں رہ سکتی کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ میں یہاں ہوں اور ہو سکتا ہے کہ وہ تم پر تشدد کر کے تم سے پوچھ چکہ کر لیں۔..... جنکوئی نے کہا۔

"بھر پر تشدد کر کے۔ کیا کہہ رہی ہو۔..... وائسٹ نے چونک کر ایسے لمحے میں کہا جیسے اسے جنکوئی کی بات پر اہتمائی حیرت ہو رہی ہو۔

"وہ دوست بن کر میں گے لیکن کیا دوست اچانک دشمن نہیں بن سکتے۔ وہ کیا مثال ہے کہ بھونکتے ہوئے کتنے کاثا نہیں کرتے لیکن کسی بھی وقت وہ بھونکنا بند کر کے کاشنا شروع کر سکتے ہیں۔ لامحالہ جب میں انہیں نہیں ملوں گی تو انہوں نے تم سے ہی معلوم کرنا ہے۔..... جنکوئی نے کہا۔

"تو پھر کیوں نہ دوستی کا سلسلہ ختم کر دیا جائے اور ایک گروپ کا ایسے ہی خاتمه کر دیا جائے جبکہ دوسرے گروپ کو ٹریس کر کے اس کا خاتمه کر دیا جائے گا۔..... وائسٹ نے کہا۔

"نہیں۔ یہ احمدانہ اقدام ہو گا۔ وہ عام لوگ نہیں ہیں۔ اہتمائی شاطر اور ذین میں لوگ ہیں۔ وہ تمام آپشز ذہن میں رکھ کر آئیں گے فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے۔..... وائسٹ نے کہا۔

اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ عیحدہ آئے اور باقی ٹیم عیحدہ آئے تاکہ عمران اور اس کے ساتھی بظاہر ہمیں بھا بھی لیں اور ہماری نگرانی بھی کر سکیں اور دوسری ٹیم مشن مکمل کرے۔..... وائسٹ نے اس بار سخیہ لمحے میں کہا۔

"اوہ۔ تمہاری بات ٹھیک ہے۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا لیکن اب ہمیں کیا پالیسی اختیار کرنی چاہئے۔..... جنکوئی نے کہا۔

"پالیسی کیا اختیار کرنی ہے۔ تم سوالاز کی چیف سیکورٹی آفیسر ہو۔ بنی رو۔ وہ تمہاری وجہ سے وہاں جائیں گے لیکن ظاہر ہے انہیں وہاں تفریجی پراجیکٹ تو نظر آئے گا لیکن میزاں لانچنگ پیڈ کا علم ہی نہ ہو سکے گا اور اگر علم ہو گیا تو پھر ہم ان کا شکار کھیل لیں گے۔..... وائسٹ نے اہتمائی مطمئن لمحے میں کہا۔

"ضرورت سے زیادہ اعتماد بھی نقصان دہ ہوتا ہے وائسٹ۔ جب انہیں معلوم ہے کہ ہم دونوں یہاں کسی مقصد کے لئے آئے ہیں تو پھر یہ بچوں جیسی سوچ ہے کہ انہیں صرف تفریجی پراجیکٹ ہی نظر آئے گا۔ وہ لامحالہ اصل بات تک پہنچ جائیں گے اور کسی بھی ذین آدمی کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے کہ ایسے میزاں زین کی سطح پر نصب نہیں کئے جاتے۔..... جنکوئی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ پھر کیا کیا جائے۔ کیا ان کو فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے۔..... وائسٹ نے کہا۔

"جب تم خود کہہ رہے ہو کہ وہ دو گروپوں کی صورت میں آئیں گے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

البته یہ ہو سکتا ہے کہ میں انہیں ٹارگٹ کے سلسلے میں باقاعدہ ٹریپ کروں۔۔۔۔۔ جنکوٹی نے کہا۔  
”کیسے۔۔۔۔۔ وائٹ نے پوچھا۔

”میں انہیں تفریجی پر اجیکٹ پر لے جاؤں اور انہیں بتاؤں کہ اس تفریجی پر اجیکٹ کو بعد ازاں مشن کے لئے استعمال کیا جائے گا جس پر وہ لازماً اصل ٹارگٹ کو تلاش کرنے کے لئے علیحدہ وہاں جائیں گے اور وہاں انہیں ٹریپ کر کے ان کا خاتمه کر دیا جائے۔۔۔۔۔ جنکوٹی نے کہا۔

”چہلے یہ بتاؤ کہ تم اصل مشن فیلڈ میں جاتی رہی ہو۔۔۔۔۔ وائٹ نے کہا۔

”اوہ نہیں۔۔۔ وہاں غیر متعلقہ آدمی نہیں جا سکتا۔۔۔ وہاں ابھی مشینی نصب ہو رہی ہے البته ایک ہفتے کے اندر وہاں میراںل ہیخ جائے گا اور پھر اسے وہاں ایڈ جست کرنے کے لئے تیار ہونے میں ایک ہفتہ مزید لگ جائے گا۔۔۔ اس کے بعد مشن مکمل ہو جائے گا۔۔۔۔۔ جنکوٹی نے کہا۔

”تو ٹھیک ہے۔۔۔ انہیں خود ہی ٹارگٹ تلاش کرنے دو۔۔۔ ہمارا سیکشن یہاں موجود ہے۔۔۔ وہ ان کی نگرانی کرے گا جبکہ ہم دونوں ان کے دوستی کریں گے۔۔۔ میں یہاں کلب میں ہی رہوں گا جبکہ تم وہاں تفریجی پر اجیکٹ تعمیر کر رہی ہو اور بس۔۔۔۔۔ وائٹ نے کہا۔

”اور اگر انہوں نے ہم سے ہی اصل ٹارگٹ کے بارے میں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تبا۔۔۔۔۔ جنکوٹی نے کہا۔  
”اس بارے میں ہم محاط رہیں گے کہ انہیں ہم سے ہاتھ کرنے کا موقع ہی شامل سکے۔۔۔۔۔ وائٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ اب واقعی ایسا ہی کرنا ہو گا لیکن بہر حال ہمیں ہر لحاظ سے احتیاط رہنا ہو گا۔۔۔۔۔ جنکوٹی نے کہا۔

”بہر حال اس قدر پر لیشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ہم ان سے آسانی سے نہت سکتے ہیں۔۔۔۔۔ وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔۔۔ ایک اور کام کیا جا سکتا ہے۔۔۔۔۔ اچانک جنکوٹی نے کہا۔  
”کیا۔۔۔۔۔ وائٹ نے چونک کر پوچھا۔

”کیوں نہ میں مارسیا کو اپناروپ دے دوں اور مارسیا کا روپ خود دھار لوں۔۔۔ اس طرح معاملات بہر حال ہمارے کنٹرول میں رہیں گے۔۔۔۔۔ جنکوٹی نے کہا۔

”اوے نہیں۔۔۔ اس قدر سر دردی کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ لیزی رہو۔۔۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ ہم ان کے سامنے رہیں گے لیکن ہمارا سیکشن تو ان کے سامنے نہیں ہو گا اور وہ ان کے ایک ایک لمحے کا حساب رکھیں گے۔۔۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ہمارا سیکشن ان معاملات میں کس قدر تیز رفتاری سے کام کرتا ہے اور جب ہم خطرہ محسوس کریں گے مجھے صرف کاشن دینا ہو گا اور اندر ہیرے سے آنے والی گولیاں انہیں دوسرا سانس دیلنے دیں گی۔۔۔۔۔ وائٹ نے کہا تو جنکوٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔۔۔ اس کا ستہ ہوا چہرہ ٹارمل

ہو گیا تھا۔

”اوہ۔ واقعی تم نے اچھا کیا کہ یہ بات کر دی۔ اب میں مطمئن ہوں۔ اب واقعی ان سے دوستی ہو گی اور ہمارا سیکشن انڈر گرونڈ کام کرے گا۔ ان کا دوسرا گروپ بہر حال ان سے رابطہ تو رکھے گا۔ اس رابطے کا پتہ چلا لیا جائے گا اور اس کے بعد معاملات ہم جب چاہیں گے فرش کر دیئے جائیں گے۔ ..... جیکوئی نے مسکراتے ہوئے کہا اور واسٹ نے اثبات میں سرہلا دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

جو لیا اور صالحہ کارٹ کے ایئر پورٹ پر اتریں تو وہ حیرت سے اس ایئر پورٹ کو دیکھنے لگیں۔ انہیں اندازہ ہی نہ تھا کہ اس چھوٹے سے اور دور افتاد جزیرے کا ایئر پورٹ اس قدر وسیع اور خوبصورت ہو گا۔ چونکہ یہاں پوری دنیا سے سیاح آتے جاتے رہتے تھے اس لئے یہ ایک لحاظ سے بین الاقوامی سطح کا ایئر پورٹ تھا۔

”واہ۔ بڑا ہی خوبصورت ایئر پورٹ ہے۔ ..... صالحہ نے کہا۔ وہ اس وقت یورپی میک اپ میں تھی جبکہ جو لیا اپنے اصل جیلنے میں تھی۔ ان دونوں کے پاس نہ صرف اصل کاغذات تھے بلکہ ان کے پاس بین الاقوامی سیاحتی ادارے کے جاری کردہ کارڈ بھی موجود تھے۔ صالحہ کے پاس گریٹ لینڈ کے کاغذات تھے اور کاغذات کی رو سے اس کا نام مار گریٹ تھا اور وہ گریٹ لینڈ کی ایک یونیورسٹی میں اسٹینٹ لائبریریں تھی جبکہ جو لیا کا تعلق سوئزر لینڈ سے تھا اور وہ

سوئزر لینڈ کے ایک معروف اخبار سوئزر لینڈ نائزر کی فری لانس رپورٹ تھی۔ جو لیا پا کیشیا سے ملک اپ میں پہلے گریٹ لینڈ گئی اور پھر گریٹ لینڈ سے اپنے اصل چہرے میں وہ باقاعدہ سوئزر لینڈ گئی تھی۔ چیف نے وہاں اس کے لئے باقاعدہ انتظامات پہلے سے کر رکھے تھے اس لئے وہاں کچھ گھنٹے رہنے کے بعد اسے وہاں کے کاغذات اور بین الاقوامی سیاحتی کارڈ مل گئے اور پھر وہ سوئزر لینڈ سے واپس گریٹ لینڈ پہنچی جہاں صالحہ پہلے سے موجود تھی اور اس کے بعد وہ دونوں گریٹ لینڈ سے کارت پہنچیں تھیں۔ انہوں نے گریٹ لینڈ سے ہی ایک سیاحتی ہجنسی کے ذریعے کارت کے سب سے اعلیٰ ہوٹل گرانڈ میں کرے بک کرائے تھے اس لئے ایئر پورٹ سے فارغ ہو کر وہ باہر آئیں تو ہوٹل گرانڈ کی مخصوص ویگن ان کے انتظار میں موجود تھی۔ چونکہ طیارے سے اترنے والی دو خواتین اور چار مردوں نے ہوٹل گرانڈ جانا تھا اس لئے وہ بھی اس ویگن میں سوار ہو گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل گرانڈ کی عظیم الشان عمارت میں پہنچ کر ویگن سے اتریں۔ ان دونوں کے کمرے تیسری منزل پر تھے اور آمنے سامنے تھے۔

”تم لباس تبدیل کر لو اور چاہو تو غسل وغیرہ بھی کر لو۔ پھر ہم جیزیرے کی سیر کو نکلیں گے۔“..... جو لیا نے کہا تو صالحہ سرہلاتی ہوئی اپنے نام پر بک کرے کی طرف بڑھ گئی جبکہ جو لیا اپنے کمرے میں آئی اور اس نے سب سے پہلے اپنی جیکٹ کی ایک چھوٹی سی اندر ونی جیب

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سے ایک جدید ساخت کا گائیکر نکلا اور پھر اس کی مدد سے اس نے پورے کمرے بلکہ لٹھتے باقہ روم کو اچھی طرح چیک کیا۔ کمرہ چونکہ ساؤنڈ پروف تھا اس لئے اسے یہ فکر نہ تھی کہ کسی روشن دان سے سائیڈ والے کمرے میں ان کی باتیں سن سکتی ہیں اور گائیکر کی چیکنگ سے اس کمرے میں چونکہ کسی آلبے کی نشاندہی نہ ہوئی تھی اس لئے جو لیا مطمئن ہو گئی تھی۔ اس نے اپنے بیگ میں سے بس نکال کر الماری میں لٹکائے اور پھر باقہ روم جا کر اس نے بس تبدیل کیا اور واپس آکر کمرے میں بیٹھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک کی آواز سنائی دی تو جو لیا نے اٹھ کر دروازہ کھول دیا تو صالحہ اندر آگئی۔ اس نے بھی جیکٹ اور جیزیرہ پہنچی ہوئی تھی۔

”آؤ مار گریٹ بیٹھو۔ ویسے میں نے چیک کر لیا ہے۔ کمرہ محفوظ ہے اس لئے ہم یہاں کھل کر بات کر سکتی ہیں۔“..... جو لیا نے کہا۔

”میں نے بھی چیکنگ کی ہے۔ نیما کمرہ بھی صاف ہے لیکن اب ہمیں شراب وغیرہ منگوالیں چاہئے کیونکہ سوئزر لینڈ اور گریٹ لینڈ کے لوگ شراب کے بغیر وقت نہیں گزارا کرتے۔ ایسا نہ ہو کہ اس وجہ سے کسی کو ہم پر شک پڑ جائے۔“..... صالحہ نے کسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ظاہر ہے باہر تو ہم شراب نہیں پی سکتیں۔ یہاں تو منگوں سکتی ہیں۔“..... جو لیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور روم سروس والوں کو شراب کے دو جام بھیجنے کا آرڈر دے کر

اس نے رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی در بعد شراب انہیں سرو کر دی گئی اور شراب دینے والے کے باہر جانے کے بعد صالحہ اٹھی اور اس نے دونوں جام اٹھائے اور باقاعدہ روم کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے باقاعدہ روم میں جا کر دونوں جام خالی کئے اور پھر خالی جام لا کر اس نے میز پر رکھ دیئے۔

”ہاں۔ اب بتاؤ کہ ہمارا مشن کیا ہے اور ہم نے یہاں کیا کرنا ہے۔“..... صالحہ نے کہا تو جو لیا بے اختیار چونک پڑی۔

”کیا مطلب۔ کیا میں نے تمہیں بتایا نہیں کہ ہمارا مشن کیا ہے۔“..... جو لیا نے کہا۔

”صرف یہ بتایا ہے کہ واٹر میزاں۔ یہاں نصب کیا جا رہا ہے تاکہ پاکیشیا کی اسٹنی تنصیبات کو تباہ کیا جاسکے لیکن ظاہر ہے یہ میزاں کسی سڑک پر تو نصب نہیں کیا جائے گا۔ لازماً اس کے لئے خصوصی لانچنگ پیڈ ٹیمیر ہو گا۔ خصوصی ساخت کی مشیزی نصب ہو گی اور ظاہر ہے اسے بہر حال خفیہ رکھا جا رہا ہو گا۔ پہلے تو ہمیں اسے ٹریس کرنا ہو گا اور پھر اسے تباہ کرنا ہو گا۔ اس کے لئے ہمیں خصوصی ساخت کا اسلہ چاہئے۔“..... صالحہ نے کہا تو جو لیا بے اختیار ہنس پڑی۔

”یہ سب کچھ ہوتا رہے گا۔ سب سے پہلے تو ہمیں اس پورے جنرے کا راؤنڈ کرنا ہو گا اور یہ بات چیک کرنی ہے کہ اس میزاں کو جنرے کے کس حصے میں نصب کیا جاسکتا ہے۔ پھر ہم یہاں کوئی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

ہائش گاہ تلاش کریں گی۔ اس کے بعد اسلہ کی مارکیٹ کو چک کیا جائے گا۔ پھر اس جگہ کو ٹریس کرنا ہو گا۔ اس کے بعد مشن کی تکمیل کا وقت آئے گا۔“..... جو لیا نے کہا۔

”لیکن کس طرح۔ یہ معلومات کیسے حاصل ہوں گی۔“..... صالحہ نے کہا۔

”یہ لائجہ عمل تو بہر حال سوچنا پڑے گا۔“..... جو لیا نے کہا۔

”میرے ذہن میں ایک بات ہے۔ اگر تم کہو تو میں بتاؤں۔“..... صالحہ نے کہا۔

”ہاں۔ کیوں نہیں۔ ہم دونوں یہاں تفریح کرنے تو نہیں آئیں۔ اگر تمہارے ذہن میں کوئی مشتبہ تجویز ہے تو ضرور بتاؤ۔“..... جو لیا نے کہا۔

”عمران سے تو میری بات نہیں ہوئی لیکن جو کچھ تم نے بتایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مشن کی حفاظت کے لئے کرانس کی ہجنسی بلیک شار کے دو ہجست واسٹ اور جنکوٹی یہاں آئے ہوئے ہیں اور یہاں بلیک شار کلب بھی ہے جس کا انچارج واسٹ ہے اور جو عمران کو جانتا ہے اس لئے چیف نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کھلے عام یہاں علیحدہ بھیجا ہے تاکہ وہ نارگٹ میں رہیں اور ہم دونوں اصل مشن مکمل کریں۔“..... صالحہ نے کہا۔

”ہاں تو پھر۔“..... جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس سارے سلسلے میں جنکوٹی کے بارے میں کچھ نہیں بتایا گیا۔

کہ جیکوئی کیا کر رہی ہے جبکہ وائٹ کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ وہ بلیک شارکلب کا مالک اور مینجر بنا ہوا ہے۔..... صالح نے کہا۔

”جیکوئی اس کی ساتھی عورت ہے اس لئے وہ بھی اس کے ساتھ ہی کلب میں رہتی ہو گی۔..... جو لیا نے کہا۔

”وہ وائٹ سے بڑی میجنت ہے اور اصل میں میں سکورٹی کی سربراہ ہے۔ وائٹ اس کا ماتحت ہے۔..... صالح نے کہا تو جو لیا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا مطلب۔ کیا تم ان دونوں کے بارے میں جانتی ہو۔ کہیے۔..... جو لیا نے اہتمائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ڈیڈی کا کرانس کے دارالحکومت کے ایک بڑے ہوشیں میں شیر ہے اور مجھے ذاتی طور پر کرانس کا دارالحکومت پارسن بے حد پسند ہے اس لئے میں سیکرت سروس میں شامل ہونے سے چہلے پارسن میں طویل عرصہ رہ چکی ہوں۔ وہاں چونکہ میں باقاعدہ اس بڑے ہوشیں کی اسٹنٹ ڈائریکٹر ز ایڈمن تھی اس لئے میرا ملنا جلنا پارسن کے اعلیٰ طبقے سے مسلسل رہتا تھا۔ کرانس کی سرکاری ہجنسی بلیک شارکلب کا چیف تھامن بھی میرے ملنے والوں میں شامل تھا جو نکہ وہ ڈیڈی کا بہت اچھا دوست تھا اس لئے وہ مجھے اپنی بھتیجی قرار دیا کرتا تھا اور میں اسے انکل تھامن کہتی تھی۔ تھامن کے ساتھ اکثر وائٹ اور جیکوئی سے بھی ملاقات رہتی تھی اور جیکوئی بہت خوش مزاج خاتون ہے اس لئے اس سے میری خاصی بے تکلفانہ دوستی ہو گئی تھی۔ اس طرح مجھے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

اس کے اور وائٹ کے بارے میں سب کچھ معلوم ہو گیا تھا لیکن چونکہ اس وقت میری ان معاملات سے کوئی دلچسپی نہ تھی اس لئے میں صرف ان کی باتیں اور ان کے کارناموں کے قصے دلچسپی سے سنتی تھی۔ پھر میں پاکیشیا آئی تو اس کے بعد سیکرت سروس میں شامل ہو گئی۔ اب جب تم نے وائٹ اور جیکوئی کے بارے میں بتایا ہے کہ اس بار وہ ہمارے مقابل آ رہے ہیں تو مجھے بے حد سرسرت ہوئی کیونکہ اب انہیں شکست دے کر مجھے واقعی بے حد لطف آئے گا۔ صالح نے کہا تو جو لیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تم اگر پہلے بتا دیتی تو تمہیں اس روپ میں نہ لے آیا جاتا بلکہ تم اصل روپ میں آ جاتی۔ اس طرح جیکوئی اور وائٹ سے تمہاری ملاقات ہوتی اور ہم اس سے بڑا فائدہ اٹھا سکتے تھے۔..... جو لیا نے کہا۔

”لیکن میرا تعلق پاکیشیا سے ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ مجھ سے بھی مشکوک ہو جاتے۔..... صالح نے کہا۔

”نہیں۔ اسے معلوم ہو گا کہ تمہارا کوئی تعلق سیکرت سروس سے نہیں ہو سکتا۔ میرا خیال ہے کہ تم واپس جاؤ اور پھر اصل روپ میں آؤ۔ میں تمہاری دوست بن کر تمہارے ساتھ رہوں گی۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”یہ کام تو ہہاں بھی ہو سکتا ہے۔..... صالح نے کہا۔

”لیکن ہہاں تمہارے کاغذات کیسے تیار ہوں گے۔..... جو لیا

نے کہا۔

”یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کاغذات پاکیشیا سے منگوائے جا سکتے ہیں کسی بھی کوریئر سروس کے ذریعے“..... صالحہ نے کہا۔

”نہیں۔ تم ایسا کرو کہ واپس پاکیشیا چلی جاؤ اور پھر ہاں سے باقاعدہ پرواز کے ذریعے ہاں آؤ۔ اصل چھرے اور اصل کاغذات کے ساتھ۔“ تم اپنا کمرہ چھوڑ دو جبکہ میں ہاں رہو گی اور اس دوران جب تک کام کرنے والے لوگوں کے بعد ہم دونوں واسٹ اور جیکوٹی سے ملیں گے۔“..... جویا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم بہر حال لیڈر ہو اس لئے جیسے کہو۔“..... صالحہ نے کہا۔

”لیڈر شپ کی بات نہیں بلکہ تمہاری باتیں سن کر مشن کی تکمیل کا ایک اچھا راستہ سامنے آگیا ہے۔“..... جویا نے کہا۔

”لیکن جب ہم ان کے خلاف کام کریں گے تو پھر۔“..... صالحہ نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ کام اہمیٰ تیز رفتاری سے ہو گا اور جب تک وہ سنبھلیں گے کام مکمل ہو چکا ہو گا۔ بعد میں تم بے شک مکر جانا کر میری تمہاری ملاقات تو ایک پورٹ پر ہوئی تھی۔“..... جویا نے کہا اور صالحہ نے اس بار مطمئن انداز میں سر ہلا دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سیاہ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے کارٹ کی فراخ اور شاندار سڑک پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیور نگ سیٹ پر تصور تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹ پر صدر اور کیپشن شکلیں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ سب لپنے اصل چھروں میں تھے۔ انہیں کارٹ پہنچ دو گھنٹے ہوئے تھے۔ کارٹ پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے ایک اسٹیٹ کمپنی کے ذریعے رہائش گاہ اور کار حاصل کی اور پھر کارٹ کا نقشہ خرید کر انہوں نے اس رہائش گاہ میں اس نقشے کو اچھی طرح چھک کیا۔ اس کے بعد وہ کار میں بیٹھ کر رہائش گاہ سے نکلے اور اب ان کی منزل بلیک سٹار کلب تھا۔

”عمران صاحب۔ واسٹ اور جیکوٹی دونوں مشن کی حفاظت کے لئے ہاں آئے ہیں تو پھر ہم ان سے اس انداز میں مل کر کیا کریں گے۔“..... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدر نے عمران سے مخاطب ہو

کر کہا۔

”اسے بتائیں گے کہ ہم بھی واٹر میزاں کل تباہ کرنے آئے ہیں اس لئے جب یہ میزاں فائر کے لئے تیار ہو جائے تو وہ ہمیں اطلاع کر دے۔ اس وقت تک ہم کارٹ میں تفریق کریں گے۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ آپ اس وائٹ سے دراصل مشن سپاٹ معلوم کرنا چاہتے ہیں۔..... کیپشن شکل نے کہا۔

”اگر وہ بتا دے تو اس کی مہربانی ہے ورنہ ظاہر ہے ہمیں جیکوئی کی خدمات حاصل کرنا پڑیں گی۔ اس بار جویا بھی ساتھ نہیں ہے اس لئے کوئی رکاوٹ بھی پیش نہ آئے گی۔..... عمران نے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”جویا نہیں ہے تو کیا ہوا۔ تصور تو ہے۔..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ تصور تو الٹا خوش ہو گا کہ راستہ صاف ہو رہا ہے۔ کیوں تصور۔..... عمران نے ساتھ بیٹھے ہوئے تصور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم امانت میں خیانت کرنے کی کوشش کر دیکھو۔ پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں۔..... تصور نے سپاٹ لجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”امانت میں خیانت۔ کیا مطلب۔..... عمران نے حیران ہو کر

پوچھا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حریت کے تاثرات ابھر آئے تھے اور یہی تاثرات صدر کے چہرے پر بھی ابھر آئے تھے کیونکہ وہ بھی تصور کی بات نہ سمجھ سکتا تھا۔

”میں جویا کی امانت کی بات کر رہا ہوں۔..... تصور نے منہ بناتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”بہت خوب۔ تم واقعی عظیم آدمی ہو۔ اپنا فائدہ دیکھنے کی بجائے جویا کا فائدہ نقصان دیکھ رہے ہو۔..... عمران نے ہنسنے ہوئے کہا اور اس بار صدر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔ شاید اب وہ بھی تصور کی بات کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ جویا کی عدم موجودگی میں عمران کا جیکوئی سے تعلق جویا کی امانت میں خیانت کے متزلف ہے اور وہ خود اس بخون کا ایک زاویہ ہونے کے باوجود یہ بات بھی برداشت نہ کر سکتا تھا۔

”میں صاف اور سیدھا آدمی ہو۔ عظیم و ظیم نہیں ہوں۔ بس۔۔۔

تصور نے کہا اور عمران ایک بار پھر ہنس دیا۔ اسی لمحے کار کی رفتار آہستہ ہونے لگی اور پھر ایک موڑ کاٹ کر وہ ایک دو منزلہ عمارت کے کپاڈنڈ میں داخل ہو کر سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ یہ بلیک شارکلب تھا اور عمارت کی پیشانی پر نیون سائیں موجود تھا۔ کار پارکنگ میں رکی اور وہ سب نیچے اتر آئے۔ پارکنگ بوانے نے کارڈ تصور کو دے دیا اور تصور نے اثبات میں سرہلاتے ہوئے کارڈ جیب میں ڈالا اور پھر وہ چاروں تیز تیر قدم اٹھاتے میں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”لیں مس“..... نوجوان نے کہا اور پھر وہ عمران کی طرف متوجہ ہو گیا۔

”لیئے سر“..... اس نوجوان نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔  
”کیا مس جنکوٹی بھی آفس میں موجود ہیں“..... عمران نے لڑکی سے پوچھا۔

”لیں سر۔ مادام بھی موجود ہیں“..... لڑکی نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سپروائزر کے یونچے چلتا ہوا سائینڈ پر موجود راہداری میں آگے بڑھتا چلا گیا۔ راہداری کے آخر میں ایک باور دی چپڑا سی موجود تھا۔

”صاحبان نے بس سے ملنا ہے“..... سپروائزر نے اس چپڑا سی سے کہا۔

”لیں سر۔ لیئے سر“..... چپڑا سی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ سے بند دروازہ کھول دیا اور عمران اندر داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی بھی اس کے یونچے تھے۔ کمرہ اہتمائی شاندار انداز میں سجا ہوا تھا۔ بڑی سی آفس ٹیبل کے یونچے ایک نوجوان یعنہا ہوا تھا جبکہ سائینڈ صوف پر ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی موجود تھی۔ دونوں لپٹے چھروں کے خدوخال اور لباس اور انداز سے فلمی اداکار دکھائی دیتے تھے لیکن دونوں کی آنکھوں میں موجود تیز چمک ان کی فہانت کا پتہ دے رہی تھی۔

”میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) عرف

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب میں آنے جانے والوں میں زیادہ تعداد سیاحوں کی تھی لیکن سیاحوں کے لباس اور انداز سے ہی ظاہر ہوتا تھا کہ ان کا تعلق اعلیٰ طبقے سے ہے۔ ہال خاصاً بڑا تھا اور خوبصورت انداز میں سجا ہوا تھا اور ہال میں عورتوں اور مردوں کی کافی تعداد موجود تھی۔ ایک طرف کاؤنٹر موجود تھا جس کے پیچے دو لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک سروس دینے میں مصروف تھی جبکہ دوسری لڑکی سامنے فون رکھے سٹول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران کاؤنٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”مسٹر واٹس سے کہیں کہ پاکیشیا سے علی عمران لپٹے دوستوں سمیت ملاقات کے لئے حاضر ہے“..... عمران نے کہا تو لڑکی نے اثبات میں سر ہلا کیا اور تیزی سے رسیور اٹھا کر اس نے یکے بعد دیگرے تین نمبر ریس کر دیئے۔

”کاؤنٹر سے میگی بول رہی ہوں بس۔ چار صاحبان تشریف لائے ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب نے کہا ہے کہ آپ کو اطلاع دے دی جائے کہ پاکیشیا سے علی عمران لپٹے دوستوں کے ساتھ ملاقات لئے آئے ہیں“..... لڑکی نے مودبائی لجھے میں کہا۔

”لیں سر“..... لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے ایک طرف موجود ایک نوجوان کو اشارے سے بلا یا۔ اس نوجوان کے سینے پر سپروائزر کا یونچ موجود تھا۔ ”ان صاحبان کو بس کے آفس تک پہنچا آؤ“..... لڑکی نے کہا۔

پرنس آف ڈھنپ عرف نمیکٹو عرف مائیکل ہے اور یہ میرے دوست ہیں جناب صدر، جناب تنور اور جناب کیپشن شنکل۔ عمران نے بڑے پر تکلف انداز میں کہا تو میز کے پیچے بیٹھا ہوا نوجوان اور وہ لڑکی دونوں بے اختیار اٹھ کر ڈے ہوئے۔ ان دونوں کے چہروں پر اشتیاق کے تاثرات نمایاں تھے۔

اوہ۔ اوہ۔ تو آپ ہیں پوری دنیا میں معروف خطرناک ترین سیکرت اسجنت۔ میرا نام واسٹ ہے اور یہ میری ساتھی ہیں مس جیکوٹی۔ واسٹ نے اہتمامی مسرت بھرے لبجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھادیا اور پھر باری باری اس نے بڑے گرجو شانہ انداز میں عمران اور اس کے ساتھیوں سے مصافحہ کیا۔

آپ کے بارے میں تو بتایا گیا تھا کہ سخنے سے آدمی ہیں لیکن آپ تو مردانہ وجہت کے شاہکار ہیں۔ ..... جیکوٹی نے مسکرا کر کہا اور مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھادیا۔

سوری مس جیکوٹی۔ ہم مسلمان ہیں اور مسلمان خواتین سے مصافحہ نہیں کیا کرتے۔ ویسے کیا سخنے مردانہ وجہت کے شاہکار نہیں ہوا کرتے۔ ..... عمران نے سر کو تھوڑا سا جھکاتے ہوئے کہا۔

اوہ اچھا۔ ..... جیکوٹی نے قدرے شرمندہ سے لبجے میں کہا اور مصافحہ کے لئے بڑھایا ہوا ہاتھ پیچے کر لیا۔

تشریف رکھیں جناب۔ مجھے واقعی آپ صاحبان سے مل کر بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ ..... واسٹ نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”شکریہ۔ ہمیں بھی آپ جیسے عظیم سیکرت اسجنتوں سے مل کر اس لئے مسرت ہو رہی ہے کہ اب تک مجھے یہی بتایا جاتا رہا ہے کہ سیکرت اسجنت بڑی کرخت ناٹپ مخلوق ہوتی ہے۔ ان کے پھرے سکڑے رہتے ہیں۔ ناک پر ہر وقت غصہ دھرا رہتا ہے۔ آنکھیں سانپ کی آنکھوں کی طرح چاروں طرف گھومتی رہتی ہیں اور وہ اچانک جملہ کر دیتے ہیں اور پھر جیب کے اندر سے ٹریکر دبا کر سامنے والے کے دل میں اتنا سوراخ کر دیتے ہیں کہ اس سوراخ سے رو جبھی بڑی مشکل سے نکلتی ہے اور شکار بے چارہ گھنٹوں کر اہتا رہتا ہے لیکن آپ دونوں کو دیکھ کر معلوم ہوا ہے کہ یہ سب کہانیاں ہیں۔ سیکرت اسجنت تو کوہ قاف کی مخلوق ہوتے ہیں۔ عمران کی زبان رو ان ہو گئی تو وہ نان سٹاپ بولتا چلا گیا اور واسٹ اور جیکوٹی دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

اس خوبصورت تعریف کا بے حد شکریہ۔ لیکن آپ اپنے آپ کو خود بھی تو دیکھ کر اندازہ لگا سکتے ہیں۔ آپ بھی کسی طرح ہالی وڈ کے وجہہ اداکاروں سے کم نہیں ہیں۔ ..... جیکوٹی نے ہنسنے ہوئے کہا۔ ”ارے تو تم ابھی تک اسی غلط فہمی میں بستا ہو کہ ہم سیکرت اسجنت ہیں۔ تم نے شاید کوئی فائل پڑھی ہو گی جس میں میرے بارے میں لکھا گیا ہو گا تو ہمیں بات تو یہ بتاؤں کہ یہ سب پروپیگنڈا ہے۔ تمہیں تو معلوم ہی ہو گا کہ یورپ اور ایکریمیا میں باقاعدہ فریں موجود ہیں جو بھاری معاوضے لے کر ایج بذرکرتی ہیں جبکہ یہی کام حد مسرت ہو رہی ہے۔ ..... واسٹ نے کہا۔

مشرقی خود کرتے ہیں اس لئے میں نے بھی اپنی شخصیت بنانے کے لئے باقاعدہ اپنی فائلیں تیار کر کے ہر ملک کی سیکرٹ سروس کو بھجوائی ہوئی ہیں اور بس۔ باقی رہ گئے یہ لوگ تو یہ واقعی میرے دوست ہیں۔ البتہ ان کا تعلق ایک پرائیویٹ جاسوسی کمپنی سے ہے اور میں فری لانسر ہوں۔ معاوضہ حکومت یا سیکرٹ سروس کا چیف دے تو اس کی طرف سے اور اگر مجرم دیں تو ان کی طرف سے کام کرتا ہوں۔..... عمران نے کہا۔

”پہلے آپ بتائیں کہ کیا پینا پسند کریں گے۔..... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سوائے شراب کے اور جو آپ چاہیں پلا دیں۔..... عمران نے کہا تو وائٹ نے انٹر کام کا رسیور انھا کراپل جوس لانے کا آرڈر دے دیا اور رسیور رکھ دیا۔

”عمران صاحب۔ آپ یہاں کس مشن کے سلسلے میں آئے جو جیکوئی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کے لمحے میں طنز تھا۔

”پاکیشیا کے خلاف یہاں کوئی خوفناک سازش کی جا رہی ہے۔ کوئی خصوصی میزائل یہاں نصب کیا جا رہا ہے جس کے ذریعے سازشیوں کے مطابق پاکیشیا کی ایسی تنصیبات تباہ کی جا سکتی ہیں۔

”یہ اطلاع ایکریمیا کے ایک پاکیشیائی خواہ سائنس وان ڈاکٹر منصور اعظم نے پاکیشیا کے صدر مملکت تک پہنچائی اور ان سے مزید تفصیل معلوم کی جانی تھی کہ وہ روڈ ایکسپریس میں ہلاک ہو گئے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

جس کے بعد یہ کیس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ذمے لگایا گیا۔ سیکرٹ سروس کے چیف نے اپنے مخصوص ذرائع استعمال کر کے معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ یہ مشن بھر ہند کے جرمیہ کارت میں مکمل کیا جا رہا ہے اور اس کے پیچھے اسرائیل اور ایکریمیا ہیں اور ان دونوں نے اس مشن کی حفاظت کے لئے کرانس کی سرکاری ہجنسی بلیک شار کو ہائز کیا ہے اور بلیک شار ہجنسی کے میں سیکشن کے انچارج جتاب وائٹ اور مس جیکوئی خصوصی طور پر کارت میں موجود ہیں۔ چنانچہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں کارت جاؤں اور وہاں سے اس سازش کی تفصیل معلوم کر کے انہیں رپورٹ دون تاکہ وہ سیکرٹ سروس کی شیم کو یہاں بھیج سکیں۔ میرے یہ ساتھی بھی کافی نعرے سے تفریح کے موڑ میں تھے اس لئے میں نے سوچا کہ چلو کارت کی سیر ہو جائے گی اور رپورٹ بھی تیار ہو جائے گی۔ چنانچہ میں نے مائیکل کے نام سے جتاب وائٹ کو فون کیا تو انہوں نے مجھے آئندیہ دکھا دیا کہ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ مجبوراً مجھے سلیم کرنا پڑا۔ بہر حال اس سے یہ فائدہ ہو گیا کہ ہم یہاں دوستوں کی طرح بیٹھے ہوئے ہیں۔..... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن آپ کے چیف کو واقعی غلط معلومات ملی ہیں۔ ہمارا تعلق کبھی بلیک شار سے ضرور تھا اور ہم واقعی اس کے میں سیکشن میں کام کرتے تھے لیکن پھر ہم اس کام سے اکٹلے گئے۔ چنانچہ ہم نے ہجنسی چھوڑ

دی اور وائٹ نے سہاں آکر یہ کلب کھول لیا۔ میری کرانس میں بھی سکورٹی ہجنسی تھی چنانچہ میں نے سہاں بھی سکورٹی ہجنسی بنالی اور سہاں ایک تعمیراتی کمپنی تفریحی سپاٹ تیار کر رہی ہے۔ میری ہجنسی کو اس کی سکورٹی کا ٹھیکہ مل گیا ہے اس لئے ہم دونوں سہاں موجود ہیں۔ جیکوٹی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اور عادت کے مطابق وائٹ نے سہاں ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ جیسے سیکرٹ ہجنسٹ کرتے ہیں۔..... عمران نے کہا تو وائٹ اور جیکوٹی دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

”ظاہر ہے یہ عادت اتنی آسانی سے تو نہیں بدلتی جاسکتی۔“ اس بار وائٹ نے کہا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک ویژٹرے اٹھانے اندر داخل ہوا۔ اس نے اپیل جوس کا ایک ایک گلاس سب کے سامنے رکھا اور پھر واپس چلا گیا۔

”جیکوٹی درست کہہ رہی ہے عمران صاحب۔ اب ہم دونوں کا واقعی بلیک سٹار سے کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ یہ ہمارا سہاں کسی مشن سے تعلق ہے۔“ وائٹ نے اپیل جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

”مجھے مس جیکوٹی کی بات پر پورا یقین ہے۔ بہر حال آپ جیسے ماہر سیکرٹ ہجنسٹ مجھے جیسے فری لانسر کو اس معاملے میں قیمتی مشورے تو دے سکتے ہیں۔..... عمران نے کہا تو اس بار وائٹ اور جیکوٹی دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”بہت خوب۔ واقعی آپ ایشیائی باتیں کرنے میں ماہر ہوتے ہیں۔ ولیے ہم ہر طرح سے حاضر ہیں۔ اگر آپ کہیں تو آپ کے ساتھ مل کر آپ کے مشن پر کام کیا جاسکتا ہے۔..... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے۔ میں تو بڑا غریب سا آدمی ہوں۔ میری سہاں تفریح کا خرچہ بھی میرے یہ دوست اٹھا رہے ہیں اور میں آپ جیسے معروف سیکرٹ ہجنسٹوں کی فیس تو ایک طرف ایک روز کے اخراجات بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس لئے مشورے تک ہی معاملہ محدود رہنا چاہئے اور مشورہ بھی مفت کا ہو۔“..... عمران نے کہا تو وہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب۔ سیکرٹ سروس کی دوسری ٹیم بھی کیا کارت پہنچ چکی ہے۔..... اچانک جیکوٹی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”جب تک میں رپورٹ نہیں دوں گا تب تک ٹیم کیسے آسکتی ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا چیف دینا کا کنجوس ترین انسان ہے۔ ایک ایک پیسہ داتوں سے پکڑتا ہے۔ وہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ اس کی ٹیم سہاں مفت میں اخراجات کرتی رہے اس لئے اس نے مجھے بھیجا ہے تاکہ تھوڑے سے پیسوں میں مکمل رپورٹ مل جائے گی اور پھر ٹیم فوری کام کرے گی۔ اس طرح اخراجات کی بچت ہو جائے گی۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بہر حال ہم ہر طرح سے حاضر ہیں۔ ہمیں اسرا میں

یا ایکریمیا کے کسی مشن سے کوئی ولپی نہیں ہے۔ ..... وائٹ اور جنکوٹی نے کہا۔

”شکریہ۔ کم از کم میرے سر سے یہ بوجھ تو اترا کہ میرے مقابلے پر معروف سیکرت لجنت ہیں۔ اب میں اٹھیناں سے تفریح کروں گا۔ پھر اجازت دیجئے۔ دیسے میں جنکوٹی آپ کا وہ تفریجی سپاٹ کہاں ہے۔ ..... عمران نے کہا۔

”سولاز کمپنی کا یہ پراجیکٹ ابھی زیر تعمیر ہے۔ یہ کارٹ کے شمال مشرق میں ایک علاقہ ہے راس فیلڈ۔ وہاں ایک بڑا سا جنگل ہے۔ وہ ایریا اس کمپنی نے کارٹ حکومت سے خرید لیا ہے۔ وہاں یہ تفریجی سپاٹ تعمیر ہو رہا ہے۔ آپ مجھے فون کر کے کسی بھی وقت وہاں آ سکتے ہیں اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ بھی وہاں جا سکتی ہوں۔ ..... جنکوٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ پہلے کارٹ کی شہری آبادی تو دیکھ لیں پھر جنگل بھی دیکھ لیں گے۔ اوکے۔ اب اجازت دیں۔ ..... عمران نے کہا اور اٹھ کھرا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی عمران کے ساتھی بھی اٹھ کھرے ہوئے اور وائٹ اور جنکوٹی بھی کھرے ہو گئے اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے وائٹ سے مصافحہ کیا اور تھوڑی دیر بعد وہ کار میں سوار دا پس اپنی رہائش گاہ کی طرف جا رہے تھے۔

”عمران صاحب۔ آخر آپ نے کیا سوچ کر یہ ملاقات کی ہے اور ہمارے اصل ناموں سے ہمارا تعارف بھی کرا دیا ہے۔ ..... صدر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے کہا۔

”میں نے سوچا کہ جب ہمیں قسم سے اچھی شکلیں ملی ہیں تو اصل نام ہی بتا دیئے جائیں اور ان دونوں سے ملاقات کا یہ فائدہ ہو گیا کہ یہ اب ہماری نگرانی کرتے رہیں گے جبکہ جو لیا اور صالحہ مشن مکمل کر لیں گی۔ ..... عمران نے کہا۔

”لیکن کس طرح جو لیا اور صالحہ کو پہلے تو مشن سپاٹ تلاش کرنا ہو گا۔ ..... صدر نے کہا۔

”خواتین کی ناک بہت تیز ہوتی ہے اور پھر جہاں دو نوجوان خواتین اکٹھی ہوں تو پھر سمجھو کہ ایک لمحے میں سب کچھ سو نگھ یا جائے گا۔ ..... عمران نے جواب دیا۔

”ایسا نہ کریں کہ ہم بھی سپاٹ تلاش کریں اور پھر جو لیا کو اس سے مطلع کر دیں۔ ..... کیپشن شکیل نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی ہو گا۔ بہر حال ہم نے کچھ نہ کچھ تو کرنا ہی ہے۔ اب فارغ ٹو نہیں رہنا۔ تم نے دیکھا کہ پہلے ہی ان کے ذہن میں آئی یا موجود ہے کہ دوسری شیم بھی یہاں آئی ہوئی ہے۔ ..... عمران نے کہا۔

”تم خواہ مخواہ ان چکروں میں پھنس کر فضول وقت ضائع کر رہے ہو۔ اس وائٹ اور جنکوٹی دونوں کو پکڑ کر ان سے سپاٹ بھی معلوم کیا جا سکتا ہے اور وہاں کے حفاظتی انتظامات بھی۔ ..... اب تک خاموش بیٹھے ہوئے تصور نہ کہا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے کہ جیکوٹی اور وائٹ دونوں اکلیے ہیں  
آئے ہوئے ہیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ ان کا پورا سیکشن ہیں موجود  
ہے اور یقیناً انہوں نے پورے کارٹ میں اپنا جال پھیلار کھا ہو گا۔  
جیسے ہی ہم نے کوئی ایسی حرکت کی جسے انہوں نے اپنے صہیخاً خلاف  
سمجا وہ سب بھلی کی سی تیزی سے حرکت میں آجائیں گے۔ عمران  
نے اس بار سنجیدہ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آتے رہیں حرکت میں۔ پھر کیا ہو جائے گا۔..... تصور نے من  
بناتے ہوئے کہا۔

”ولیے عمران صاحب۔ تصور کی بات ہے تو درست۔ خواہ مخواہ  
کے چکروں میں لختنے کی بجائے اس بار براہ راست کام کیوں نہ کیا  
جائے کیونکہ ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ جو یا اور صالحہ کے سپاٹ  
تلاش کرتے کرتے وقت گزر جائے۔ اگر پاکیشیا کی اسٹنی تنصیبات  
خدا خواستہ تباہ کر دی گئیں تو پھر۔..... صدر نے اہتمائی سنجیدہ لجھے  
میں کہا۔

”نہیں۔ اتنی جلدی اتنے بڑے کام نہیں ہو سکتے۔ بہر حال تم فکر  
مبت کرو۔ کام ہو جائے گا جس طرح وائٹ اور جیکوٹی کا گروہ ہماری  
نگرانی کرے گا اسی طرح ہیں کی ایک پارٹی وائٹ اور جیکوٹی کی  
نگرانی کرے گی اور مجھے یقین ہے کہ سپاٹ اور اس کی تفصیلات بھی  
جلد ہی سامنے آجائیں گی۔..... عمران نے کہا اور اس بار سب نے  
اشبارتی میں سر بلادیئے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

جیکوٹی اور وائٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد  
کچھ درستک خاموش بیٹھے رہے۔

”یہ صورت حال درست نہیں ہے جیکوٹی۔ ہم سے واقعی غلطی  
ہوئی ہے کہ ہم نے عمران کو اس کی اصلیت بتا دی ورنہ ہم آسانی  
سے انہیں گھیر کر ہلاک کر دیتے۔..... وائٹ نے اچانک کہا۔

”یہ کام تو اب بھی ہو سکتا ہے۔..... جیکوٹی نے کہا۔

”نہیں۔ اب اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ اب انہوں نے  
لامالہ دوسرا ٹیم ساتھ بھیج دی ہو گی ورنہ اگر پہلے میں اس کی  
اصلیت نہ بتاتا تو وہ سب اکٹھے آتے اور اکٹھے ہی ختم ہو جاتے۔  
وائٹ نے کہا۔

”کہیں عمران نے ہیں کوئی آلة نہ چھوڑ دیا ہوتا کہ ہماری بات  
چیت سن سکے۔..... اچانک ایک خیال کے تحت جیکوٹی نے کہا۔

”نہیں۔ اس کا انتظام پہلے ہی میہاں کیا گیا ہے۔ اگر عمران کوئی آله نگاتا تو وہ جیسے ہی آن ہوتا مجھے معلوم ہو جاتا۔ تم بے فکر ہو کر بات کرو۔“..... واسٹ نے کہا۔  
”تواب کیا کرنا ہے۔ اسے تو یہ معلوم نہیں ہے کہ مشن سپاٹ کہاں ہے اور اگر معلوم بھی ہو جائے تو وہاں ہم نے ایسے حفاظتی انتظامات کر دیئے ہیں کہ یہ پورے پاکیشیا کی فوج بھی کیوں نہ لے آئیں نہ یہ اندر داخل ہو سکیں گے اور نہ ہی زندہ واپس جا سکیں گے۔“..... جیکوئی نے کہا۔

”جہاں تک مشن سپاٹ کا تعلق ہے تو مجھے سو فیصد یقین ہے کہ انہیں بہر حال مشن سپاٹ کا علم ہو چکا ہے۔“..... واسٹ نے کہا تو جیکوئی بے اختیار اچھل پڑی۔ اس کے چہرے پر یہ لفظ اہتمامی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”کیا مطلب۔ کیسے۔“..... جیکوئی نے حیران ہو کر کہا۔

”تم نے سولاز کی بات کر کے اور اس کا مقصد بتا کر خود ہی یہ کام کر دیا ہے۔ عمران احمد نہیں ہے کہ وہ اتنی بات نہ سمجھ سکے کہ جیکوئی اور واسٹ واقعی میہاں ذاتی حیثیت میں کام کر رہے ہیں اور ویسے بھی اسے معلوم ہو گا کہ میزائل لانچنگ کے لئے کس قسم کی جگہ اور کتنی جگہ چاہئے اس لئے وہ لامحالہ سمجھ گیا ہو گیا کہ اس تفریحی سپاٹ کی آؤ میں مشن مکمل کیا جا رہا ہے۔“..... واسٹ نے کہا۔

”لیکن پھر میں اسے کیا بتاتی۔ میں نے بہر حال وہاں جانا ہی

”تحا۔“..... جیکوئی نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہم اپنا لائچہ عمل بدل لیں۔ اب چھپنے اور دوست بننے کا کوئی فائدہ نہیں رہا کیونکہ یہ لوگ کسی بھی وقت مشن سپاٹ پر حملہ کر کے اس کا خاتمہ کر سکتے ہیں۔ اب ہمیں کھل کر مقابلے پر آجانا چاہئے۔“..... واسٹ نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں صرف نگرانی کرنی چاہئے اور جب ان کی دوسری شیم سلمانے آجائے تب ایکشن لیا جائے۔ ولیسے تم بے فکر ہو مشن سپاٹ پر کسی صورت بھی یہ حملہ نہیں کر سکتے۔“..... جیکوئی نے کہا۔

”ابھی مشن کی تکمیل میں کتنا وقت رہتا ہے۔“..... واسٹ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”ابھی دو ہفتے در ہے۔ ابھی تو میزائل بھی میہاں نہیں ہہنچا۔ ابھی تو صرف آپریٹنگ مشیزی نصب ہو رہی ہے۔ یوں سمجھو کہ ابتدائی کام ہو رہا ہے۔“..... جیکوئی نے کہا۔

”اوکے۔ پھر اب یہ تمہارے ذمے رہا کہ تم راسکو کو اس بارے میں ہدایات دے دو اور وہاں مشن سپاٹ پر بھی تم نے بہر حال محتاط رہنا ہے۔“..... واسٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن کیا تم واقعی میہیں بیٹھے رہنا چاہتے ہو۔“..... جیکوئی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ جب میزائل پہنچ جائے گا تو پھر میں بھی تمہارے ساتھ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

فیلڈ میں آجائوں گا۔ ابھی تم اور سیکشن ہی کافی ہے۔ ..... وائٹ نے کہا اور جیکوٹی نے اثبات میں سرپلا دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ آفس سے نکلی اور راہداری میں سے گزر کر ہال کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ ہال میں پہنچ کر وہ میں گیٹ کی طرف بڑھتے ہی لگی تھی کہ اچانک میں گیٹ کھلا اور اس میں سے دو سیاح لڑکیاں اندر داخل ہوئیں۔ ان میں سے ایک سوئس تھی جبکہ دوسری ایشیائی اور جیکوٹی اس ایشیائی لڑکی کو دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی۔ اسی لمحے اس ایشیائی لڑکی کی نظریں بھی اس پر پڑ گئیں اور اس کا رد عمل بھی بالکل جیکوٹی جیسا ہی تھا۔

”جیکوٹی۔ کیا واقعی تم ہو۔ یہاں کارت میں۔ ..... اس ایشیائی لڑکی نے تیزی سے اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ صالحہ تم۔ تم ادھر کیسے آگئیں۔ ..... جیکوٹی نے بھی صرتہ بھرے لمحے میں کہا۔

”ہم تو سیاحت کرنے ہیاں آئی تھیں۔ اب مجھے کیا معلوم کہ تم بھی پارسن کی بجائے ہیاں ہو گی۔ کیا مطلب۔ کیا کوئی مشن ہے۔ ..... صالحہ نے کہا۔

”ہاں۔ آؤ میرے ساتھ۔ ..... جیکوٹی نے سرپلاتے ہوئے کہا۔

”یہ میری دوست ہے مس جولیانا فڑواڑر۔ یہ سوئس ہے۔ ایس پورٹ پر ملاقات ہو گئی تو ہم دوست بن گئیں۔ جولیانا یہ میری بہترین دوست ہے جیکوٹی۔ ..... صالحہ نے ساتھ کھڑی سوئس لڑکی کا

جیکوٹی سے اور جیکوٹی کا اس سوئس لڑکی سے تعارف کرتے ہوئے کہا اور ان دونوں نے بڑے گرمجو شانہ انداز میں مصافحہ کیا اور رسی فقرے بڑے خلوص بھرے انداز میں ادا کئے۔

”میں تو بلیک سار کا نام پڑھ کر ہیاں آئی تھی لیکن یہاں تمہاری موجودگی بتا رہی ہے کہ یہ وہی تمہارے والا مخصوص بلیک سار ہے۔ ..... صالحہ نے جیکوٹی کے ساتھ راہداری کی طرف ہڑتے ہوئے کہا۔

”ہاں اور وائٹ ہیاں کا جزیل یخبر ہے۔ ..... جیکوٹی نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”وائٹ اور جزیل یخبر۔ اوہ۔ اوہ۔ اچھا تو یہ چکر ہے۔ ..... صالحہ نے ہنسنے ہوئے کہا۔

”چکر و کر کوئی نہیں ہے۔ ویسے ہی اکتا کر ہیاں تفریق کے لئے چلے آئے۔ یہ کلب چہلے ہیاں موجود تھا۔ وائٹ نے البتہ ہیاں کا کنشروں سن بھال لیا ہے اور چونکہ مجھے اور وائٹ کو یہ جزیرہ بے حد پسند آیا ہے اس لئے ہم نے ہیاں کچھ زیادہ عرصہ گزارنے کا فیصلہ کر لیا۔ چیف سے چھٹیاں منظور کر لیں اور ہیاں اپنی سیکورٹی کمپنی کا آفس کھول لیا تاکہ آمد و خرچ برابر ہو جائے اور تفریق و سیاحت سفت میں پڑ جائے۔ ہیاں ایک تفریجی سپاٹ بن رہا ہے۔ اس کی سیکورٹی کا ٹھیکہ میں نے حاصل کر لیا ہے۔ ..... راہداری میں چلتے ہوئے جیکوٹی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور صالحہ صرف اثبات میں سرپلاتی رہی جبکہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

جو لیا ان دونوں کے بیچے بڑے لاتعلق سے انداز میں چل رہی تھی۔  
راہداری کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر ایک سلسلہ باور دی  
آدمی موجود تھا۔ اس نے جیکوئی کو موڈ بانہ انداز میں سلام کیا اور ہاتھ  
بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔

”اوے صالحہ۔ اوے جولیانا۔“..... جیکوئی نے مزکر صالحہ اور جولیا سے کہا  
اور پھر وہ اندر داخل ہوئی تو صالحہ اور جولیا اس کے بیچے اندر داخل  
ہوئیں۔

”اوے صالحہ اور سہماں۔“..... میز کے بیچے بیٹھے ہوئے وائس نے  
چونک کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے پھرے پر  
حیرت کے تاثرات تھے۔

”یہ میری ساتھی سیاح ہے۔ ایئر پورٹ پر ملاقات ہو گئی۔ ان کا  
نام جولیانا فڑواڑ ہے اور ان کا تعلق سوئزر لینڈ سے ہے اور جولیانا یہ  
جیکوئی کا دوست وائس ہے۔“..... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی  
وہ ایک طرف کری پر بیٹھ گئی۔

”آپ سے مل کر بے حد مرمت ہوئی میں جولیانا۔“..... وائس  
نے سائیڈ سے ہو کر مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”سوری۔ میرے ہاتھ میں الرجی ہے اور میں نے دستانے نہیں  
پہن رکھے۔“..... جولیا نے بڑے محذرت بھرے لمحے میں کہا۔

”اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ بیٹھیں۔ کیا پینا پسند کریں گی آپ۔ صالحہ  
کے بارے میں تو مجھے معلوم ہے کہ یہ شراب نہیں پیتیں لیکن آپ

تو پیتیں گی۔“..... وائس نے کہا۔

”نهیں سوری۔ الرجی کی وجہ سے ڈاکٹر نے مجھے سختی سے شراب  
پینے سے منع کر رکھا ہے۔ آئیں ایم سوری مسٹر وائس۔“..... جو لیا نے  
کہا۔

”اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ پھر اپنے ایپل جوس منگو والیتے ہیں۔“..... وائس  
نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”ابھی عمران وغیرہ کے لئے اپنے ایپل جوس منگو وال کر دیا ہے۔ اب  
دوبارہ مجھ سے نہیں پیا جائے گا۔ تم جولیانا اور صالحہ کے لئے منگو والو  
میرے لئے بلیک کیٹ منگو والو۔“..... جیکوئی نے کہا اور وائس نے  
اشبات میں سر ہلا دیا۔ جولیا اور صالحہ نے ایک لمحے کے لئے ایک

دوسرے کی طرف دیکھا اور وہ دونوں ہی آہستہ سے مسکرا دیں۔

”یہ نام عمران تو ہمارے علاقے کا ہے۔“..... صالحہ نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ پاکیشیا کے ایک صاحب ہیں۔ ان کا تعلق سیکرٹ سروس  
ہے۔ وہ اپنے چار دوستوں کے ساتھ ملنے آئے تھے۔ ان کے لئے اپنے

جوس منگوایا تھا۔“..... جیکوئی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو وہ تمہارے ہم پیشہ ہوئے۔“..... صالحہ نے ہنسنے  
ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ایسے ہی سمجھ لو اور سناؤ تمہارے ڈیڈی کیسے ہیں۔ کیا کر  
رہی ہو تم۔“..... جیکوئی نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”وہی ہوٹل بنس اور کیا کرنا ہے۔ ڈیڈی بھی تھیک ہیں۔“  
صالح نے کہا۔

”مس جو لیانا آپ سو نئر لینڈ میں رہتی ہیں۔“..... واسٹ نے  
انڑکام پر شراب اور جوس کا آرڈر دے کر رسیور رکھتے ہوئے جو لیا سے  
مخاطب ہو کر کہا۔

”جی ہاں۔ میں وہاں کی نیشنل لائبریری میں ہوں۔ سیاحت میرا  
خاندانی شوق ہے۔ کافی عرصے سے کارٹ کے بارے میں سن رہی  
تھی۔ چنانچہ اس بار ایک ماہ کی چھٹیاں ملیں تو یہاں آگئی۔“..... جو لیا  
نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”آپ کو واقعی یہاں رہ کر بڑا طف آئے گا۔ آپ کہاں ٹھہری  
ہوئی ہیں۔“..... واسٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ چونکہ جیکوٹی اور  
صالح اپنی پرانی یادوں میں مصروف تھیں اس لئے واسٹ جو لیا سے  
باتیں کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ویٹ نے شراب اور جوس لا کر میز پر  
رکھ دیا تو واسٹ اور جیکوٹی شراب پینے جنکہ جو لیا اور صالح جوس پینے  
میں مصروف ہو گئیں۔

”اب ہمیں اجازت دیں۔ پھر ملاقات ہو گی۔“..... تھوڑی دیر بعد  
صالح نے اٹھتے ہوئے کہا تو جو لیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔  
”تم کہاں ٹھہری ہوئی ہو۔“..... جیکوٹی نے کہا۔

”رین بو ہوٹل میں۔“..... صالح نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس  
لے کر دوں کے نمبر بھی بتا دیئے۔

”اوکے۔ میں آؤں گی تمہارے پاس۔“..... جیکوٹی نے کہا اور  
صالح نے اشبات میں سر بلادیا۔

”آؤ۔ میں تمہیں باہر چھوڑ آؤں۔“..... واسٹ میں انہیں چھوڑ کر آرہی  
ہوں۔“..... جیکوٹی نے کہا اور واسٹ نے اشبات میں سر بلادیا۔

”ارے ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ہم چل جائیں گی تم پیٹھو۔“  
صالح نے کہا لیکن جیکوٹی انہیں ساتھ لے کر باہر گیٹ تک چھوڑنے  
آئی اور پھر ان دونوں کے آگے بڑھ جانے کے بعد جیکوٹی تیز تیز قدم  
اٹھاتی واپس آفس میں داخل ہوئی۔

”تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ کوئی نامas بات ہے تمہارے ذہن  
میں۔ کیا ہوا۔“..... واسٹ نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ یہ دونوں ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی دوسری  
ٹیم ہے۔“..... جیکوٹی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا تو واسٹ بے اختیار  
اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ صالح کا کیسے سیکرٹ سروس سے تعلق ہو  
سکتا ہے جنکہ وہ جو لیا تو ہے ہی سوئس۔“..... واسٹ نے اہتمائی حیرت  
میں مصروف ہو گئیں۔  
”اب ہمیں اجازت دیں۔ پھر ملاقات ہو گی۔“..... تھوڑی دیر بعد

صالح نے اٹھتے ہوئے کہا تو جو لیا بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔  
”تم کہاں ٹھہری ہوئی ہو۔“..... جیکوٹی نے کہا۔

”اچھا بہاؤ۔“..... واسٹ نے کہا۔  
”پہلی بات تو یہ ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی یہاں آمد  
لے کر دوں کے نمبر بھی بتا دیئے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

کے فوراً بعد صالحہ کامیاب آمد حیرت انگیز ہے۔ صالحہ کے بارے میں  
مجھے معلوم ہے کہ ہوٹل بنس سے متعلق ہے لیکن وہ بہر حال اس  
قدر سیر و سیاحت کی شوقین نہیں ہے کہ یہاں کارت جسیے جیرے  
میں آجائے اور ہوٹل بنس سے تعلق ہونے کے باوجود شراب نہیں  
پیتی اس لئے ایسی لڑکی کے لئے اس جیرے میں کوئی کشش نہیں  
ہو سکتی اور پھر صالحہ کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ اسے بھی  
ہمجنکٹ ٹائپ کے لوگوں سے بے حد دلچسپی رہی ہے اور وہ اپنے طور پر  
مارشل آرٹ وغیرہ بھی سیکھتی رہی ہے۔ جہاں تک ایک سو نس لڑکی  
کا تعلق ہے تو اس نے بھی شراب نہیں پی اور دوسری بات یہ کہ میں  
نے خاص طور پر چیک کیا ہے کہ اس کے ہاتھ پر الرجی کا کوئی نشان  
موجود نہیں ہے اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ میک اپ میں ہے اور یہ  
صالحہ لازماً سیکرٹ سروس میں شامل ہو چکی ہے۔ اس کے چیف کو  
یقیناً معلوم ہو گیا ہو گا کہ میری صالحہ سے دوستی ہے اور عمران نے  
خود بتایا ہے کہ چیف نے میرے اور تمہارے بارے میں معلومات  
حاصل کی ہیں اس لئے اس نے صالحہ کو یہاں بھیجا ہے اور دوسری  
لڑکی کو جان بوجھ کر سو نس خدا بتایا گیا ہے تاکہ ہمیں کسی طرح  
شک خپڑے کے۔ جنکوٹی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔  
”ہو سکتا ہے کہ تم درست کہہ رہی ہو لیکن جہاں تک میرا اندازہ  
ہے کہ سو نس لڑکی جو لیانا بہر حال میک اپ میں نہیں ہے۔ یہ اصل  
سو نس خدا ہے۔“..... واسٹ نے فیصلہ کن لمحے میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”تو پھر ایسا ہے کہ انہیں ہوٹل رین بو سے رات کو انداز کرا بیا  
جائے اور پھر ان سے تفصیلی پوچھ گچھ کی جائے۔ اس طرح درست  
بات سامنے آجائے گی۔“..... جنکوٹی نے کہا۔  
”کیا تم کرو گی پوچھ گچھ۔“..... واسٹ نے چونک کر کہا۔  
”نہیں۔ راسکو کرے گا۔ راسکو ان معاملات میں بے حد تیز اور  
ہوشیار ہے۔“..... جنکوٹی نے کہا۔  
”اگر ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے تو پھر راسکو ان  
کے سامنے طفل مکتب ثابت ہو گا جنکوٹی۔ اس لئے ایسا ہو سکتا ہے  
کہ تم اور میں دونوں میک اپ کر کے ان سے پوچھ گچھ کریں۔“  
واسٹ نے کہا۔  
”ٹھیک ہے۔ ایسے ہی ہے۔ میں راسکو کو کہہ دیتی ہوں وہ انہیں  
آسانی سے انخوا کر پوانتٹ تحری پر چہنچا دے گا۔ وہاں اطمینان سے  
تفصیلی پوچھ گچھ ہو سکے گی۔“..... جنکوٹی نے کہا اور واسٹ نے اثبات  
میں سرہلا دیا۔

عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ رہائشی کوٹھی کے ایک کمرے میں موجود تھا۔ وہ ابھی ابھی سولاز نامی تفریحی سپاٹ کا چکر لگا کر آتے تھے۔

“عمران صاحب۔ مجھے تو یہ سپاٹ دیکھ کر یقین آگیا ہے کہ اس کے نیچے ہی واڑ میزاں سپاٹ تیار کیا جا رہا ہے یا تیار ہو چکا ہے۔” صدر نے کہا۔

“جبکہ مجھے بغیر دیکھے یقین تھا۔” عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“وہ کیسے۔” صدر نے چونک کر کہا۔ “جیکوٹی وہاں کی سیکورٹی کا ٹھیکہ لے چکی ہے اور یہ سمت ہے بھی پاکیشیا کی طرف۔” عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“عمران صاحب۔ آپ نے سمندر میں اس سپاٹ کا فاصلہ تو نوٹ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کیا ہو گا۔۔۔ اچانک کیپشن شکیل نے کہا۔

“ہاں۔۔۔ کیوں۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

“میرا خیال ہے کہ سمندر سے اس سپاٹ تک خفیہ سرنگ آسانی سے بنائی جا سکتی ہے۔ اتنا فاصلہ نہیں ہے کہ سرنگ ناممکن ہو جاتی۔۔۔ کیپشن شکیل نے کہا۔

“تو تمہارا خیال ہے کہ واڑ میزاں سرنگ کے ذریعے سپاٹ تک پہنچایا جائے گا۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

“ظاہر ہے۔ وہ اسے دیسے کھلے عام تو نہیں لے آسکتے۔ بہر حال خفیہ تور کھنا ہی ہو گا۔۔۔ کیپشن شکیل نے کہا۔

“تفریحی سپاٹ پر بڑی بڑی مشینیں نصب ہو رہی ہیں اور ظاہر ہے یہ مشینیں بڑے بڑے کٹشیزوں میں بند ہو کر آ رہی ہیں اور یہ کٹشیز ٹرانسپورٹ ہیلی کاپڑوں کے ذریعے سپاٹ پر پہنچائے جا رہے ہیں اس لئے کسی کٹشیز میں میزاں بھی آسکتا ہے۔ مکمل حالت میں نہ ہی دو یا تین حصوں میں۔۔۔ عمران نے کہا۔

“ہاں۔۔۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے تو آپ کا کیا پلان ہے۔۔۔ کیپشن شکیل نے کہا۔

“پلان کیا بنانا ہے۔۔۔ میں گا پاور کے چند بم لو اور ہاں نصب کر کے انہیں فائر کر دو۔۔۔ جو کچھ بھی ہو گا خود بخود ختم ہو جائے گا۔۔۔ تتویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

“نہیں۔۔۔ ہاں ایسے انتظامات بہر حال ہوں گے اور ان تفریحی

مشینوں میں ایسی مشینیں بھی موجود ہوں گی جو بارودی اور شعاعی ہتھیاروں کو فائز ہونے سے روک سکیں۔ یہ اسرائیل کا پراجیکٹ ہے اور اس قدر خوفناک پراجیکٹ ہے کہ اس پر انہوں نے اپنے تمام وسائل جھونک دیئے ہوں گے۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”میرا تو خیال ہے عمران صاحب کہ یہ سولاز تفریحی سپاٹ اور ہاں جیکوئی کی موجودگی یہ سب فریب ہے۔“ اچانک صدر نے کہا تو عمران اور کیپشن شکیل دونوں چونک پڑے۔

”ہاں۔ تمہاری بات میں بھی وزن ہے لیکن بہر حال چینگ تو ضروری ہے۔“ عمران نے جواب دیا۔

”عمران صاحب۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ دامت اور جیکوئی دونوں ہی ہمارے لئے فریب ہوں۔“ کیپشن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ گڈشو۔ کیپشن شکیل۔ گڈشو۔ تمہارا جواب نہیں اور واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے۔“ عمران نے اہتمائی تحسین آمیز لمحے میں کہا۔

”لیکن عمران صاحب اگر ایسا ہوتا تو پھر یہ لوگ خود سامنے آ جاتے جبکہ ان کے بارے میں معلومات چیف نے حاصل کی ہیں۔“ صدر نے کہا۔

”نہیں کیپشن شکیل کی بات میں بھی وزن ہے صدر۔ ہاں

سب کچھ ثبیپ ہو سکتا ہے۔ ہمیں ہر طرف سے بہر حال ہوشیار رہنا ہو گا۔ ایسا نہ ہو کہ آخری لمحات میں ان کا مشن مکمل ہو جائے اور ہم صرف منہ دیکھتے رہ جائیں۔“..... عمران نے کہا۔

”تو پھر معاملات اہتمائی گھبیر ہیں۔ ہمیں اس معاملے میں زیادہ سنجیدہ ہونا چاہئے۔“ صدر نے تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

”میں نے تو پہلے ہی کہا ہے کہ تم لوگ خواہ مخواہ کی فضولیات میں پڑے ہوئے ہو۔ ان دونوں کو پکڑ کر ان سے سب کچھ معلوم ہو سکتا ہے۔ جو کچھ بھی ہو گا سامنے آجائے گا۔“..... تسویر نے کہا۔

”لیکن ان کا سیکشن بہر حال ان کی نگرانی کر رہا ہو گا۔ اس لئے پہلے اس سیکشن کے کسی آدمی کو پکڑا جائے۔ اس سے سیکشن کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں اور اس کے بعد ہی معاملات کو آگے بڑھایا جاسکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ نے یہاں کسی مخبری کرنے والے گروپ کی بات کی تھی۔“ صدر نے کہا۔

”ہاں۔ میں نے پہلک فون بوتھ سے بات کی تھی لیکن وہ لوگ یہاں سے جا چکے ہیں جن کی ٹپ مجھے ملی تھی اور کسی اجنبی گروپ پر بہر حال اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر کیوں نہ براہ راست ہاتھ ڈال دیا جائے۔ پھر جو ہو گا دیکھا جائے گا۔“..... صدر نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”ٹھیک ہے۔ چیلنج کر لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔“ عمران نے کہا تو صدر، کیپشن شکیل اور تیونوں اکٹھے ہی اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور الٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

”اکتوبری پلیز..... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔“

”یہاں سے ایکریمیا کا رابطہ نمبر اور لنگشن کا رابطہ نمبر بتا دیں۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے دونوں رابطہ نمبر بتا دیتے گئے۔ عمران نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیتے۔

”راسٹ شوٹنگ کلب۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوانی آواز سنائی دی۔

”جیکب سے بات کراوے۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ جیکب بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں جیکب۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ عمران صاحب آپ۔ حکم فرمائیں۔“..... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”فوری طور پر اس کی ضرورت نہیں ہے۔ چہلے ہم اپنے طور پر مختلف سپاٹس کا جائزہ لے کر معاملات کو چیک کر لیں۔ اس کے بعد اس بارے میں کچھ کریں گے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وائٹ اور جیکوٹی کو بھی اصل معاملات کا علم نہ ہو اور ان دونوں کے سکرین سے ہستے ہی وہ لوگ سمجھ جائیں گے کہ ہم پر اصلاحیت کھل چکی ہے جبکہ ابھی وہ لوگ مطمئن ہوں گے کہ ہم اس چکر میں مصروف ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب کی بات درست ہے۔ چہلے ہمیں اپنے طور پر جائزہ لینا چاہئے۔“..... کیپشن شکیل نے کہا۔

”اوہ کے۔ پھر رات کو آرام کیا جائے گا۔ کل سے جائزہ منش شروع کر دیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”یہاں تو راتیں جا گئی ہیں عمران صاحب۔ آپ ہونے کی بات کرتے ہیں۔“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”بغیر جو یا کے میں تو جاگ کن نہیں سکتا۔ تیور جا گنا چاہے تو بے شک تم اس کے ساتھ رت جگا منا لو۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہماری نگرانی بہر حال کی جا رہی ہوگی اور اگر ہم ٹریس کر لیں تو کسی آدمی کو چیک کر کے ابھی اس گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔“..... کیپشن شکیل نے کہا۔

ایکریمیا میں اسرائیل کی ایک ایسی ییبارٹری ہے جس میں خصوصی ساخت کے میزاں تیار کئے جا رہے ہیں جنہیں واٹر میزاں کہا جاتا ہے۔ اس ییبارٹری میں کام تو شاید ایکریمی سائنس دان کر رہے ہوں۔ کیا تم اس ییبارٹری کو ٹرین کر سکتے ہو؟..... عمران نے کہا۔

”یہ پرنس۔ بڑی آسانی سے ہو سکتا ہے۔“..... دوسری طرف کیسے۔..... عمران نے کہا۔

”آپ کو تو معلوم ہے پھر آپ نے یہ سوال کیوں کیا ہے۔ میرا تعلق ایکریمیا کی تمام چھوٹی بڑی ییبارٹریوں کی سپلانی سے ہے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کیا تمہیں ہر ییبارٹری کے بارے میں تفصیل کا علم ہوتا ہے کہ“ عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تو اس لئے آپ نے سوال کیا تھا۔ آپ کی بات درست ہے۔ مجھے واقعی اس حد تک تفصیلات کا علم نہیں ہو سکتا لیکن جس ییبارٹری کی بات آپ کر رہے ہیں اس میں جو خصوصی میزاں تیار ہو رہا ہے اس میں ایک انتہائی نایاب سائنسی دھات استعمال ہو۔ یہ دھات افریقہ کے ایک مخصوص علاقے سے ہی ملتی ہے اس لئے مجھے وہاں تک بہت بڑا نیٹ ورک قائم کرنا پڑا ہے اس لئے مجھے معلوم

ہے کہ یہ کون سی ییبارٹری ہے جہاں واٹر میزاں پر کام ہو رہا ہے۔“ جیکب نے جواب دیا۔

”پھر تو تم اس کے محل و قوع کے بارے میں تفصیل بھی بتا سکتے ہو۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی نہیں عمران صاحب۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ ایسا کرنا ملک سے غداری ہے اور میں باقی سب کچھ کر سکتا ہوں۔ ملک سے غداری نہیں کر سکتا اس لئے اس میں کام کرنے والے کسی سائنس دان یا ایسی ہی کوئی بات تو بتائی جا سکتی ہے۔ ایسی تفصیل نہیں بتائی جا سکتی جس سے یہ ییبارٹری تباہ ہو سکتی ہو اور یہ میرا اصول ہے۔“ جیکب نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے معلوم تھا لیکن میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے کہ تم نے لپٹے اصول بدل لئے ہوں۔ بہر حال مجھے اس کے محل و قوع کے بارے میں معلوم نہیں کرنا۔ صرف اتنا معلوم کرنا ہے کہ کیا کوئی واٹر میزاں بھر ہند کے جیسے کارٹ بھجوایا جا چکا ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو کب بھجوایا جائے گا اور کس طرح۔“..... عمران نے کہا۔

”کیا وہاں اسے بھجوایا جانا ہے۔“..... جیکب نے حریت بھرے لجھ میں کہا۔

”ہاں۔ تم اصول پسند آدمی ہو۔ اس لئے تمہیں بتایا جا سکتا ہے کہ کارٹ میں اس میزاں کو نصب کر کے وہ پاکیشیا کی ایسی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

تخصیبات تباہ کرنا چاہئے ہیں۔..... عمران نے کہا۔  
”اوہ۔ ویری بیڈ۔ اس طرح تو پورا پاکیشیا ہی تابکاری کاشکار ہو  
جائے گا اور لاکھوں کروڑوں افراد ہلاک ہو جائیں گے۔ ویری سیڈ۔ یہ  
تو اہمی خوفناک منصوبہ ہے۔..... جیکب نے کہا۔

”میں چاہتا تو یہ یہمارٹی ہی تباہ کر دیتا لیکن میرا خیال ہے کہ  
کارت میں ان کا یہ منصوبہ ناکام کر دیا جائے تو یہ آئندہ پھر اس قسم کا  
پلان نہیں بنائیں گے۔..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ دو گھنٹے بعد مجھے دوبارہ فون کر لیں۔ میں  
مطلوبہ معلومات مہیا کر دوں گا۔..... جیکب نے کہا۔

”اوکے۔..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تقریباً ایک  
گھنٹے بعد اس کے ساتھی واپس لگئے۔

”نگرانی نہیں ہو رہی ہے۔ ہم نے ہر طرح چیکنگ کر لی ہے۔  
صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”عمران صاحب۔ میرے ذہن میں ایک اور خیال آیا ہے۔  
صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”کیا۔..... عمران نے ہونک کر پوچھا۔

”اگر واٹر میرا مل یہمارٹی کو ٹریس کر کے اس پر ریڈ کر دیا جائے  
تو نہ صرف یہاں مشن مکمل کرنے کی ضرورت باقی نہ رہے گی بلکہ  
ہمیشہ کے لئے یہ خطرہ بھی ختم ہو جائے گا۔..... صدر نے کہا۔

”تو کیا اس کے لئے اخبار میں اشتہار دیا جائے کہ یہمارٹی کا محل

وقوع اور اس کے حفاظتی انتظامات کی تفصیلات بتانے والے لو  
بھاری انعام دیا جائے گا۔..... عمران نے کہا تو صدر بے اختیار نہیں  
پڑا۔

”اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ یہاں یعنی  
یعنی اس یہمارٹی کا محل وقوع معلوم کر سکتے ہیں۔..... صدر نے  
کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”محل وقوع معلوم ہوتے ہی یہمارٹی تو تباہ نہیں ہو جائے گی۔  
اسراہیل والے اگر اندازوں کی بنیاد پر بلیک شار کے میں سیکشن کو  
یہاں بھجو سکتے ہیں تو لامحالہ انہوں نے سب سے پہلے اس یہمارٹی کو  
بھی کو رکریا ہو گا۔..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے لیکن بہر حال اس یہمارٹی کو تباہ کرنا اب ضروری  
ہو گیا ہے ورنہ کچھ عرصہ بعد دوبارہ بھی یہی کام کر سکتے ہیں۔۔۔ صدر  
نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ کو کسی کال کا انتظار ہے۔..... اچانک  
کیپشن شکیل نے کہا تو تسویر اور صدر دونوں بے اختیار چونک  
پڑے۔

”تم یہاں موجودہ کر نگرانی چیک کرتے رہے ہو۔..... عمران  
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں عقبی طرف کوٹھی سے باہر تھا۔ کیوں۔..... کیپشن شکیل  
نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”پھر تم نے کیسے اندازہ لگایا کہ مجھے کسی فون کال کا انتظار ہے“..... عمران نے کہا۔

”آپ نے پہلے کہا تھا کہ آپ سونے جا رہے ہیں جبکہ اب آپ اطمینان سے بیٹھے ہوئے ہیں اور دوسری بات یہ کہ فون کے رسیور سے منسلک تار میں تبدیلی آچکی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ رسیور اٹھایا گیا ہے اور رسیور اٹھانے کا مطلب ہے کہ آپ نے کال کی ہے اور اب جوابی کال کے انتظار میں ہیں۔“..... کیپشن شکیل نے کہا۔

”تار میں کیا تبدیلی ہوئی ہے۔ میں سمجھا نہیں۔“..... عمران کے لجے میں حیرت تھی۔

”یہ چھپے دار تار پہلے ایک دوسرے کے ساتھ لٹھی ہوئی تھی جبکہ اب یہ کھلی ہوئی ہے۔“..... کیپشن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”گذشو۔ تم میں واقعی شرلاک ہومز بننے کے تمام جراثیم موجود ہیں۔ تمہارا مشاہدہ واقعی قابلِ داد ہے۔ میں نے واقعی کال کی ہے اور اب جوابی کال کا انتظار کر رہا ہوں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے کیپشن شکیل خاموش رہ کر نجانے کیا کیا دیکھتا رہتا ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”عقل مند بننے کے لئے بزرگوں کے مطابق تین چیزیں ضروری ہوتی ہیں۔ کم کھانا اور کم سونا اور کیپشن شکیل ان تینوں پر

باقاعدگی سے عمل کرتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”پھر تو ہم سب سے زیادہ عقل مند تصور ہو گا جو ہم سے بھی بہت کم بوتا ہے۔“..... کیپشن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اسی خوبی کی وجہ سے تو اب تک بات چل رہی ہے ورنہ کب کا تصور دال روٹی کے چکر میں پڑ چکا ہوتا۔ عقل مند شوہر تو خواتین کے نزدیک ساری زندگی کا عذاب ہوتے ہیں۔“..... عمران نے کہا اور صدر بے اختیار ہنس پڑا۔

”لیکن عمران صاحب۔ جو کم بولتا ہے وہ زیادہ سنتا ہے اور یہ خصوصیت تو بہر حال خواتین کے لئے اہتمائی پسندیدہ ہوتی ہے۔“..... صدر نے شرارت بھرے لجے میں کہا۔

”لیکن سننے کے بعد رد عمل ظاہر کرنے والا پسندیدہ نہیں ہوا کرتا۔ صرف اثبات میں سرہلانے والا ہی پسندیدہ ہوتا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے کہا اور صدر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر اسی طرح کی باتوں میں وقت گزرتا رہا اور پھر عمران نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

”ریسٹر شومنگ کلب۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے نوانی آواز سنائی دی۔

”جیکب سے بات کرائیں میں علی عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”لیں سر-ہولڈ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔  
”ہیلو۔ جیکب بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد جیکب کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا کام بن گیا ہے یا نہیں“۔ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ استتا معلوم ہو سکا ہے کہ ایک میزاں دو روز پہلے ییبارٹری سے ڈیلیور کیا گیا ہے لیکن یہ میزاں ایکریمین نیوی کے سپرد کیا گیا ہے اور بس۔ اس سے زیادہ معلوم نہیں ہو سکا۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ اب بتاؤ کہ تمہارا اکاؤنٹ نمبر اور بینیک کون سا ہے اور کتنا محاوضہ بھجوادوں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”صرف دو لاکھ ڈالر بھجوادیں“..... جیکب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بینیک کا نام اور اکاؤنٹ نمبر بتا دیا۔  
”اوکے۔ پہنچ جائیں گے۔ شکریہ“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”یہ کون تھا عمران صاحب“..... صدر نے حیرت بھرے لجے میں کہا۔

”یہ ایکریمیا کا ایک ایسا آدمی ہے جس نے ییبارٹریوں کو ہر قسم کی سپلانی کی بڑی وسیع فرم بنائی ہوئی ہے لیکن خود یہ شوٹنگ کلب چلاتا ہے اور مخبری اور معلومات فروخت کرنے کا دھندا کرتا ہے۔“

ایکریمیا کی کم ہی ییبارٹریاں ہوں گی جن کے بارے میں یہ نہ جانتا ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو اس سے اس ییبارٹری کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں“..... صدر نے کہا۔

”یہ آدمی اس معاملے میں انتہائی محب وطن ہے۔ یہ محل وقوع کسی صورت نہیں بتاتا البتہ باقی معلومات فروخت کر دیتا ہے لیکن تم فکرنا کرو جب ضرورت ہوئی تو یہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ فی الحال اس اطلاع کا مطلب ہے کہ ایک واٹر میزاں کسی آبدوز کے ذریعے یہاں پہنچایا جائے گا اس لئے ہمیں اب اس پہلو کو سامنے رکھ کر سپائس کا جائزہ لینا ہو گا۔“..... عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ٹلا دیئے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”ٹھیک ہے لیکن میرے ذہن میں ایک اور خیال آ رہا ہے۔“  
صالحہ نے کہا۔

”کون سا؟..... جو لیا نے چونک کر پوچھا۔

”عمران صاحب اپنے ساتھیوں سمیت ان سے مل چکے ہیں اور شاید ان کے جانے کے فوراً بعد ہماری ملاقات ہوئی ہے اور عمران صاحب کے بارے میں یہ لوگ کنفرم ہیں کہ وہ ہبھاں ان کے مش کے خلاف کام کرنے آئے ہیں اس لحاظ سے فوری ہماری ملاقات سے وہ چونک نہ پڑے ہوں۔“..... صالحہ نے کہا۔

”بہر حال ہماری طرف سے کوئی رد عمل سامنے آئے گا تو وہ مشکوک ہوں گے۔ فی الحال تو ہم نے مشن سپاٹ ٹریس کرنا ہے۔“  
جو لیا نے کہا۔

”ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہم اس جیکوٹی اور وائٹ دونوں سے ہی معلوم کر لیں۔ انہیں تو بہر حال معلوم ہی ہو گا۔“..... صالحہ نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ یہ دونوں ہبھاں اکیلے نہیں ہوں گے۔ ان کا پورا سیکشن ہو گا اور جیسے ہی ہم نے ان میں سے کسی پر ہاتھ ڈالا تو ہم دونوں ہبھاں پھر آزادی سے چل پھرنا سکیں گی اس لئے ہم نے جو کچھ سے ہے۔“..... صالحہ نے سسکراتے ہوئے کہا۔  
”میرا اندازہ ہے۔ ہو سکتا ہے غلط ہو۔ بہر حال اب کل ہمیں اس سوال از سپاٹ پر جانا ہو گا تاکہ وہاں کا تفصیلی جائزہ لیا جاسکے۔“ جو لیا اور صالحہ نے اثبات میں سر ملا دیا۔

”ہا۔ اب بتاؤ جو لیا۔ تمہارا کیا خیال ہے جیکوٹی اور وائٹ کے بارے میں؟..... صالحہ نے جو لیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ رات کا کھانا ڈائیننگ ہال میں کھانے کے بعد ابھی کمرے میں واپس آئی تھیں۔

”میرا خیال ہے کہ اسے تم پر شک پڑ چکا ہے۔“..... جو لیا نے کہا تو صالحہ بے اختیار چونک پڑی۔

”شک مجھ پر۔ ارے نہیں جو لیا۔ مجھ پر تو وہ کسی صورت بھی شک نہیں کر سکتے کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ میرا تعلق ہو مل بزنس سکراتے ہوئے کہا۔

”میرا اندازہ ہے۔ ہو سکتا ہے غلط ہو۔ بہر حال اب کل ہمیں اس سوال از سپاٹ پر جانا ہو گا تاکہ وہاں کا تفصیلی جائزہ لیا جاسکے۔“ جو لیا نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

"اوکے۔ پھر میں لپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ اب صحیح ہی ملاقات ہوگی"..... صالحہ نے انھنہتے ہوئے کہا اور جو لیا نے اشبات میں سرہلا دیا اور پھر صالحہ کے کمرے سے باہر جانے کے بعد جو لیا انھی اور اس نے دروازے کو اندر سے لاک کر دیا اور واپس آکر کرسی پر بیٹھ گئی۔

" عمران کہیں ہم سے پہلے کام مکمل نہ کر لے۔ ہمیں کل ہر صورت میں مشن سپاٹ کو ٹریس کر لینا چاہئے"..... جو لیا نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ کافی دیر تک بیٹھی ان معاملات پر سوچتی رہی۔ پھر ایک طویل سانس لے کر انھی اور ایک ملٹھہ باہر روم کی طرف بڑھنے لگی۔ ابھی وہ باہر روم کے دروازے تک پہنچی ہی تھی کہ اچانک نامانوس بو اس کے ناخنوں سے ٹکرائی۔ وہ تیزی سے مڑی لیکن اس کے ساتھ ہی اس کا ذہن اس طرح تاریک ہوتا چلہ گیا جیسے کیمرے کا شر بند ہوتا ہے لیکن پھر جس طرح گہرے سیاہ بادلوں میں بھلی کا کونڈا ہرата ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن میں روشنی کی لکیری ہرائی اور پھر آہستہ آہستہ یہ روشنی بڑھتی چلی گئی۔ پھر اس طرح ہوش میں آتے ہی اس کے ذہن میں پہلا خیال یہی! بھرا کہ وہ ہوٹل کے کمرے میں باہر روم کی طرف جا رہی تھی کہ اس کے ناخنوں سے نامانوس سی ٹکرائی تھی اور پھر اس کا ذہن تاریک پڑ گیا تھا۔ اس خیال کے ساتھ ہی اس کا شعور پوری طرح جاگ انھا اور اس نے انھنے کی کو شش کی لمحہ وہ یہ دیکھ کر چونک

پڑی کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے ان میں کلپ ہٹکڑی لگادی گئی تھی۔ اس نے گردن گھمانی تو وہ ایک بار پھر چونک پڑی کیونکہ ساتھ والی کرسی پر صالحہ موجود تھی۔ اس کے بھی دونوں ہاتھ اس کے عقب کی طرف گھوئے ہوئے تھے البتہ اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ رسی سے باقاعدہ باندھا گیا تھا جبکہ جو لیا کے صرف ہاتھوں میں کلپ ہٹکڑی تھی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ سامنے دو خالی کریماں موجود تھیں اور دروازے کے ساتھ ایک آدمی موجود تھا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ صالحہ کی گردن ڈھکلی ہوئی تھی۔

" یہ ہم کہاں ہیں۔ تم کون ہو"..... جو لیا نے حیرت بھرے لجھ میں کہا لیکن اس مصلح آدمی نے کوئی جواب نہ دیا۔ وہ خاموش کھدا رہا۔ اسی لمحے صالحہ نے بھی کراہتے ہوئے گردن انھنی اور اس کے جسم نے جھٹکا سا کھایا۔ شاید اس نے لاشوری طور پر انھنے کی کو شش کی تھی لیکن رسی سے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف جھٹکا کھا کر ہی رہ گئی تھی۔

" یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ اور جو لیا۔ تم بھی۔ کیا مطلب"..... صالحہ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

" مجھے بھی ابھی ہوش آیا ہے۔ یہ نجانے ہمارے ساتھ کیا ہوا ہے۔ یہ آدمی تو کوئی جواب ہی نہیں دیتا"..... جو لیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

ایکری مرد اور ایک ایکری عورت اندر داخل ہوئے اور جو لیا انہیں دیکھ کر چونک پڑی کیونکہ وہ انہیں دیکھتے ہی پہچان گئی تھی کہ یہ دونوں جنکوٹی اور وائٹ ہیں۔ گو انہوں نے اپنے طور پر احتیاط مہارت سے میک اپ کر کھا تھا لیکن جنکوٹی کا مخصوص قدوقامت اور پھر اس کے چلنے کا مخصوص انداز صاف بتا رہا تھا کہ وہ جنکوٹی ہے۔ اسی طرح وائٹ کا قدوقامت بھی صاف چغلی کھا رہا تھا کہ وہ وائٹ ہے اور میک اپ میں ہے۔ جو لیا سمجھ گئی کہ ان دونوں کو ان پر شک پڑ گیا تھا جس کی تصدیق کے لئے انہوں نے یہ حرکت کی ہے اور اب جو لیا کو اپنے رسی سے بندھے نہ ہونے کی وجہ بھی معلوم ہو گئی تھی۔ ظاہر ہے ان دونوں کا میک اپ بھی چیک کیا گیا ہو گا اور ہو سکتا ہے کہ کاغذات بھی چیک کئے گئے ہوں لیکن چونکہ یہ دونوں ہی اصل چھروں میں تھیں اور ان کے کاغذات بھی درست تھے اس لئے جو لیا پر سے ان کا شک ختم ہو گیا تھا البتہ صالحہ چونکہ پاکیشیانی اس لئے اس پر ان کا شک قائم تھا لیکن یہ صرف شک تھا ورنہ وہ اس طرح میک اپ میں نہ آتے۔

”یہ کیا ہے۔ تم کون ہو اور یہ ہمیں کیوں اس طرح باندھ رکھا ہے۔“ جو لیا نے حیرت اور تشویش بھرے لجھ میں کہا۔

”مم۔ میں نے کیا قصور کیا ہے۔ میں تو سیاح ہوں۔ یہ سب کیا ہے۔“ صالحہ نے احتیاطی پریشان سے لجھ میں کہا۔

”تم دونوں پاکیشیانی سیکرٹ ہمجنٹ ہو سمجھیں اور اب تمہیں“

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

بیانا ہو گا کہ تم یہاں کس لئے آئی ہو۔“ جنکوٹی نے لمحہ بدلت کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”پاکیشیانی سیکرٹ ہمجنٹ۔ کیا۔ کیا مطلب یہ سیکرٹ ہمجنٹ کیا ہوتا ہے۔“ جو لیا نے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

”تم ابھی خاموش ہو۔ ہمیں اس لڑکی سے بات کرنے دو۔“ اس بار وائٹ نے غارتے ہوئے لجھ میں کہا۔

”مم۔ میرا تعلق تو ہو ٹل بونس سے ہے۔ میرا کسی سیکرٹ ہمجنٹ سے کیا تعلق۔“ صالحہ نے حیرت بھرے لجھ میں کہا۔

”نہیں۔ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ تمہارا تعلق ایک شخص علی عمران سے ہے جو پاکیشیانی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔“ جنکوٹی نے کہا۔

”علی عمران۔ وہ کون ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہی ہوں۔ سنو۔ اگر تمہیں کوئی ضمانت چاہئے تو میں یہ ضمانت دینے کے لئے میکار ہوں۔ تمہیں غلط اطلاع ملی ہے۔“ صالحہ نے گھبرائے ہوئے لجھ میں کہا۔

”کیسی ضمانت۔“ جنکوٹی نے کہا۔

”یہاں ایک کلب ہے بلیک شار۔ اس کا مالک اور یہ نجرا وائٹ اور اس کی ساتھی لڑکی مس جنکوٹی مجھے ذاتی طور پر جلتے ہیں۔“ تم بے شک ان سے پوچھ لو۔ وہ تمہیں میری ضمانت دے دیں گے۔ میرا واقعی کوئی تعلق نہیں ہے کسی سیکرٹ ہمجنٹ سے۔“ صالحہ نے

کہا تو جو لیا دل ہی دل میں بے اختیار ہنس پڑی۔  
”تمہارا نام صالحہ ہے“..... جیکوٹی نے کہا۔

”ہاں۔ ہاں۔ میرا نام صالحہ ہے اور یہ میری ساتھی سیاح ہے  
جو لیانا فخر و اثر ہماری ملاقات ایرپورٹ پر ہوئی تھی۔“ صالحہ نے  
کہا۔

”ویکھو صالحہ ہمارے پاس حتیٰ ثبوت موجود ہیں اس لئے تم مجھ  
بول دو ورنہ تمہاری کھال ادھیر دی جائے گی۔“..... جیکوٹی نے  
غزاتے ہوئے کہا۔

”مم۔ میں مجھ کہہ رہی ہوں۔ تمہیں یقین کیوں نہیں آ رہا۔ میں  
کہہ رہی ہوں کہ تم بے شک صفائت لے لو۔“..... صالحہ نے کہا۔

”جیگر۔“..... جیکوٹی نے گردن موڑ کر دروازے کے قریب  
کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں مادام۔“..... نوجوان نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”الماری سے کوڑا نکالو اور اس لڑکی کی کھال ادھیر دو۔“..... جیکوٹی  
نے اہتمائی سرد لبجھ میں کہا۔

”لیں مادام۔“..... جیگر نے کہا اور تیزی سے دیوار میں نصب  
ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔

”سنلو۔ میری بات سنلو۔ تم دونوں کون ہو اور کیوں ہم دونوں کو  
تم نے اس طرح پکڑ رکھا ہے۔ ہم تو سیاح ہیں۔ یہ صالحہ تو بہت  
سیدھی سادھی ایشیائی لڑکی ہے۔ تم کیوں ہم پر ظلم کر رہی ہو۔“

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

جو لیا نے کہا۔

”تم خاموش رہو ورنہ تمہیں گولیوں سے اڑا دیا جائے گا۔ ہم نے  
چھیک کر لیا ہے۔ تمہارے چہرے پر کوئی میک اپ نہیں ہے اور تم  
واقعی سوئس خداوہ ہو اس لئے تمہیں ہم نے اب تک کچھ نہیں کہا لیکن  
تم چونکہ اس صالحہ کے ساتھ ہو اس لئے تمہارا انعام بھی وہی ہو گا جو  
اس صالحہ کا ہو گا اور صالحہ پا کیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہے اور  
مہماں یہ ایک اہم مشن پر آئی ہے اور ہم نے اسے اس مشن کے سلسلے  
میں ہی پکڑا ہے۔ اسے بتا دو کہ اگر اس نے زبان نہ کھولی تو پھر اس  
کی حالت عبرستاک بنادی جائے گی۔“..... جیکوٹی نے اہتمائی سرد لبجھ  
میں کہا۔

”میں نے جو کچھ کہا ہے وہی مجھ ہے۔ تم کیوں خواہ مخواہ خد کر  
رہے ہو۔“..... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جیگر۔ چلو شروع ہو جاؤ۔“..... جیکوٹی نے یکنہت پچھتے ہوئے کہا  
اور جیگر جو ہاتھ میں ایک خوفناک کوڑا پکڑے کھرا تھا اسے تیزی سے  
ہوا میں چھٹھا تا ہوا صالحہ کی طرف بڑھنے لگا۔

”رک جاؤ۔“..... یکنہت جو لیا نے پچھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ مداخلت کر رہی ہے۔ جیگر چہلے اس کی زبان خاموش  
کر دو۔“..... جیکوٹی نے غصیلے لبجھ میں کہا تو جیگر تیزی سے جو لیا کی  
طرف مڑا۔ جو لیا اس دوران کلپ ہٹکڑی کا بٹن کھول کر اسے اپنی  
کلائیوں سے نکال کر ہاتھ میں پکڑ چکی تھی اور اس نے جان یا تھا کہ

جیکوئی ان پر تشدد کرنے سے باز نہیں آئے گی اس لئے اب اس نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ پرانچے جسے ہی جیگر کوڑا چھتا ہوا جو لیا کی طرف بڑھا جو لیا یلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں موجود لکپ ہمہ کردی جیگر کے چہرے پر پڑی اور جیگر چھتا ہوا اچھل کر پشت کے بل نیچے جا گرا۔ جیکوئی اور واسٹ دونوں یلخت اچھل کر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ جو لیا کا جسم کسی پرندے کی طرح ہوا میں اچھلا اور اس کے ساتھ ہی جو لیا، جیکوئی اور واسٹ دونوں پر جا گری اور وہ دونوں اکٹھے کھڑے تھے چھتے ہوئے کرسیوں پر گرے اور پھر کرسیوں سمیت نیچے فرش پر جا گرے جبکہ جو لیا کا جسم کسی سپرنگ کی طرح اڑتا ہوا سائیڈ پر ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ صرف اٹھ کر کھڑی ہو گئی بلکہ اس کے ہاتھ میں کوڑا بھی موجود تھا جو اس جیگر کے ہاتھ سے ایک طرف جا گرا تھا۔ جیگر، جیکوئی اور واسٹ تینوں ہی نیچے گر کر بھلی کی سی تیزی سے اٹھے لیکن دوسرے لمحے شائیں کی آواز کے ساتھ ہی جیگر چھتا ہوا اچھل کر سائیڈ دیوار سے جانکرایا لیکن اس کے ساتھ ہی جو لیا یلخت غوطہ لگا کر ایک طرف ہوئی اور واسٹ کے ہاتھ میں موجود مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں اچانک جو لیا کے اوپر چھلانگ لگا کر اڑتے ہوئے سامنے آ جانے کی وجہ سے جیگر کو چاٹ گئی تھیں اور جو لیا چونکہ جیگر کے حملہ کی وجہ سے جسم کو سمیٹ چکی تھی اس لئے وہ یلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی لیکن اسی لمحے جیکوئی کسی توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح اس سے نکراتی اور جو لیا سمیت اڑتی ہوئی سیدھی کری سے بندھی ہوئی صالحہ سے جانکراتی اور وہ تینوں ہی ایک دوسرے سے نکرا کر نیچے جا گریں۔ جو لیا نیچے گرتے ہی کسی پھر کی کی طرح گھوم کر انٹھی لیکن اسی لمحے جیکوئی نے یلخت کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح جو لیا پر حملہ کر دیا اور جو لیا ایک بار پھر اچھل کر واسٹ کے قریب فرش پر جا گری ہوا ایک طرف ہٹا۔ کوڑے کے ایک ہی دار سے جو لیا نے واسٹ اور

جیکوئی دونوں کو نشانہ بنایا تھا لیکن اسی لمحے جو لیا بھی اچھل کر ایک طرف جا گری۔ اس کے حلق سے بھی بے اختیار چخنے لکل گئی تھی کیونکہ جیکوئی نے وہ ہمہ کردی اٹھا کر جو لیا پر مار دی تھی جو جو لیا نے جیگر کو ماری تھی۔ اسی لمحے واسٹ نے اپنا مشین پسٹل جھپٹنے کے لئے چھلانگ لگائی لیکن جو لیا فرش پر چکنی چھلی کی طرح ھستی ہوئی اس مشین پسٹل تک پہنچ چکی تھی جو واسٹ کے ہاتھ سے نکلا تھا اور پھر واسٹ اور جو لیا دونوں نے بیکھ وقت ہی مشین پسٹل اٹھا لئے لیکن اس سے پہلے کہ جو لیا مشن پسٹل چلاتی اچانک جیگر نے اس پر چھلانگ لگادی اور اس کے ساتھ ہی مشین پسٹل کی توتراہٹ کے ساتھ ہی جیگر کے حلق سے یلخت اٹھائی دردناک چخنے لکلی اور وہ لٹو کی طرح گھومتا ہوا ایک طرف جا گرا۔ واسٹ کے مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیاں اچانک جو لیا کے اوپر چھلانگ لگا کر اڑتے ہوئے سامنے آ جانے کی وجہ سے جیگر کو چاٹ گئی تھیں اور جو لیا چونکہ جیگر کے حملہ کی وجہ سے جسم کو سمیٹ چکی تھی اس لئے وہ یلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی لیکن اسی لمحے جیکوئی کسی توپ سے نکلنے والے گولے کی طرح اس سے نکراتی اور جو لیا سمیت اڑتی ہوئی سیدھی کری سے بندھی ہوئی صالحہ سے جانکراتی اور وہ تینوں ہی ایک دوسرے سے نکرا کر نیچے جا گریں۔ جو لیا نیچے گرتے ہی کسی پھر کی کی طرح گھوم کر انٹھی لیکن اسی لمحے جیکوئی نے یلخت کسی کھلتے ہوئے سپرنگ کی طرح جو لیا پر حملہ کر دیا اور جو لیا ایک بار پھر اچھل کر واسٹ کے قریب فرش پر جا گری

طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ اچانک اس کے کانوں میں جو لیا کی خوفناک انداز میں کراہنے کی آواز پڑی تو وہ تیزی سے گھومی۔ جو لیا جو اب تک بے حس و حرکت پڑی ہوئی تھی اب کراہتی ہوئی انھنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن صالحہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑی کہ جو لیا کی ناک اور منہ سے خون کی لکریں باہر نکل رہی تھیں اور اس کا چہرہ اہتمائی تکلیف کی وجہ سے سُخن ہو رہا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا ہو گیا ہے تمہیں۔۔۔ صالحہ نے بے چین ہو کر اس طرف بڑھتے ہوئے کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اسے دروازے کی طرف دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں تو وہ ایک بار پھر اچھل کر دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔ اسے اچانک خیال آگیا تھا کہ اگر وہ ان دونوں کے خاتمے سے پہلے جو لیا کو انٹھانے میں لگ گئی تو یہ دونوں عقب سے ان دونوں کا خاتمه کر سکتے ہیں اس لئے اس نے فیصلہ کیا کہ پہلے ان دونوں کا خاتمه کر دے پھر جو لیا کو انٹھانے لگی۔ اس لئے جو لیا کو اسی حالت میں چھوڑ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گئی تھی۔ اس نے جھٹکے سے دروازہ کھولا اور دوڑتی ہوئی باہر آئی اور راہداری میں دوڑتی چلی گئی لیکن ابھی وہ راہداری کے آخر میں موجود دروازے کے قریب پہنچی ہی تھی کہ اس کے کانوں میں کار شارت ہونے کی آواز پڑی تو وہ تیزی سے آگے بڑھی لیکن جب وہ راہداری سے نکل کر بیرونی برآمدے میں پہنچی تو اس نے سفید رنگ کی کار کو تیزی سے مڑ کر دائیں طرف جاتے ہوئے دیکھا۔ پھاٹک

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اور واستہ نے اہتمائی برق رفتاری سے اس کی پسلیوں پر پوری قوت سے لات ماری اور جو لیا کا جسم روک ہوتا ہوا تیزی سے سائیڈ پر ہوا ہی تھا کہ جیکوٹی نے اس پر جملہ کر دیا لیکن دوسرے لمجھے جیکوٹی چیختنی ہوا میں اڑتی ہوئی سیدھی واستہ سے جائٹرائی جو جھک کر اپنا مشین پسل انٹھانے میں مصروف تھا۔ یہ جملہ صالحہ کی طرف سے ہوا تھا۔ وہ کرسی ٹوٹنے کی وجہ سے ڈھیلی پڑ جانے والی رسیوں سے کھسک کر باہر آچکی تھی اور لکپ ہٹھکڑی شاید وہ پہلے ہی کھول چکی تھی اس لئے اس نے رسیوں سے نجات ملتے ہی پوری قوت سے اچھل کر جیکوٹی اور واستہ پر جملہ کر دیا تھا۔ جیکوٹی اور واستہ دونوں پچھنتے ہوئے نیچے گرے تو صالحہ بھلی کی سی تیزی سے ایک طرف پڑے ہوئے مشین پسل کو جھپٹنے کے لئے مڑی اور پھر اس نے واقعی اہتمائی برق رفتاری سے مشین پسل جھپٹنا اور مڑ کر جیکوٹی اور واستہ پر فائر کھول دیا۔ لیکن گولیاں دروازے کے بند ہوتے ہی پٹ سے نکلا کر نیچے گریں۔ جیکوٹی اور واستہ دونوں ہی صالحہ کے مڑ کر مشین پسل انٹھانے کے دوران ہی اچھل کر باہر راہداری میں جا گرے تھے اور چونکہ دروازے کا پٹ آدھا کھلا ہوا تھا اس لئے وہ دونوں اس دروازے سے نکلا کر راہداری کی دیوار کے قریب جا گرے تھے۔ ان کے نکرانے سے دروازہ جھٹکا کھا کر واپس بند ہوا ہی تھا کہ اسی لمجھے صالحہ نے فائر کھول دیا تھا اور اس طرح گولیاں دروازے کے فولادی پٹ سے نکلا کر نیچے گر گئی تھیں۔ صالحہ دوڑتی ہوئی ان دونوں کی

پوری طرح کھلا ہوا تھا۔ صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا  
لیکن وہ واپس نہ مڑی بلکہ تیزی سے دوڑتی ہوئی پھانک کی طرف  
بڑھتی چلی گئی۔ پھانک بند کر کے وہ تیزی سے مڑی اور ایک بار پھر  
دوڑتی ہوئی اس کرے میں پینچ گئی جہاں جو لیا موجود تھی۔ جو لیا اب  
انھٹ کر بیٹھ چکی تھی لیکن اس کی حالت پہلے سے زیادہ خراب تھی۔

”پپ۔ پپ۔ پانی۔ مجھے پانی دو۔ میرا دم گھٹ رہا ہے۔“ جو لیا  
نے ڈوبتے ہوئے لجھے میں کہا تو صالحہ دوڑ کر دیوار میں موجود کھلی  
الماری کی طرف بڑھی جس کا ایک خانہ پانی کی بوتلوں سے بھرا ہوا  
تھا۔ جیگر نے کوڑا اسی الماری سے نکلا تھا اور اس کے پشت بندہ کئے  
تھے اس لئے یہ ابھی تک کھلے ہوئے تھے۔ صالحہ نے پانی کی بوتل  
اس کا ڈھکن کھولا اور تیزی سے مڑی۔ اس نے پانی کی بوتل  
جو لیا کے منہ سے لگادی۔ جو لیا نے تیزی سے پانی میبا شروع کر دیا اور  
جیسے جیسے پانی اس کے حلق سے نیچے اترتا چلا گیا اس کا مسخ شدہ پھرہ  
بوتل ہٹالی۔

”شکریہ صالحہ۔ اب میں ٹھیک ہوں۔ کہاں ہیں وہ دونوں۔ کیا  
ختم ہو گئے۔“ جو لیا نے پہلی بار مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے  
ساتھ ہی وہ انھٹ کھڑی ہوئی۔

”نہیں۔ وہ فرار ہو گئے ہیں اور میں اس بات پر حیران ہو رہی  
ہوں کہ آخر وہ اس طرح کیوں فرار ہو گئے ہیں۔ حالانکہ وہ دونوں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اہتمامی تربیت یافتہ لمجنت ہیں۔“..... صالحہ نے کہا۔

”ہا۔ ان کے لڑنے کا انداز بتا رہا ہے۔ اس دائرے نے جس  
طرح میری پسلیوں پر مخصوص انداز میں ضرب لگائی ہے اس سے ہی  
تپہ چلتا ہے کہ اسے اہتمامی مہارت حاصل ہے۔ یہ تو میری زندگی  
تھی کہ میں نج گئی ورنہ شاید میرا دل ہی پھٹ جاتا۔“..... جو لیا نے  
کہا۔ وہ انھٹ کر کھڑی ہو چکی تھی۔

”شاید ان کے پاس مزید اسلکہ نہ تھا اور ہمارے پاس مشین  
پشن تھے اس لئے انہوں نے جان بچا کر بھاگنے کو ہی غنیمت سمجھا۔“  
صالحہ نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے لیکن اصل میں وہ جو کچھ جانتا چلتا  
تھے اس کا انہیں علم ہو گیا ہے۔ ہم دونوں کے لڑنے کے انداز سے  
وہ بچھ گئے تھے کہ نہ صرف تم سیکرٹ سروس کی رکن، ہو بلکہ میں بھی  
تمہاری ساتھی ہوں اور اس سے انہوں نے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ عمران  
اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ ہم دوسری ٹیم ہیں اور یقیناً ان کا پورا  
گروپ میں موجود ہو گا اس لئے وہ اب آسانی سے ہم سب کا خاتمه کر  
سکتے ہیں۔“..... جو لیا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ  
دونوں اب اس کرے سے باہر آچکی تھیں۔

”تو اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ اب ہم واپس لپنے ہوئی تو جانے  
سے رہیں۔“..... صالحہ نے کہا۔

”یہاں کی تلاشی لو۔ شاید یہاں میک اپ کا سامان مل جائے۔“

جو یا نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں جلد از جلد ہاں سے نکل جانا چاہئے۔ یہ لوگ لا محالہ اپنے آدمیوں کو ہاں بھیجیں گے۔ تم منہ دھو لو میں اس دوران سرسری تلاشی لے لیتی ہوں۔ ..... صالحہ نے کہا اور جو یا کے اثبات میں سرہلانے پر وہ مڑی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔ ساری کوٹھی کی تلاشی لی گئی لیکن وہاں سوائے ایک الماری میں موجود عام سے اسلخ کے اور کچھ بھی نہ تھا۔ چنانچہ جب وہ واپس اس کمرے میں آئی جہاں جو یا کو چھوڑ کر گئی تھی تو جو یا منہ ہاتھ دھو کر اب تازہ دم دکھائی دے رہی تھی۔

”ہاں عام سے اسلخ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے البتہ ایک الماری میں بھاری کرنی موجود تھی وہ میں نے اٹھا لی ہے وہ ہاں ہمارے کام آئے گی۔ آواپ ہاں سے نکل چلیں۔ ..... صالحہ نے کہا اور جو یا نے اثبات میں سرہلانا۔

”اب صورت حال یکسر تبدیل ہو چکی ہے جیکوٹی۔ اب ان دونوں گروپوں کا فوری خاتمه ضروری ہو گیا ہے۔ ..... وائس نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ وہ اور جیکوٹی دونوں ایک کوٹھی کے کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

”تم فکر مت کرو وائس۔ اب یہ بات تو طے ہو گئی کہ دوسرا گروپ صالحہ اور اس سوئس نژاد لڑکی جو یا پر مشتمل ہے تو اب کارت ان کے لئے موت کا سرکل بن جائے گا۔ ..... جیکوٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن میری سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ آخر تم نے وہاں سے فرار ہونے کا فیصلہ کیوں کیا۔ کیا ہم دونوں ان سے کم تھے۔ وہ جو یا تو ختم ہو چکی تھی صرف وہ صالحہ رہ گئی تھی۔ اسے بھی ختم کیا جا سکتا تھا۔ ..... وائس نے قدرے غصیلے لبجے میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”جو حالات وہاں پیدا ہو چکے تھے وائسٹ اس میں وہ صالحہ بھی اس طرح ماری جاتی جس طرح وہ لڑکی جو یا ختم ہو گئی تھی اور میں نہیں چاہتی کہ صالحہ اس طرح ماری جائے اس لئے میں نے وہاں سے نکلنے اور تمہیں بھی ساتھ لے آنے کا فیصلہ کیا تھا۔..... جیکوئی نے بڑے مطمئن سے لبجے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تھا ہری بات۔ تم اس صالحہ سے کیا حاصل کرنا چاہتی ہو۔..... وائسٹ نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”میں صالحہ سے سیکرٹ سروس کے پورے سیٹ اپ کے بارے میں معلوم کرنا چاہتی ہوں تاکہ ان دونوں گروپوں کے خاتمے کے بعد اگر سیکرٹ سروس کا کوئی اور گروپ وہاں آئے تو اسے بھی کوئی کیا جاسکے کیونکہ ظاہر ہے سیکرٹ سروس صرف ان چند افراد پر مشتمل تو نہیں ہو سکتی اور ان کا رابطہ لا محالہ اپنے ملک سے ہو گا۔ ان کے خاتمے کے بعد نوراً، دوسراً گروپ وہاں پہنچے گا۔..... جیکوئی نے کہا۔

”لیکن یہ بات تو عمران اور اس کے ساتھیوں سے بھی معلوم کی جاسکتی ہے۔..... وائسٹ نے کہا۔

”نہیں۔ صالحہ شاید نئی نئی سیکرٹ سروس میں شامل ہوئی ہے اور یہ لڑکی جو یا تو بہر حال سیکرٹ سروس کی ممبر ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ یہ بات تو ناممکن ہے کہ کوئی غیر ملکی کسی ملک کی سیکرٹ سروس کا ممبر ہو۔ اس لڑکی کی شاید سیکرٹ سروس کے چیف نے خصوصی طور پر خدمات حاصل کی ہوں گی تاکہ صالحہ کے اندازی پن کو

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کو رکیا جاسکے اور ہمیں ڈاچ دیا جاسکے۔ تم نے دیکھا نہیں کہ اس لڑکی جو یا کے بارے میں ہم سو فیصد یہی سمجھتے تھے کہ واقعی سیاح لڑکی ہے لیکن اس لڑکی نے جس انداز میں لڑائی لڑی ہے اس سے ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ تو انتہائی تربیت یافتہ ہے۔..... جیکوئی نے کہا۔

”بہر حال تم نے جو کچھ کیا ہے میری سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آسکی۔ اس جو یا کے ساتھ اس صالحہ کا خاتمہ کر دیا جاتا تو پھر باقی عمران اور اس کے ساتھی رہ جاتے۔ ان پر کسی بھی لمحے فائز کھولا جاسکتا ہے جبکہ اب یہ صالحہ زندہ رہ گئی ہے اور لا محالہ اس کا رابطہ عمران سے ہو گا اس لئے ہو سکتا ہے کہ انہیں بھی اس سارے سلسے کا علم ہو چکا ہو اور اب یہ اکٹھے ہو چکے ہوں۔..... وائسٹ نے کہا۔

”پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وائسٹ۔ میں سب سن بھال لوں گی۔..... جیکوئی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی اور جیکوئی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”یہ۔ جیکوئی بول رہی ہوں۔..... جیکوئی نے کہا۔  
”راسکو بول رہا ہوں مادام۔ پواستن تحری پر صرف جیگری لاش موجود ہے۔..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”صرف جیگر کی لاش۔ کیا مطلب۔ وہ سوئس نژاد لڑکی کی لاش بھی تو وہاں ہوگی۔..... جیکوئی نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”نہیں مادام۔ وہاں صرف جیگر کی لاش موجود ہے البتہ پانی کی ایک خالی بوتل وہاں فرش پر پڑی ملی ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ وہ سوئس نژاد لڑکی ہلاک نہیں ہوئی بلکہ صرف بے ہوش ہوئی تھی اور اسے پانی پلا کر ہوش میں لا لایا گیا ہو گا۔..... راسکو نے کہا تو جیکوٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ہاں۔ تمہاری بات درست ہو سکتی ہے۔ بہر حال تم نے انہیں تلاش کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں۔..... جیکوٹی نے کہا۔

”میں مادام۔ پورے کارت میں انہیں تلاش کیا جا رہا ہے اور جلد ہی ہم انہیں ڈھونڈ نکالیں گے۔..... راسکو نے کہا۔

”عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کوئی اطلاع ملی ہے۔..... جیکوٹی نے کہا۔

”وہ کوئی میں موجود ہیں اور شاید صح کو باہر نکلیں۔..... راسکو نے جواب دیا۔

”ان کافون نمبر پیپ کیا گیا ہے یا نہیں۔..... جیکوٹی نے کہا۔ ”نو مادام۔ آپ نے حکم ہی نہیں دیا تھا۔ دیے ان لوگوں کو شاید نگرانی کا خدشہ تھا اس لئے ان میں سے چند افراد باقاعدہ کوئی سے باہر آ کر چینگ بھی کرتے رہے ہیں لیکن ہمارا آدمی وہاں سے چونکہ بہت دور تھا اس لئے وہ اسے چھیک نہیں کر سکے۔ اگر آپ فون پھیک کرنے کا حکم دیں گی تو پھر ہمیں قریب جانا ہو گا۔..... راسکو نے کہا۔

”نہیں۔ قریب جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم اس صالحہ اور جو یا کو تلاش کرو اور اس بار جو یا کو گولیوں سے اڑا دو لیکن اس صالحہ کو اغوا کر کے پسیشن پر ایٹ پر چاہینا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں اب عمران اور اس کے ساتھیوں کے پاس ہنچیں تو پھر تم نے صرف نگرانی کرنی ہے اور مجھے اطلاع دیں ہے۔..... جیکوٹی نے کہا۔

”میں مادام۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جیکوٹی نے رسیور رکھ دیا۔

”میرا خیال ہے کہ اب ان معاملات کو چیف کے نوٹس میں لے آنا چاہئے۔..... وائٹ نے کہا۔

”کن معاملات کو۔..... جیکوٹی نے چونکہ کر پوچھا۔

”اب جبکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے دونوں گروپ کھل کر سامنے آچکے ہیں اور ہمارے تفریحی سپاٹ کے بارے میں بھی انہیں معلومات مل چکی ہیں تو اب دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو ان سب کا فوری خاتمه کر دیا جائے یا پھر اس سپاٹ کی سیکورٹی تبدیل کر دی جائے۔ میرا مطلب ہے کہ اب تمہارا وہاں سامنے رہنا ہمارے حق میں نہیں رہے گا۔..... وائٹ نے کہا۔

”اوہ۔ تو تم اس انداز میں سوچ رہے ہو۔..... جیکوٹی نے کہا۔

”ہاں جیکوٹی۔ تم جو کچھ سوچ رہی ہو میں اس سے آگے کی بات سوچ رہا ہوں۔ عمران کی فائل تم نے پڑھ لی ہے اور صالحہ کے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

بارے میں تمہارا خیال ہے کہ وہ ابھی اندازی ہے اس کے باوجود تم نے صالحہ کی پھرتی اور تیزی اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے۔ اگر ایک لمحہ کا فرق نہ پڑتا تو گویا ہمارے جسموں میں گھس چکی ہوتیں اور وہ سو سُن خزاد لڑکی جو یا وہ تو بس اچانک ہی مار کھا گئی تھی ورنہ اس کے لڑنے کا اندازا بتا رہا تھا کہ وہ اس صالحہ سے زیادہ تیز ہے۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو عمران اور اس کے ساتھی یقیناً ان سے زیادہ تیز ہوں گے۔ یہ درست ہے کہ ہم میک اپ میں ان کے سامنے آئے ہیں لیکن مجھے یقین ہے کہ اب یہ دونوں بھی کھل کر سامنے آجائیں گی اور بہر حال یہ بات طے شدہ ہے کہ اس تفریحی سپاٹ کے نیچے مشن سپاٹ ہے اور واٹر میزائل کسی بھی وقت وہاں پہنچ سکتا ہے اس لئے اب دو صورتیں ہو سکتی ہیں کہ ہم ان کا فوری خاتمه کر دیں یا پھر دوسری صورت یہ ہے کہ ہم اب سرے سے سامنے ہی نہ آئیں اور یہ بتا دیا جائے کہ وائٹ اور جنکوٹی دونوں واپس کر انس چلے گئے ہیں۔ ..... وائٹ نے کہا۔

”لیکن کیوں۔ ہم دونوں واپس کیوں جائیں۔ جب ہم سامنے ہی نہیں آئے۔ ..... جنکوٹی نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ یہ لڑکی جو یا اور صالحہ دونوں ہمیں ہچان چکی تھیں۔ میں نے ان کی آنکھوں میں شاختت کی مخصوص چمک دیکھ لی تھی اس لئے تو میں واپس کلب نہیں گیا بلکہ یہاں آگیا ہوں۔ ..... وائٹ نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”لیکن تم بس کو کیا کہو گے۔ ..... جنکوٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں بس سے کوئی واضح لائھہ عمل طے کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اب موجودہ صورت حال میں معاملات کو اس انداز میں نہیں چلایا جاسکتا جس انداز میں تم چلانا چاہتی ہو۔ ..... وائٹ نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے کہ لو بات۔ ..... جنکوٹی نے کہا تو وائٹ نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبریں کرنے شروع کر دیئے۔

”تمامن بول رہا ہوں۔ ..... رابطہ قائم ہوتے ہی چیف تمامن کی مخصوص آواز سنائی دی۔ شاید یہ نمبر اس کے خصوصی فون کا تھا۔

”وائٹ بول رہا ہوں بس۔ کارت سے۔ ..... وائٹ نے کہا۔

”اوہ تم۔ کیا بات ہے۔ تمہارے لجھے میں اہتمامی سنجیدگی ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔ ..... دوسری طرف سے چونکے ہوئے لجھے میں کہا گیا۔

”باس۔ یہاں حالات کچھ اس انداز میں پیش آرہے ہیں کہ میں نے سوچا کہ آپ سے یہ سارا معاملہ ڈسکس کروں۔ ..... وائٹ نے کہا۔

”کیسے حالات۔ کیا ہوا ہے۔ جنکوٹی کہا ہے۔ ..... تمامن نے چونک کر حیرت بھرے لجھے میں پوچھا۔

”وہ میرے ساتھ ہی بیٹھی ہوئی ہے۔ ..... وائٹ نے جواب دیا۔

کیا ہوا ہے جو تم دونوں سیریئس ہو رہے ہو۔..... تھامن نے کہا تو وائٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے کارٹ آنے سے لے کر صالحہ اور جولیا کے ساتھ ملاقات اور پھر انہیں اغوا کر کے پوائنٹ تحری پر لے جانے اور وہاں میک اپ میں جا کر ان سے پوچھ کرنے سے لے کر وہاں سے فرار ہو کر یہاں پہنچنے اور اب راسکو کی طرف سے یہ اطلاع کہ جولیا بھی زندہ ہے کی تفصیل بتا دی۔

”تو پھر اس میں کیا سیریئس مسئلہ ہے۔..... تھامن نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”باس۔ جیکوئی کا ارادہ ہے کہ اس صالحہ کو زندہ پکڑ کر اس سے سیکرٹ سروس کے کسی دوسرے گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کی جائیں جبکہ میرا خیال ہے کہ اب کھل کر سامنے آ جانا چاہیے اور عمران اور اس کے ساتھیوں کو اور جولیا اور صالحہ سب کو گولیوں پکشنگ کریں گے اور میرا مل بھی کارٹ پہنچنے والا ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ اسے بھی نقصان پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں۔“ وائٹ

”کیا انہیں مشن سپاٹ کے بارے میں علم ہو چکا ہے۔“ تھامن نے پوچھا۔

”باس۔ جیکوئی کے اس تفریحی سپاٹ پر موجود رہنے کے بعد کوئی حق ہی ہو گا جو یہ نہ سمجھ سکے گا کہ مشن سپاٹ کہاں ہے۔ یہ لوگ

حد درجہ تیز ہیں اس لئے مجھے خدشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم ان کی طرف سے غافل رہیں اور یہ اچانک مشن کو کوئی ایسا نقصان پہنچا دیں جو ناقابل تلافی ہو۔..... وائٹ نے کہا۔

”جیکوئی کو رسیور دو۔..... تھامن نے کہا تو وائٹ نے رسیور ساتھ پہنچی ہوئی جیکوئی کی طرف بڑھا دیا۔

”لیں باس۔ میں جیکوئی بول رہی ہوں۔..... جیکوئی نے رسیور لے کر کہا۔

”جیکوئی۔ کیا تم مشن سپاٹ پر گئی ہو۔..... تھامن نے کہا۔

”باس۔ میں روزانہ وہاں کا ایک راؤنڈ لگاتی ہوں تاکہ وہاں کے خفاظتی انتظامات کو ساتھ پہنچ کر قوتی رہوں۔..... جیکوئی نے جواب دیا۔

”وائٹ کا خدشہ درست ہے۔ اب ایسا کرو کہ تم مستقل مشن سپاٹ کے اندر رہی رہو۔ اس وقت تک جب تک مشن مکمل نہ ہو جائے اور وائٹ باہر رہ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ کے ساتھ مل کر خاتمه کرے گا۔..... تھامن نے کہا۔

”لیکن باس۔ اس طرح میں تو وہاں ایک لحاظ سے نظر بند ہو کر رہ جاؤں گی۔..... جیکوئی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تمہارے جذبات سے زیادہ اس مشن کی اہمیت ہے جیکوئی۔

”وائٹ کا خدشہ درست ہے۔ وہ کھل کر تمہاری وجہ سے بات نہیں کر رہا درست میں اس کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔..... تھامن نے کہا تو

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

جیکوئی بے اختیار اچھل پڑی جبکہ وائسٹ کے پھرے پر ہلکی سی مسکراہت ابھر آئی۔

کیا مطلب بآس۔ کیا وائسٹ نے کوئی خاص اشارہ کیا ہے۔ میں تو نہیں بھجے سکی اس کے اشارے کو۔..... جیکوئی نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

اس نے تو کوئی اشارہ نہیں کیا لیکن جو کچھے اس نے کہا ہے اس سے یہی تیجہ نکلتا ہے کہ وہ تمہاری طرف سے خدشے کا شکار ہے۔ وہ نہیں چاہتا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں تمہیں نقصان پہنچے۔ تھامن نے کہا۔

مجھے نقصان اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھوں۔ کیا مطلب۔ جیکوئی نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

صاف اور سیدھی بات ہے جیکوئی۔ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ معلوم ہو چکا ہے کہ تم وہاں تفریحی سپاٹ کی آڑ میں مشن سپاٹ کی حفاظت کر رہی ہو اس لئے یقیناً وہ تمہیں انداز کر کے اور تم پر تشدد کر کے مشن سپاٹ کے بارے میں معلومات حاصل کریں گے۔

اسی لئے وائسٹ چاہتا ہے کہ کھل کر ان کے مقابلے پر نکل آنا چاہئے اور وائسٹ کا خدشہ سو فیصد درست ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ تم سپاٹ کے اندر رہو تاکہ ایک تو اس کی حفاظت کی جاسکے اور دوسرا پاکیشیا سیکرٹ سروس تم پر ہاتھ نہ ڈال سکے۔ وائسٹ گروپ کی مدد سے جب چاہے گا ان کا خاتمہ آسانی سے کر دے گا۔..... تھامن نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کہا۔

"اوہ کمال ہے۔ میرے ذہن میں یہ خیال ہی نہ آیا تھا اور نہ وائسٹ نے مجھ سے کہا ہے۔ تھیک ہے۔ آپ کی بات درست ہے۔ اب ایسا ہی ہو گا۔..... جیکوئی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"رسیور وائسٹ کو دے دو۔..... تھامن نے کہا۔  
"لیں بآس۔..... وائسٹ نے رسیور لے کر قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں تمہارا مطلب درست طور پر بھاہوں یا نہیں۔ دوسری طرف سے تھامن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں بآس اور اسی لئے تو آپ کی ہم نے ہمیشہ دل سے قدر کی ہے بہر حال آج ان دلڑکیوں نے جس انداز میں فائسٹ کی ہے اس نے ہمیں چوکنا کر دیا ہے اور مجھے حقیقتاً جیکوئی کے بارے میں خدشات پہنچا ہو گئے تھے۔ اب جیکوئی وہاں محظوظ ہو جائے گی اور سپاٹ کے بارے میں بھی میری فکر دور ہو جائے گی تو میں اطمینان سے ان لوگوں کا خاتمہ کر سکوں گا۔..... وائسٹ نے کہا۔

"میرا خیال ہے وائسٹ کہ تم ان سے از خود مت نکراو۔ انہیں ان کے حال پر چھوڑ دو۔ یہ لوگ چاہے کچھ بھی کیوں نہ کر لیں یہ مشن سپاٹ میں نہ داخل ہو سکتے ہیں اور نہ اسے تباہ کر سکتے ہیں۔ میری اسرائیلی حکام سے بات ہو چکی ہے۔ انہوں نے اس سپاٹ کو

امہتائی فول پروف انداز میں بنایا ہے اور پھر جیکوئی بھی وہاں موجود ہو گی۔ ہاں اللتبہ اگر تمہیں کسی وقت یہ احساس ہو جائے کہ یہ لوگ مشن سپاٹ کے لئے حقیقی خطرہ بن رہے ہیں تو پھر بے شک تم حرکت میں آ جانا۔..... تھامسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے باس۔ میں آپ کا مطلب سمجھ گیا ہوں۔“..... واٹ

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ مجھے رپورٹ دیتے رہنا۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو واٹ نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی اور اس بار جیکوئی نے رسیور اٹھایا۔

”لیں۔ جیکوئی بول رہی ہوں۔“..... جیکوئی نے کہا۔  
”راسکو بول رہا ہوں مادام۔“..... دوسری طرف سے راسکو کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔ کیا رپورٹ ہے۔ ان دونوں لڑکیوں کے بارے میں۔“  
جیکوئی نے چونک کر پوچھا۔

”مادام صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ وہ پوائنٹ تھری سے نکل کر راجر مارکیٹ گئی ہیں۔ اس کے بعد ان کا سراغ نہیں مل سکا۔  
التبہ جو بس انہوں نے پہنا ہوا تھا وہ بس راجر مارکیٹ میں موجود تھری ایس ہوٹل کی سائیڈ گلی میں پڑے ہوئے دیسٹ ڈرمی میں پڑے  
تلے ہیں۔..... راسکو نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے راجر مارکیٹ سے میک اپ کا سامان اور بس خریدے اور پھر میک اپ کر کے اور بس تجدیل کر لئے ہیں اس لئے تم انہیں تلاش نہیں کر سکے۔..... جیکوئی نے کہا۔

”لیں مادام۔ اسی لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب ہم نے کیا کرنا ہے۔..... راسکو نے کہا۔

”تم فی الحال صرف عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کرو اور سوالاز تفریحی سپاٹ پر اپنے آدمیوں کو حکم دے دو کہ وہ ان لڑکیوں کے قد و قامت کو نگاہ میں رکھیں۔ یہ دونوں بہر حال وہاں پہنچیں گی اور سنو صحیح میں مشن سپاٹ پر جا رہی ہوں اور جب تک مشن مکمل نہیں ہو جاتا میں باہر نہیں آؤں گی اور نہ میرا تم سے رابطہ ہو گا کیونکہ چیف نے یہی حکم دیا ہے۔ اب تم واٹ کے اندر کام کرو گے۔..... جیکوئی نے کہا۔

”لیں مادام۔“..... دوسری طرف سے راسکو نے کہا۔

”مجھے رسیور دو۔“..... واٹ نے کہا تو جیکوئی نے رسیور اس کی طرف بڑھا دیا۔

”ہیلو راسکو۔ میں واٹ بول رہا ہوں۔“..... واٹ نے رسیور لے کر کہا۔

”لیں بس۔“..... دوسری طرف سے موڈبانہ لجے میں کہا گیا۔

”تم ان دونوں لڑکیوں کی کارٹ میں تلاش بند کر دو اور جیسا

جیکوئی نے کہا ہے تم فی الحال عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی کرو اور سولاز تفسیحی سپاٹ کی اور ہم نے انہیں نہیں چھیر دنا۔ جب ضرورت ہو گی میں تمہیں مزید احکامات دے دوں گا۔..... وائٹ نے کہا۔

"اوکے بس"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور وائٹ نے بھی اوکے کہہ کر رسپور رکھ دیا۔

"تم نے مجھے بتانا تھا کہ تم یہ چاہتے ہو"..... جیکوئی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے میری بات نہ ماننی تھی اور مجھے اپنے سے زیادہ تمہاری فکر رہتی ہے"..... وائٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ اسی لئے تو میں تمہیں پسند کرتی ہوں"..... جیکوئی نے ہستے ہوئے کہا اور وائٹ بے اختیار ہنس پڑا۔

"عمران صاحب اس بار آپ بڑے عجیب انداز میں اس مشن پر کام کر رہے ہیں"..... صدر نے کہا۔

"عجیب انداز میں۔ کیا مطلب"..... عمران نے چونک کر پوچھا۔ وہ سب صحیح کا ناشتہ کرنے کے بعد بڑے کمرے میں بیٹھے چائے پینے میں مصروف تھے۔

"وائٹ اور جیکوئی سے اس انداز میں ملاقات۔ پھر اطمینان سے اس کوٹھی میں رات گزارنا۔ صالحہ اور جو یا سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہ رکھنا۔ یہ سب نئی باتیں ہیں حالانکہ آپ کو اطلاع مل چکی ہے کہ واٹر میزاں ایکریمین نیوی کے ذریعے پہنچ رہا ہے اور یقیناً مشن سپاٹ پر کام ہو رہا ہو گا۔ جیسے ہی میزاں یہاں پہنچ گا اسے نصب کر کے پاکیشیا کے خلاف فائر کر دیا جائے گا"..... صدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”تو تم کیا چاہتے ہو کہ ہم جا کر اس مشن سپاٹ کو تباہ کر دیں۔“  
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے ہم نے اسے تباہ ہی تو کرنا ہے۔“..... صدر نے کہا۔  
جبکہ کیپشن شکیل اور سور خاموش بیٹھے چائے پینے اور ان دونوں کی  
باتیں سننے میں مصروف تھے۔

”اگر میراںل چینخے سے پہلے مشن سپاٹ تباہ ہو گیا تو کیا خیال ہے  
میراںل پھر بھی مہماں چینچے گا۔“..... عمران نے بڑے سادہ سے لمحے میں  
کہا تو صدر بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ تو اس لئے آپ خاموش ہیں لیکن ہمیں بہر حال یہ تو معلوم  
ہونا چاہئے کہ مشن سپاٹ کہاں ہے۔ اس کے حفاظتی انتظامات کیا  
ہیں اور ان کا کیا توڑ ہو سکتا ہے۔ عین موقع پر اگر ہم یچھے رہ گئے تو  
پھر۔“..... صدر نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ ایکریمیا اور اسرائیل ایسے مشن سپاٹ کو  
محنوڑ کھنے کے لئے زیادہ سے زیادہ کیا کر سکتے ہیں اس لئے بے فکر  
رہو۔ اس کا ہندوبست ہو جائے گا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے  
کہا۔

”لیکن وہ صالحہ اور جو یا۔ وہ کیا کریں گی۔“..... صدر نے کہا۔  
”وہ سیر و تفریح کریں گی اور کیا کرنا ہے انہوں نے۔“..... عمران  
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے خدشہ ظاہر کیا تھا کہ کہیں یہ مشن

سپاٹ دھوکہ نہ ہو۔ میں اس پولٹنٹ پر غور کرتا رہا ہوں۔ ایسا واقعی  
ہو سکتا ہے۔“..... کیپشن شکیل نے کہا تو صدر بے اختیار چونک  
پڑا۔

”ذرا کھل کر بات کرو۔ صدر کی عقل موٹی ہے اسے بات آسانی  
سے سمجھ میں نہیں آتی۔“..... عمران نے کہا تو صدر بے اختیار ہنس  
پڑا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ واقعی آپ دونوں اس قدر باریک  
باتیں کرتے ہیں کہ میری عقل ان باتوں کے مقابلے میں موٹی ہی  
راہتی ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”میرا مطلب ہے کہ اگر انہوں نے مہماں کا رٹ میں اس مشن  
سپاٹ کو صرف ہمارے لئے ٹریپ بنانے کے لئے تیار کیا ہے اور ہم  
مہماں انتظار کرتے رہ جائیں اور وہ کسی اور جیرے پر واٹر میراںل  
نصب کر کے اسے فائر بھی کر دیں پھر ہم کیا کریں گے۔“..... کیپشن  
شکیل نے کہا۔

”اوہ۔ اتنا بڑا فریب نہیں ہو سکتا۔ مشن سپاٹ کی تیاری میں بے  
پناہ سرمایہ خرچ ہوتا ہے۔ میراںل فائر کرنے کے لئے خفیہ لانچنگ  
پیڈ ہانا اور اہتمائی قسمیتی مشیزی فٹ کرنا ضروری ہوتا ہے۔“..... صدر  
نے کہا۔

”پہلی بات تو یہ ہے کہ اسرائیل اور ایکریمیا کے لئے دولت کوئی  
اہمیت نہیں رکھتی اور دوسری بات یہ کہ پاکیشیائی ایٹھی تنصیبات

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

تباه کرنے کی غرض سے وہ پوری دنیا کی دولت بھی خرچ کرنے پر آمادہ ہو سکتے ہیں..... کیپشن شکیل نے کہا تو صدر کے چہرے پر پہلی بار تشویش کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ۔ واقعی یہ بات بھی قابل غور ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”تو کیا نقلی میزاں میہاں نصب کیا جائے گا۔“..... عمران نے کہا۔

”نقلی۔ کیا مطلب۔ اصل بھی وہ میہاں نصب کر سکتے ہیں۔ انہیں ایک میزاں ہی تباہ کرنا پڑے گا اور کیا ہو گا۔“..... کیپشن شکیل نے کہا۔

”لیکن اطلاع تو یہ ملی ہے کہ ایک میزاں ایکریمین نیوی کے حوالے کیا گیا ہے۔ اگر دو ہوتے تو دوسری بات تھی۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ وہ میزاں کہاں پہنچایا گیا ہے۔ میہاں کارٹ یا کسی اور جزیرے میں۔“..... کیپشن شکیل نے کہا۔

”تم فکر نہ کرو۔ میں نے رات کو فون کر دیا ہے۔ آج کسی بھی وقت اطلاع مل جائے گی۔“..... عمران نے کہا تو سب کے چہروں پر یکخت اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔

”اس کا مطلب ہے کہ آج سارا دن اس فون کا انتظار کرنے میں گزر جائے گا جبکہ میرا خیال تھا کہ آج اس مشن سپاٹ کی ابتدائی چیکنگ تو کر لی جاتی۔“..... صدر نے کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کہا۔

”تم تسویر کو ساتھ لے کر چلے جاؤ جبکہ میں اور کیپشن شکیل میہاں بیٹھے اطمینان سے سوچتے رہیں گے۔ کیوں کیپشن شکیل۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں تو بعد میں سوچتا ہوں۔ آپ چہلے سوچ لیتے ہیں۔ اب دیکھیں میں خواہ مخواہ ساری رات اس پوانت پر سوچتا رہا جبکہ آپ چہلے سوچ کر رات کو فون بھی کر چکے تھے۔“..... کیپشن شکیل نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”سوچتا تو بہر حال مشترک ہی رہا۔ چہلے اور بعد کی بات دوسری ہے۔“..... عمران نے کہا اور اس بار کیپشن شکیل بھی ہنس پڑا اور پھر کافی در مختلف باتیں ہوتی رہیں کہ اچانک درمیان میں موجود میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”پرنس بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”ویلسن بول رہا ہوں پرنس۔ ایکریمیا سے۔“..... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حقیقی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”آپ چہلے اپنا تفصیلی تعارف تو کرائیں۔“..... عمران نے کہا تو عمران کے سارے ساتھی عمران کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے کیونکہ عمران کی اس بات سے ثابت ہو رہا تھا کہ کال کرنے

والا عمران کے لئے بھی اجنبی ہے۔ صدر نے ہاتھ بڑھا کر لاڈر کا بٹن پر لیں کر دیا۔

”مجھے رائل کلب کے جیری نے آپ کے بارے میں بتایا تھا اور اس نے آپ کا کام میرے ذمے لگا کر یہ کہا تھا کہ میں آپ کو براہ راست اطلاع دے دوں کیونکہ جیری کسی اہتمائی ضروری کام کی وجہ سے ایک ہفتے کے لئے افریقہ چلے گئے ہیں۔ آپ کافون نمبر بھی انہوں نے ہی دیا تھا۔“..... ویلسن نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اچھا فرمائیے۔“..... عمران نے اس بار مطمئن لجھ میں کہا۔ ”آپ کی مطلوبہ معلومات کے مطابق ڈبلیو ایم ایکریمین نیوی کی پیشیل آبادوز کے ذمیع کارت پہنچایا جا رہا ہے۔ وہ آج کسی بھی وقت کارت آئی لینڈ پنج جائے گا۔ تمام کارروائی اہتمائی خفیہ انداز میں ہو رہی ہے۔“..... ویلسن نے کہا۔

”کیا بات کنفرم ہے کہ ڈبلیو ایم کارت آئی لینڈ ہی بھیجا جا رہا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”لیں پرنس۔ یہ حتی بات ہے۔“..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

”کارت آئی لینڈ میں کون اسے وصول کرے گا اور کس طرح اس کی ڈبلیوری ہو گی۔ اس سلسلے میں کچھ معلوم ہوا ہے۔“..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”لیں سرچونکہ جیری نے یہ پوانت خصوصی طور پر میرے ذمے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

لگایا تھا اس لئے میں نے اس پوائنٹ پر خصوصی طور پر معلومات حاصل کی ہیں۔ کارت آئی لینڈ میں ایکریمیا کا کوئی خصوصی اڈا نہ زمین ہے اور ایکریمین پیشیل ہجنسی کے لوگ وہاں موجود ہیں جو اسے وصول کریں گے۔ اس سلسلے میں اعلیٰ حکام کے ان کے ساتھ خصوصی کوڈ ٹلے ہو چکے ہیں۔ صرف اتنی تفصیل مل سکی ہے۔“..... ویلسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ڈبلیو ایم کی تعداد کتنی ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”ایک ڈبلیو ایم بھجوایا جا رہا ہے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔ ”اوکے۔ تھینک یو۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسپورٹ کر بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اس کا مطلب ہوا عمران صاحب کہ ہمارے یہ خدشات غلط ثابت ہوئے کہ شاید یہ اڈا ہماں کی بجائے کہیں اور بنایا جا رہا ہے اور ہماں صرف ٹیپ ہے۔“..... کیپشن شکل نے کہا۔

”ہا۔ اب تو یہ بات کنفرم ہو گئی ہے لیکن چند سوالات ایسے ہیں جواب بھی مجھے کنفیوز کر رہے ہیں۔“..... عمران نے اٹھے ہوئے لجھ میں کہا۔

”کون سے۔“..... صدر اور کیپشن شکل دونوں نے چونک کر کہا۔

”کارت آئی لینڈ میں اگر بقول ویلسن ایکریمین پیشیل ہجنسی کا ہولڈ ہے تو پھر کرانس کی بلیک سٹار ہجنسی کے میں سیکشن کو ہماں

کس لئے بھیجا گیا ہے اور پھر باقاعدہ اس سلسلے میں یہاں معاملات کو اوپن کیا گیا ہے کہ بلیک سٹار کلب بنایا گیا ہے اور وہاں کھلے عام واسٹ کو ہنچایا گیا ہے اور جیکوٹی کو باقاعدہ سولاز کے تفریجی سپاٹ کی سیکورٹی کا کام دیا گیا ہے۔ ان باتوں سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ منصوبہ ساز چاہتے ہیں کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کا علم ہو جائے تو وہ یہاں کارت میں آکر لٹھ جائے جبکہ اصل سپاٹ کہیں اور ہو گا اور وہاں تو یہ بات طے ہو چکی ہے کہ کارت آئی لینڈ میں ہی ان کا مشن تیار ہو رہا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”کیا ویلسن کی اس بات پر بھروسہ کیا جا سکتا ہے عمران صاحب“۔ صدر نے کہا۔

”ہاں۔ کیونکہ جیری اس معاملے میں اہمی قابل بھروسہ آدمی ہے اور ویلسن کے ذمے اگر جیری نے کام لگایا ہے تو پھر ویلسن کسی صورت بھی غلط آدمی نہیں ہو سکتا اور نہ ہی غلط معلومات فراہم کر سکتا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر یہی کہا جاسکا ہے عمران صاحب کہ ان کا خیال ہو گا کہ اول تو پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس مشن کا علم نہ ہو سکے گا اور اگر ہو جائے گا تو چونکہ پاکیشیا سیکرٹ کے تصور میں بھی نہ ہو گا کہ اس مشن پر کرانس کی ۶ جنسی بلیک سٹار بھی کام کر سکتی ہے اس لئے وہ انہیں نظر انداز کر دیں گے اور یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمه کر دیں گے لیکن واسٹ اور جیکوٹی دونوں نے اپنی حرکت سے خود کو

آشکار کر لیا ہے۔..... صدر نے کہا۔

”ہاں۔ میرا خیال ہے کہ تمہارا تجربیہ درست ہے۔ بہر حال اب جبکہ یہ بات طے ہو چکی ہے کہ کسی بھی وقت ڈبلیو ایم یعنی واٹر میزاںکل یہاں پہنچنے والا ہے تو اب ہمیں اٹے پر ریڈ کرنا ہو گا اور اسے جباہ کرنا ہو گا۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن اصل مسئلہ یہ واسٹ اور جیکوٹی نہیں ہیں۔ یہ تو سامنے ہیں۔ اصل مسئلہ ان کا سیکشن ہے جو خفیہ ہے اور ہمیں چہلے اسے ٹریس کرنا ہو گا اور اس کا خاتمه کرنا ہو گا۔ اس کے بعد ہی بات آگے بڑھ سکے گی۔..... کیپشن تھکیل نے کہا۔

”اس میں کون سی مشکل ہے۔ اس واسٹ اور جیکوٹی کو پکڑ کر ان سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں ورنہ ہم کہاں نکریں مارتے پھر گے اور جہاں تک میرا خیال ہے اب ہمارے پاس وقت ہی نہیں ہے۔..... خاموش یہٹھے ہوئے تیور نے اچانک کہا تو عمران سمیت سب چونک پڑے۔

”وقت نہیں ہے۔ کیوں؟..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”اس لئے کہ انہوں نے لاچنگ پیدا ہے تیار کیا ہو گا۔ تمام مشیزی نصب کر دی ہو گی تب ہی انہوں نے وار میزاںکل یہاں بھجوانے کے لئے کہا ہو گا ورنہ یہ میزاںکل اس مشیزی کے ساتھ بھی آسکتا تھا۔ اسے علیحدہ منگوانے کا کوئی تک نہیں بنتا۔ اب انہوں نے صرف اسے نصب کرنا ہے اور اسے شارگٹ پر فائر کرنا ہے اور جہاں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

تک میرا خیال ہے اس میں دن یا ہفتوں کی ضرورت نہیں ہو گی۔  
صرف چند گھنٹوں کی بات ہو گی۔..... تصور نے کہا تو عمران کے  
پھرے پر بے اختیار حسین کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔  
”میری گذشتور سے جو کچھ تصور نے کہا ہے وہ واقعی قابل غور ہے۔  
کیپشن شکیل نے کہا۔

”اب غور کرنے کا بھی وقت نہیں رہا۔ اب تو حرکت میں آجائے  
کا وقت ہے۔..... تصور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ پھر تم صدر کے ساتھ اس واسٹ کو گھیرو۔ میں کیپشن  
شکیل کے ساتھ جیکوئی کو گھیرتا ہوں۔ زیروفائیو ڈرامسیز میں نے  
مارکیٹ سے حاصل کر لئے تھے۔ ایک صدر کے پاس ہو گا اور ایک  
میرے پاس۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا کہ تم نے واسٹ سے اس  
گروپ کے بارے میں معلومات حاصل کر کے ان کا خاتمه کرنا ہے  
جبکہ میں جیکوئی سے اس مشن سپاٹ کے بارے میں معلومات حاصل  
کروں گا تاکہ آئندہ کام اکٹھے اور تیزی سے ہو سکے۔..... عمران نے  
سنجیدہ لججے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔..... صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب  
اٹھ کر کھڑے ہو گئے کیونکہ ان سب کو واقعی احساس ہو گیا تھا کہ  
اب ان کے پاس وقت بے حد کم رہ گیا ہے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سیاحوں کے لئے بنے ہوئے اہتمائی خوبصورت ہس میں سے ایک  
ہٹ کے اہتمائی خوبصورت انداز میں بچے ہوئے کمرے میں جویا اور  
صالحہ دونوں موجود تھیں۔ ان دونوں نے نہ صرف میک اپ کر لئے  
تھے بلکہ انہوں نے لباس بھی تبدیل کر لئے تھے کیونکہ انہیں معلوم  
تھا کہ اب جیکوئی اور واسٹ کا گروپ ان کے خاتمے کے لئے ان کی  
تلشیں میں ہو گا۔

”اب کیا پلان ہے۔ ہمیں اب باقاعدہ کام کرنا چاہئے۔۔۔ صالحہ  
نے کہا۔

”کام ہی تو کر رہے ہیں لیکن یہ دوسری بات ہے کہ ہمارے  
سلامتے واضح لائھہ عمل نہیں ہے۔..... جویا نے مسکراتے ہوئے  
جواب دیا۔

”میری بات کا مطلب بھی یہی تھا جویا۔..... صالحہ نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

”لیکن اب ہمیں کوئی واضح لائے عمل سوچتا ہو گا کیونکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ معاملات کو اگر نہ روکا گیا تو معاملات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائیں گے۔..... جو یا نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

”تمہاری بات درست ہے۔..... صالحہ نے سنجیدہ لجھے میں کہا۔

”اب ہمیں پہلے تمام حالات کا تجزیہ کر لینا چاہئے تاکہ اس تجزیے کے مطابق لائے عمل طے کر لیا جائے۔..... جو یا نے کہا۔

”کیسا تجزیہ۔..... صالحہ نے حیران ہو کر پوچھا تو جو یا بے اختیار مسکرا دی۔

”مقصد ہے کہ ہمارا مشن کیا ہے اور ہم نے میہاں پہنچ کر اب تک کیا کیا ہے اور کون کون سے پواتھٹ ہمارے سامنے آئے ہیں اور ان پوائنٹس کو کس طرح لپنے مشن کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔۔۔ جو یا نے کہا۔

”اس میں اتنی سوچ بچار کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ مشن ہمیں معلوم ہے اور میہاں وائٹ اور جیکوٹی دونوں اس مشن کی حفاظت کے لئے کام کر رہے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھی ان سے مل جکے ہیں جبکہ ہمارے بارے میں بھی انہیں شک ہے کہ ہمارا تعلق تجزیہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے اس لئے ہم دوسروں پر ڈسکس کر کے تجزیہ کرتے ہیں۔ عمران کا ذہن کمپیوٹر کے انداز میں خود خود تجزیہ اختیار ہنس پڑی۔

”پہلی بات تو یہ ہے کہ جس کام کے لئے اور واضح انداز میں یہ دونوں سامنے موجود ہیں کیا اس کے بعد بھی یہ سوچا جا سکتا ہے کہ واقعی یہ لوگ ہی اس مشن سپاٹ کی حفاظت کر رہے ہیں یا ان دونوں کو ٹریپ کے طور پر رکھا گیا ہے۔ دوسری بات یہ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بعد انہیں ہم دونوں پر شک کیسے پڑا۔ میہاں پاکیشیا یا ایشیا کے بے شمار سیاح موجود ہوں گے اور تمہارے بارے میں وہ مطمئن تھے کہ تمہارا تعلق ہوٹل بنس سے ہے اور وہ تمہیں اور تمہارے ڈیڈی کو بھی ذاتی طور پر جلتے ہیں۔ میرے بارے میں انہیں تصور ہی نہ ہو سکتا تھا کہ میں بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی رکن ہو سکتی ہوں۔ اس کے باوجود ان کا شک اس قدر قوی تھا کہ انہوں نے باقاعدہ ہم دونوں کو ہوٹل سے انغو اکرالیا اور تیسرا بات یہ کہ کیا جیکوٹی اس تفریحی سپاٹ پر کام کر رہی ہے۔ کیا واقعی وہیں مشن سپاٹ ہے یا پھر یہ ٹریپ ہے۔..... جو یا نے کہا تو صالحہ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ۔ بہت خوب۔ تمہارا ذہن تو واقعی اہتمائی گہرائی میں سوچتا ہے۔..... صالحہ نے کہا۔

”عمران کی کامیابی کی اصل وجہ یہی ہے کہ وہ ہر معاملے کے ہر پہلو کا اہتمائی گہرائی تک تجزیہ کرتا ہے اور ہم میں از خود سوچنے اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت نہیں ہے اس لئے ہم دوسروں پر ڈسکس کر کے تجزیہ کرتے ہیں۔ عمران کا ذہن کمپیوٹر کے انداز میں خود خود تجزیہ اختیار ہنس پڑی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

کرتا رہتا ہے اور نتائج نکالتا رہتا ہے۔..... جویا نے جواب دیا تو صالحہ بے اختیار مسکرا دی۔

” عمران شاید تمہارے حواس پر چھا چکا ہے کہ اب تم سوچتا بھی عمران کے انداز میں چاہتی ہو۔..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ” تم شاید جذباتی انداز میں بات کر رہی ہو۔ اس سے ہٹ کر سوچو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ عمران جیسے آدمی کم ہی دنیا میں ہوں گے۔ صدیوں بعد کہیں عمران جیسا پیدا ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی پاکیشیا پر خاص رحمت ہے کہ اس نے عمران کو پاکیشیا میں پیدا کیا اور بعض اوقات میں سوچتی ہوں کہ اگر عمران کافرستان سیکرٹ سروس کے لئے کام کر رہا ہوتا تو پھر کیا ہوتا۔..... جویا نے کہا۔

” پھر وہ ہمارا دشمن ہوتا اور جو سلوک دشمنوں سے ہوتا ہے وہی اس عمران سے ہوتا۔..... صالحہ نے کہا اور جویا بے اختیار ہنس پڑی۔

” بہر حال چھوڑو اس ٹاپک کو۔ ہمارے پاس وقت بہت کم ہے۔ اس بار میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ مشن ہم نے ہی مکمل کرنا ہے۔

” وہ تو ظاہر ہے ہم نے ہی کرنا ہے۔ چیف نے مشن کی تکمیل ہمارے ذمے ہی لگائی ہے۔..... صالحہ نے کہا۔

” اوہ۔ اب میں پھر عمران کی بات کروں گی تو تم اسے پھر جذباتی رخ پر لے جاؤ گی۔ عمران ایسی کسی پابندی کا قابل نہیں ہے۔ اس سے یہی ثابت ہوتا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کی پوری کوشش ہو گی کہ مشن وہ مکمل کرے۔..... جویا نے کہا۔ ” کیا وہ تمہارا لحاظ نہیں کرے گا۔..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” کیسا لحاظ۔ مشن کی تکمیل کا مطلب ہے کہ پاکیشیا کی ایسی تفصیلات کا تحفظ اور اس کام میں اگر اسے مجھے گولی مارنی پڑ جائے تو تم یقین کرو صالحہ وہ ایک لمحے کے لئے بھی نہ جھجکے گا۔ اس لئے ہمیں واقعی اہتمامی تیز رفتاری سے کام کرنا ہو گا۔..... جویا نے کہا۔

” ہا۔۔۔ تمہاری بات درست ہے۔۔۔ واقعی ایسا ہی ہو گا لیکن تم تجزیہ کر رہی تھی۔..... صالحہ نے کہا۔

” میرے ذہن کے مطابق واٹ اور جمکونی کا اس طرح سامنے آنے کا مطلب ہے کہ یا تو ان کا واقعی اصل مشن سے کوئی تعلق نہیں ہے یا پھر دوسری صورت یہ ہو سکتی ہے کہ انہیں خود نہیں بتایا گیا کہ اصل مشن کہاں پورا کیا جائے گا۔..... جویا نے اس بار اہتمامی سنجیدہ لمحے میں کہا تو صالحہ بے اختیار اچھل پڑی۔

” اوہ۔۔۔ تو یہ بات تم اپنے طور پر طے کر چکی ہو کہ یہاں مشن سپاٹ نہیں ہے۔۔۔ یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ چیف کی

حاصل کردہ معلومات غلط کیسے ہو سکتی ہیں۔..... صالحہ نے کہا۔

” چیف کی معلومات اپنی جگہ لیکن یہاں کے حالات اپنی جگہ۔

” جس انداز میں ان دونوں کو سامنے لایا گیا ہے اور جس انداز میں یہ لوگ کھل کر اور واضح طور پر کام کر رہے ہیں اس سے یہی ثابت ہوتا

ہے کہ معاملات وہ نہیں جو ظاہر کئے جا رہے ہیں۔..... جو لیا نے کہا۔  
”تو پھر اب تم کیا کرو گی“..... صالحہ نے کہا۔

”ہمیں اس مشن سپاٹ کے بارے میں حتیٰ معلومات حاصل کرنا ہوں گی اور وہ بھی فوراً ورنہ واقعی حالات ہمارے ہاتھوں سے نکل جائیں گے“..... جو لیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیسے۔۔۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ جنکوئی اور وائٹ دونوں کو یا ان دونوں میں سے کسی ایک کو پکڑ کر اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں لیکن تم نے یہ بات کر کے کہ اصل حالات کا انہیں بھی علم نہ ہو گا ساری بات لمحادی ہے“..... صالحہ نے کہا۔

”میں نے اس بارے میں سوچا ہے۔۔۔ میرا خیال ہے کہ اس سلسلے میں۔۔۔ مجھ پر یہ بات معلوم ہونی چاہئے کہ واٹر میزائل کہاں اور کب بھجوایا پہاڑتا ہے۔۔۔ اگر تو یہ کارت آئی لینڈ میں آتا ہے تو یہ مشن سہماں ہو گا اور اگر یہ کہیں اور بھیجا جاتا ہے تو پھر یہ مشن وہاں ہو گا کیونکہ اس سارے مشن کا مرکز بہر حال وہی واٹر میزائل ہے“..... جو لیا نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے لیکن یہ بات کیسے معلوم ہو گی“۔۔۔ صالحہ نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”اسی بات کا تو تحریک کرنا ہے۔۔۔ پہلے تو ہم نے یہ سوچتا ہے کہ یہ میزائل کس سائز کا ہو سکتا ہے اور یہ مکمل سہماں بھیجا جائے گا یا پارٹس کی صورت میں بھیجا جائے گا۔۔۔ اسے کسی آبدوز کے ذریعے

بھجوایا جائے گا یا کسی ٹرانسپورٹ ہیلی کا پڑ کے ذریعے اور ان باتوں کا جواب ہمیں ایکریمیا سے مل سکتا ہے کیونکہ چیف نے بتایا ہے کہ اس واٹر میزائل کی لیبارٹری یا فیکٹری ایکریمیا میں ہے۔۔۔ جو لیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔ لیکن معلوم کیسے ہو گا“..... صالحہ نے کہا تو جو لیا بے اختیار مسکرا دی۔

”کارت میں تو کوئی ایکریمیں نیوی یا ایرفورس کا کوئی ادا نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ بھرہند میں ایک جنبرہ ساجورا ہے۔۔۔ اس جنبرے پر ایکریمیں کا مکمل قبضہ ہے۔۔۔ وہاں اس کا نیوی کا ادا ہے اور ایرفورس کا بھی۔۔۔ یہ معلومات وہاں سے مل سکتی ہیں“..... جو لیا نے کہا۔

”لیکن کیسے“..... صالحہ نے کہا۔

”ہمیں وہاں جانا ہو گا۔۔۔ پھر یہ کوئی راستہ نکل سکے گا“..... جو لیا نے کہا۔

”اوہ۔۔۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم وہاں معلومات حاصل کرتی رہ جائیں اور سہماں مشن مکمل ہو جائے“..... صالحہ نے کہا۔

”ایک منٹ“..... جو لیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کار سیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پر لیں کر دیئے۔

”انکوائری پلیز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

"ہم نے ہبھاں سے سیاحت کے لئے ساجورا آئی یعنی جانا ہے۔ کیا ہبھاں سے کوئی سیاحتی کمپنی اس سلسلے میں خدمات مہیا کرتی ہے۔ اگر آپ کو معلوم ہو تو اس کا نمبر دے دیں۔..... جو لیانے کہا۔

"مجھے ذاتی طور پر تو معلوم نہیں ہے البتہ ہبھاں کی سب سے بڑی سیاحتی کمپنی گلوبل ہے۔ اس کا نمبر میں آپ کو دے دیتی ہوں۔ آپ ہبھاں سے معلومات حاصل کر سکتی ہیں۔..... انکو اسی آپریٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

"شکریہ۔..... جو لیانے کہا اور کریڈٹ دبادیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے انکو اسی آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر تیزی سے پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"گلوبل ٹورسٹ سروز کارپوریشن۔..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا آپ کی کمپنی کارٹ سے ساجورا کے لئے کوئی ہیلی کا پڑا اور گائیڈ وغیرہ مہیا کرتی ہے۔..... جو لیانے کہا۔

"یہ مس۔ میں آپ کی بات مس تیزی سے کر دیتی ہوں۔ وہ ایسی سروز کے شعبے کی انجارج ہیں۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ تیزی بول رہی ہوں۔..... چند لمحوں بعد ایک اور نسوانی آواز سنائی دی اور جو لیانے اپنا تعارف بطور مارگریٹ کر اکر اپنی بات دوہرا دی۔

"مس مارگریٹ۔ ساجورا سیاحوں کے لئے واقعی اہمیتی شاندار

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

سپاٹ ہے اور بے شمار سیاح وہاں آتے جاتے رہتے ہیں لیکن مجھے افسوس ہے کہ آپ ایک ہفتہ تک وہاں نہ جاسکیں گی البتہ ایک ہفتہ بعد جزیرہ دوبارہ سیاحوں کے لئے کھل جائے گا تو آپ وہاں جا سکتی ہیں۔..... تیزی نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جو لیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیوں۔ ایک ہفتے کی شرط آپ نے کیوں لگادی ہے۔..... جو لیا نے حقیقی حریت بھرے لجئے میں کہا۔

"میں نے یہ شرط نہیں لگائی مس مارگریٹ۔ ہماری کمپنی کے بزنس کو تو اس سے نقصان پہنچ رہا ہے۔ یہ شرط جزیرے کی انتظامیہ کی طرف سے لگائی گئی ہے اور جزیرہ ایک ہفتے کے لئے سیاحوں سے خالی کرایا گیا ہے۔..... تیزی نے کہا۔

"خالی کرایا گیا ہے۔ کیا مطلب۔ پورا جزیرہ خالی کیسے ہو سکتا ہے۔..... جو لیانے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"صرف سیاحوں کے لئے پابندی لگائی گئی ہے۔ یہ جزیرہ انتظامی طور پر ایکریمیا کے تحت ہے اور ایکریمیا وہاں کوئی فوجی مشق کر رہا ہے۔ وہاں فوج کے دستے پہنچ رہے ہیں اور چونکہ اس مشق میں سیاحوں کو تکلیف ہو سکتی ہے اس لئے الیما کیا گیا ہے۔ یہ مشق ایک ہفتے کی ہے جب ختم ہو جائے گی تو جزیرہ دوبارہ اوپن کر دیا جائے گا۔..... تیزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہاں کے رہنے والے بھی وہاں سے نکال دینے گئے

ہیں۔۔۔ جو لیا نے پوچھا۔

”اوہ نہیں مس۔ صرف پاہندی سیاحوں کے لئے ہے۔ وہاں کے رہنے والے تو ظاہر ہے الیسی مشقتوں کے عادی ہیں کیونکہ اکثر ایسی مشقیں وہاں ہوتی رہتی ہیں۔۔۔ فیزی نے جواب دیا۔

”کیا ہے بھی ایسا ہوتا ہے یا پہلی بار ایسا ہو رہا ہے۔۔۔ جو لیا نے پوچھا۔

”نہیں مس مار گریٹ۔ ایسا اکثر ہوتا ہے لیکن ہمہلے ایک دو دن کے لئے پاہندی ہوا کرتی تھی۔ اس بار ایک ہفتے کی پاہندی ہے۔۔۔ فیزی نے جواب دیا۔

”اوکے۔۔۔ بے حد شکریہ۔۔۔ جو لیا نے کہا اور رسیور کھ دیا۔

اس کی پیشانی پر سورج کی لکیریں ابھرائی تھیں۔

”کیا سورج رہی ہو۔۔۔ جب اس نے بتایا ہے کہ ایسا اکثر ہوتا ہے تو پھر سوچنے والی کون سی بات رہ گئی ہے۔۔۔ صالحہ نے کہا تو جو لیا نے اس کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے رسیور دوبارہ انٹھایا اور ایک بار پھر انکو ائری کے نمبر پر لیں کر دیئے۔

”انکو ائری پلیز۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔۔۔

”ساجورا کامہباں سے رابطہ نمبر دے دیں۔۔۔ جو لیا نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔۔۔ جو لیا نے کریڈل دبایا اور پھر ٹوں آنے پر اس نے رابطہ نمبر پر لیں کر کے انکو ائری کے نمبر پر لیں کر دیئے

اسے چونکہ معلوم تھا کہ بین الاقوامی طود پر انکو ائری کا ایک نمبر فکس کر دیا گیا ہے اس لئے اسے نمبر پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔  
”انکو ائری پلیز۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔۔۔

”گلوبل ٹورسٹ سروسز کارپوریشن کے آفس کا نمبر دیں۔۔۔ جو لیا نے کہا تو دوسری طرف سے ایک نمبر دے دیا گیا اور جو لیا نے کریڈل دبایا اور پھر ٹوں آنے پر اس نے ایک بار پھر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”گلوبل ٹورسٹ سروسز کارپوریشن۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔۔۔

”مس ڈیزی سے بات کرائیں۔۔۔ میں مار گریٹ بول رہی ہوں۔۔۔ جو لیا نے کہا تو صالحہ نے چونک کر حیرت بھرے انداز میں جو لیا کی طرف دیکھا۔۔۔ ظاہر ہے اسے بھی معلوم تھا اور جو لیا کو بھی کہ ڈیزی تو کارت آئی لینڈ میں ہے پھر جو لیا کیوں اس کا نام لے کر اس سے بات کرنا چاہتی ہے۔

”مس ڈیزی۔۔۔ لیکن مس مار گریٹ۔۔۔ مس ڈیزی تو ہمارے کارت آئی لینڈ آفس میں کام کرتی ہے سہماں ساجورا میں تو نہیں ہوتی۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لجھے میں کہا گیا۔

”لیکن اس نے تو بتایا تھا کہ وہ آج کارت سے ساجورا ہنچ جائے گی۔۔۔ اس کے ساتھ اس کی دو سیارح دوست لڑکیوں نے بھی آنا تھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

میں نے ان کے بارے میں پوچھنا تھا"..... جویا نے کہا۔  
”اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن آپ کو تو معلوم ہے کہ جہرے پر  
سیاحوں کی آمد و رفت پر ایک ہفتے کے لئے پابندی لگادی گئی ہے اس  
لئے آپ کی دوست لڑکیاں ایک ہفتے تک توہیناں نہیں آ سکتیں۔“  
دوسری طرف سے کہا گیا۔

”لیکن فیروزی سیاح تو نہیں ہے۔ وہ تو آ سکتی تھی۔“..... جویا نے  
کہا اور ہمیں بار صالحہ کے چہرے پر جویا کے لئے حسین کے تاثرات  
ابھر آئے۔  
”جی ہاں۔ وہ تو آ جا سکتی ہے۔ صرف سیاحوں کے لئے پابندی  
ہے۔ آپ کاٹ آفس فون کر کے اس سے بات کر لیں۔“ دوسری  
طرف سے کہا گیا۔

”ہاں۔ مٹھیک ہے۔ میں کرتی ہوں بات۔ شکریہ۔“..... جویا نے  
کہا اور رسیور رکھ دیا۔  
”گڈشو جویا۔ واقعی تم ذہانت کے لحاظ سے کسی طرح بھی عمران  
سے کم نہیں ہو۔ میں تمہاری بات بڑی دیر بعد سمجھی ہوں کہ تم  
سیاحوں سے ہٹ کر وہاں جانا چاہتی ہو اور یہ بات کنفرم کرنے کے  
لئے تم نے یہ کال کی تھی۔“..... صالحہ نے کہا۔

”ہاں۔ اب یہاں کی مقامی لڑکیاں بن کر وہاں جا سکتی ہیں  
کسی بھی رہائشی فلیٹ میں رہنے والی لڑکیوں کے کاغذات آسانی سے  
حاصل کئے جاسکتے ہیں۔“..... جویا نے کہا۔

”لیکن تم وہاں جا کر کیا معلوم کرنا چاہتی ہو۔ یہی کہ کیا یہ  
مشقیں نمائشی ہیں یا اصل ہیں۔“..... صالحہ نے کہا۔

”ایک ہفتے کے لئے سیاحوں کی بندش کا مطلب ہے کہ اصل  
مشن وہاں بھی مکمل ہو سکتا ہے اس لئے کنفرمیشن ضروری ہے۔“  
جویا نے کہا۔

”وہاں کیسے کنفرمیشن کی جائے گی۔“..... صالحہ نے کہا۔

”کسی بھی ملٹری آفیسر کو گھیر کر اس سے معلومات اگلوانی جا سکتی  
ہیں۔“..... جویا نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس یا۔  
”گڈشو۔ مٹھیک ہے۔“..... صالحہ نے کہا تو جویا امتحنہ کھڑی ہوئی۔

”ارے کیا مطلب۔ کیا ابھی سے۔“..... صالحہ نے حیرت بھرے  
لہجے میں کہا۔

”ہاں۔ ہمارے پاس واقعی وقت نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہاں  
کچھ نہ ہو اور ہمیں واپس یہاں آ کر کارروائی کرنا پڑے اس لئے جس  
قدر جلد ہم کسی شیجے پر چکنچ جائیں اتنا ہی بہتر ہے۔ آؤ۔“..... جویا نے  
کہا اور صالحہ سر ہلاتی ہوئی امتحنہ کھڑی ہوئی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”کیا واسٹ ہم سے ملنے پر تیار ہو جائے گا۔“..... اچانک صدر نے تصور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کیسے تیار نہیں ہو گا۔ ہم اسے دولت دینے جا رہے ہیں۔ اس سے کچھ لینے تو نہیں جا رہے۔“..... تصور نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار مسکرا دیا۔

”ہاں۔ ٹھیک ہے۔“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ تصور نے ٹیکسی ڈرائیور کی وجہ سے اس انداز میں جواب دیا ہے۔

”جتاب۔ میں کوئی بات کر سکتا ہوں۔“..... اچانک ٹیکسی ڈرائیور نے عقیل آئینے میں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ بولو کیا بات ہے۔“..... صدر نے کہا۔  
”جتاب آپ غیر ملکی ہیں اس لئے میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جتاب واسٹ اجنبی افراد سے نہیں ملا کرتے۔ وہ صرف ان سے ملتے ہیں جتاب جن کی ان سے ملاقات طے ہوتی ہے۔ آپ ہمیں ان کی سیکرٹری کو فون کر کے ملاقات کا وقت طے کر لیں۔“..... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

”تمہیں کیسے معلوم ہے یہ بات۔“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا بھائی جتاب واسٹ کا خصوصی ڈرائیور ہے جتاب اس لئے مجھے معلوم ہے۔ وہ اصولوں کے بے حد پابند ہیں۔“..... ٹیکسی ہوئے تھے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

صدر اور تصور چونکہ ہمیں عمران کے ساتھ بلیک شار کے واسٹ اور جیکوٹی سے اپنے اصل حلیوں میں مل چکے تھے اس لئے ان دونوں نے وہاں میک اپ میں جانا مناسب سمجھا۔ کوئی میں چونکہ میک اپ کا سامان اور ضروری اسلحہ موجود تھا اس لئے ان دونوں نے ایکریمین میک اپ کیا اور پھر مشین پسلز جیبوں میں ڈال کر وہ کوئی سے لکھے اور پھر کالونی کے چوک پر انہیں خالی ٹیکسی مل گئی۔ کوئی میں کار ایک ہی موجود تھی اور عمران اور کیپشن شکیل نے چونکہ سولاز تفریحی سپاٹ پر جانا تھا جو وہاں سے کافی فاصلے پر تھا اس لئے انہوں نے کار عمران اور کیپشن شکیل کے لئے چھوڑی اور خود ٹیکسی پر جانے کا فیصلہ کیا تھا۔ ٹیکسی اب بلیک شار کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی اور صدر اور تصور دونوں عقیل سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔

ڈرائیور نے کہا۔

"اوہ۔ لیکن ہمارے بارے میں تو وہ نہیں جانتے۔ ہمیں تو ایکریمیا سے ان کی شپ ملی ہے اور ہم ایک کام ان سے لینے کے لئے میہاں آئے ہیں اور ہم انہیں منہ مانگا معاوضہ دیں گے لیکن اب کیا کیا جائے۔" صدر نے کہا۔

"جتاب۔ اگر آپ انعام دیں تو میں آپ کو ایک ایسی جگہ بتا سکتا ہوں جہاں آپ یقیناً ان سے آسانی سے ملاقات کر سکتے گے۔" ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"خاموش رہو۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم اس انداز میں رقم بثورنا چاہتے ہو۔ ہم خود ان سے مل لیں گے۔" تتویر نے احتیاطی غصیلے لمحے میں کہا۔

"سوری سر۔ میں تو واقعی خلوص سے آپ کی مدد کرنا چاہتا تھا۔" ٹیکسی ڈرائیور نے معذرت بھرے لمحے میں کہا تو صدر نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر آگے اس سیٹ پر ہاتھ بڑھا کر رکھ دیا۔

"میرا ساتھی غصہ ور ہے اس لئے اس کی بات کا برامت مناؤ۔ یہ رکھ لو۔" صدر نے کہا۔

"اوہ۔ شکریہ جتاب۔ جتاب واںٹ اس وقت کلب میں نہیں ہوں گے بلکہ اس وقت وہ کلب کے عقب میں ایک علیحدہ رہائش گاہ میں موجود ہوں گے۔ وہ شام تک وہیں رہتے ہیں اور پھر شام کو کلب آتے ہیں اور وہاں ان کا صرف پرسنل شاف ہوتا ہے۔ میرا بھائی بھی آتے ہیں اور وہاں ان کا صرف پرسنل شاف ہوتا ہے۔" میرا بھائی بھی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

دہاں ہوتا ہے۔ میں اسے کہہ دیتا ہوں وہ اپنی ذمہ داری پر آپ کی ملاقات کرادے گا۔" ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ تھیمنک یو۔ تم بے فکر رہو۔ ہم تمہارے بھائی کو بھی انعام دیں گے۔ ہمارا مسئلہ حل ہونا چاہیے۔" صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔" ٹیکسی ڈرائیور نے صست بھرے لمحے میں کہا۔ تتویر، ہونٹ یعنی خاموش یعنی ہاتھا اور پھر تھوڑی ویر بعد ٹیکسی ایک سائیڈ روڈ پر مڑ کر ایک چھوٹی سی رہائش گاہ کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔

"آپ باہر آجائیں۔ میں لپنے بھائی کو بلا لاتا ہوں۔" ٹیکسی ڈرائیور نے دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا اور تتویر اور صدر دونوں باہر آگئے۔ ٹیکسی ڈرائیور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھ گیا۔

"یہ لوگ اجنبیوں کو لوٹنے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔" تتویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"فکر مت کرو۔ یہ معمولی رقم ہے لیکن ہو سکتا ہے کہ بات بن جائے۔ کلب کی بجائے میہاں ہمیں اپنا مشن مکمل کرنے میں زیادہ آسانی رہے گی۔" صدر نے کہا اور تتویر نے اثبات میں سر ٹلا دیا۔ تھوڑی ویر بعد ٹیکسی ڈرائیور واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک اور نوجوان تھا۔

"یہ میرا بھائی ہے رادش۔ میں نے اسے بتا دیا ہے جتاب۔ اب

میں ڈرائیور۔۔۔۔۔ راڈش نے جواب دیا تو صدر نے تصور کی طرف دیکھا تو تصور نے اثبات میں سرہلا دیا۔ رہائش گاہ کے پھائک پر دو مسلح گارڈز موجود تھے۔

”آئیے جتاب۔ آئیے۔۔۔۔۔ راڈش نے کہا اور صدر اور تصور دونوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔ دونوں گارڈز خاموش کھڑے رہے اور وہ دونوں راڈش کے پیچے چلتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے۔ برآمدے کے قریب پہنچ کر راڈش مڑا۔

”آپ ہیاں رکیں جتاب میں صاحب کو راضی کرتا ہوں۔۔۔۔۔ راڈش نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا اور راڈش سرہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

”میں ان دونوں گارڈز کو آؤٹ کرتا ہوں۔۔۔۔۔ تصور نے کہا۔ ”ایک منٹ۔ پہلے راڈش کا جواب سن لیں۔ میرا خیال ہے کہ راڈش جس اعتماد سے ہمیں لے آیا ہے لگتا ہے اس کا وائٹ پر خاصا اثر ہے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”وائٹ تربیت یافتہ لمجنت ہے۔ وہ آسانی سے اس طرح آمادہ ہوئے کہا اور وہ دونوں سرہلاتے ہوئے راڈش کے پیچے کوٹھی کی طرف بڑھنے لگے۔

”نهیں ہو گا تو پھر کارروائی کر لیں گے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا تو تصور نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد راڈش مسکراتا ہوا اپس آتا دکھانی دیا۔

آپ اس سے مزید بات کر لیں۔۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے ساتھ آنے والے نوجوان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو صدر نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر راڈش کے ہاتھ میں دے دیا۔

”ہم نے وائٹ سے کاروباری بات کرنی ہے۔ ہمیں اس کی ٹپ ایکریمیا سے ملی ہے لیکن ہم اس کے لئے قطعی اجنبی ہیں اور تمہارے بھائی نے بتایا ہے کہ وہ اجنبیوں سے سرے سے ملاقات ہی نہیں کرتا اس لئے اب تم کوئی طریقہ بتاؤ تاکہ ہماری ملاقات ہو سکے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”آپ نے کس سلسلے میں ملاقات کرنی ہے۔۔۔۔۔ راڈش نے کہا۔

”کاروباری سلسلے میں۔۔۔۔۔ تم جانتے تو ہو۔۔۔۔۔ صدر نے او باشون کے انداز میں ایک آنکھ دبای کر کہا تو راڈش بے اختیار مسکرا دیا۔

”اوکے۔۔۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ میرے ساتھ اور ٹوپی تم جاؤ۔۔۔۔۔ راڈش نے کہا اور آخر میں اس نے ٹیکسی ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”اوکے۔۔۔۔۔ ٹیکسی ڈرائیور نے تصور اور صدر کو سلام کرتے ہوئے کہا اور وہ دونوں سرہلاتے ہوئے راڈش کے پیچے کوٹھی کی طرف بڑھنے لگے۔۔۔۔۔

”مہماں کتنا شاف رہتا ہے۔۔۔۔۔ صدر نے پوچھا۔ ”جتاب۔ دو گارڈز ہیں۔۔۔۔۔ ایک بیتل۔۔۔۔۔ ایک چکن بوائے اور ایک

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”اوہ اچھا۔ تشریف رکھیں۔ راذش جا کر شراب لے آؤ۔“ وائسٹ نے کہا۔

”لیں سر۔“..... راذش نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ صدر اور ستور دونوں وائسٹ کے سامنے کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ وائسٹ کا ایک ہاتھ مسلسل اس کی جیب میں تھا۔

”مسٹر وائسٹ ہمارا تعلق ایکریمیا کے مشہور سینڈیکیٹ ماسٹر ز سے ہے۔“..... صدر نے کہا تو وائسٹ بے اختیار اچھل پڑا۔

”ماسٹر ز۔ اوہ لیکن ماسٹر ز کا مجھ سے کیا تعلق پیدا ہو گیا ہے۔“ وائسٹ نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ماسٹر ز کو ہیاں کارٹ میں ایک شخص فیرڈن کی تلاش ہے۔ وہ سینڈیکیٹ کا بہت بھاری متوضہ ہے اور ایکریمیا سے فرار ہو گیا ہے۔ سینڈیکیٹ اسے تلاش کرتی رہی ہے اب معلوم ہوا ہے کہ وہ کارٹ میں موجود ہے اور اسے بلیک شارکلب میں آتے جاتے دیکھا گیا ہے اس لئے ہم آپ سے ملنا چاہتے تھے کہ آپ فیرڈن کے بارے میں ہمیں معلومات دے دیں۔ ہم آپ کو اس کا معادضہ دینے کے لئے تیار ہیں۔“..... صدر نے کہا تو وائسٹ کا ہاتھ اس کی جیب سے باہر آگیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور راذش اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک ٹرے تھی جس میں شراب کے تین جام رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک ایک جام ان تینوں کے سامنے رکھا اور ٹرے اٹھا کر ایک طرف کھدا ہو گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”لیے جتنا۔ میں نے صاحب کو راضی کر لیا ہے۔“ میں نے انہیں بتایا ہے کہ آپ کو میرے بھائی نے جو ایکریمیا میں رہتا ہے ہیاں میرے پاس بھجوایا ہے تاکہ آپ سے ملاقات کرا دوں اور صاحب رضا مند ہو گئے۔“..... راذش نے کہا۔

”شکریہ۔“..... صدر نے کہا اور پھر وہ دونوں راذش کے بیچے چلتے ہوئے ایک راہداری میں داخل ہو گئے وہاں ایک بند دروازہ موجود تھا۔ راذش نے دروازہ کھولا اور انہیں اندر آنے کا اشارہ کر کے وہ اندر داخل ہو گیا۔ اس کے بیچے صدر اور ستور بھی اندر داخل ہوئے تو یہ کہہ سننگ روم کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک آرام کرسی پر وائسٹ موجود تھا۔ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھرا ہوا۔ اس کی تیز نظریں ان دونوں پر جھی ہوئی تھیں جبکہ راذش وہیں دروازے کے قریب ہی رک گیا تھا۔

”میرا نام وائسٹ ہے۔“..... وائسٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”مجھے راجر کہتے ہیں اور یہ میرا ساتھی ہے جوزف۔“..... صدر نے ایکریمیں لجھے میں کہا۔

”آپ نے مجھ سے ملاقات کے لئے بڑا مبارکبڑا چلا یا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہے۔“..... وائسٹ نے کہا تو صدر بے اختیار ہنس پڑا۔ ”ہمیں بتایا گیا تھا کہ آپ اجنبیوں سے ملاقات نہیں کرتے اور ہم بہر حال آپ کے لئے اجنبی تھے اور ہمیں آپ سے ضروری کام بھی تھا۔“..... صدر نے کہا۔

"تم جاؤ راڈش"..... وائسٹ نے کہا۔  
 "یں سر"..... راڈش نے کہا اور ٹرے اٹھائے باہر چلا گیا۔  
 "لیجئے"..... وائسٹ نے کہا۔

"شکریہ"..... صدر نے کہا اور جام اٹھایا لیکن دوسرے لمحے کے ہاتھ نے جھٹکا کھایا اور شراب سلمے بینٹھے ہونے وائسٹ کے پھرے پر چھپا کے سے پڑی اور وائسٹ چھتھتا ہوا کر سی سمیت یونچے کی طرف ہٹا ہی تھا کہ صدر بھلی کی سی تیزی سے اٹھ کر اس کی طرف بڑھا اور پھر اس سے پہلے کہ وائسٹ سنبھلتا صدر نے اسے گردن سے پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر ہوا میں اچھال کر فرش پر فرش پر لاشوری طور پر اٹھتے ہوئے وائسٹ کی کنسٹی پر پوری قوت سے لات پڑی اور وائسٹ کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ ایک بار پھر تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کا جسم ڈھیل پڑتا چلا گیا جبکہ تیور اس دوران تیزی سے اٹھ کر کمرے سے باہر جا چکا تھا۔ صدر نے آگے بڑھ کر اس کی جیب میں موجود مشین پیش نکال کر ایک طرف رکھا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اسے اٹھا کر اس نے کرسی پر دوبارہ ڈال دیا۔ تقریباً پندرہ سنت کے انتفار کے بعد دروازہ کھلا اور تیور اندر داخل ہوا۔

"کیا ہوا۔ بڑی دیر لگادی"..... صدر نے کہا۔

"فائز نگ سے بچنے کے لئے ہاتھوں سے کام لینا پڑا اس لئے دیر ہو گی"..... تیور نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ واقعی پھر تو تمہیں کافی جدوجہد کرنی پڑی ہو گی"۔ صدر نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے لیکن اس سے کیا فرق پڑتا ہے"..... تیور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تربیت یافتہ ہے اس لئے اس کو باندھنے کے لئے رسی چاہئے"۔ صدر نے وائسٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"کوٹ یونچے کی طرف کر دو اور اسے میرے حوالے کر دو۔ پھر دیکھو کس طرح طوٹے کی طرح بولتا ہے"..... تیور نے کہا۔  
 "تم نے اسے ہلاک کر دینا ہے"..... صدر نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ تم دیکھو تو ہی میں کیا کرتا ہوں"..... تیور نے کہا اور خود ہی آگے بڑھ کر اس نے وائسٹ کا کوٹ اس کی پشت کی طرف کافی نیچے کر دیا۔

"اسے باندھ دیں تو اچھا ہے ورنہ یہ خاصاً اودھم مچائے گا"۔  
 صدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں پردہ اتار لیتا ہوں۔ اب کون رسی ڈھونڈتا پھرے۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے"..... تیور نے کہا اور اس نے ایک دروازے پر لٹکا ہوا ریشمی پردہ اتار لیا۔ اسے پھاڑ کر اس کی رسی بھائی اور پھر اس رسی کی مدد سے اس نے بے ہوش وائسٹ کو کرسی سے اچھی طرح باندھ دیا۔

"تم باہر جا کر ٹھہر و صدر میں اس سے ابھی سب کچھ معلوم کر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

حافظتی انتظامات موجود ہیں۔ ..... تسویر نے پہلے کی طرح سپاٹ لجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مشن سپاٹ سے کیا مشن سپاٹ کیا مطلب؟..... وائٹ نے چونک کر کہا تو تسویر نے بے اختیار ہونٹ سکیرڈ لئے۔

”سنوداں۔ تم تربیت یافتہ آدمی ہو۔ بڑے معرف کرانی  
لہجنت ہواں لئے میں تمہیں اس ناطے آخری موقع دے رہا ہوں کہ  
تم باتیں کر کے اپنا اور میرا وقت ضائع کرنے کی بجائے شرافت لے  
تمام تفصیلات بتاؤ وورنہ یہ شیشے کی برچھیاں دیکھ کر تم خود سمجھ سکتے  
ہو کہ میں تمہارے ساتھ کیا کرنے والا ہوں۔ تمہاری دونوں آنکھیں  
ایک لمحے میں ہمیشہ کے لئے بے نور ہو جائیں گی اور تمہاری گردن  
اس طرح کٹ جائے گی جس طرح تار سے صابن کٹ جاتا ہے۔  
باتیں کرنے والا میرا دوسرا ساتھی ہے اسی لئے میں نے اسے باہر بھجوا  
دیا ہے کہ وہ باتوں میں وقت ضائع نہ کرے۔ ..... تسویر نے احتیاطی  
خشک لمحے میں کہا۔

”دیکھو مسٹر۔ میں نے پہلے ہی تمہارے ساتھی عمران کو بتا دیا تھا کہ میں اور جنگلوٹی سیکرٹ ہجنسی چھوڑ کر یہاں آئے ہیں اس لئے ہمارا اب کسی ہجنسی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں اب صرف نکب چلا رہا ہوں اور بس۔“..... وائٹ نے کہا اور اس کا فقرہ جیسے ہی ختم ہوا ستور کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ وائٹ کے ہلق سے نکلنے والی اہمادی کربناک چیخ سے گونج



”ٹھیک ہے۔ یہ واقعی تمہارے قابل ہے۔ مگر خیال رکھنا کہ اسے بغیر بتائے مارنا نہیں چاہئے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی تسویر نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے دائرہ کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر دائیں چھپتا ہوا ہوش میں آگیا تو تسویر ایک قدم پیچھے ہٹا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا شراب کا جام انٹھایا اور جام میں موجود شراب اس نے میز کے نیچے سائیڈ میں پڑی ہوئی ٹن باسکٹ میں پھینکی اور پھر اس نے جام کو میز پر مار کر توڑ دیا۔ اس کا پیشہ اس کے ہاتھ میں تھا جس کے ساتھ ٹوٹے ہوئے جام کی برچھی ہنا دو کرچیاں موجود تھیں۔

"یہ۔ یہ کیا ہے۔ یہ تم کون ہو؟..... اس دوران واسط نے پوری طرح ہوش میں آکر انٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"میرا نام تصور ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سینکڑ سروس سے ہے۔" تصور نے ایک کھسپت کر اس پر بیٹھتے ہوئے کہا۔  
درچھیوں والا جام اس کے ہاتھ میں تھا۔

”تم۔ تم۔ مگر تم نے مجھے کیوں اس طرح جکڑ رکھا ہے۔“ وائٹ  
نے حیرت پھر کے لئے من کھا۔

تاکہ تم سے معلوم کیا جاسکے کہ مشن سپاٹ پر کون کون سے

اٹھا۔ جام کی ایک کمی اس کی بائیں آنکھ میں اور دوسری اس کے دائیں گال میں گھستی چلی گئی تھی اور تنیر نے جس تیزی سے ہاتھ کو آگے کی طرف حرکت دی تھی اسی تیزی سے اس نے ہاتھ واپس کھینچ لیا تھا۔ وائس کے حلق سے مسلسل چینیں نکل رہی تھیں۔ اس کے دائیں گال سے خون بہرہ رہا تھا جبکہ اس کی بائیں آنکھ کٹ کر باہر آ گری تھی اور اب اس آنکھ کے حلقے میں سے خون اور مادہ مل کر بہرہ رہا تھا۔ آنکھ کی جگہ گڑھا بن گیا تھا جبکہ تکلیف کی شدت سے اس کی دوسری نجج جانے والی آنکھ بند ہو گئی۔ پھر تکلیف کی شدت سے بری طرح سخن ہو چکا تھا۔

”میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ میں باتیں کرنے کا قابل نہیں ہوں۔“ اب بھی تمہاری ایک آنکھ میں نے دانستہ بچا دی ہے۔ بولو ورنہ۔“ تنیر نے اپنی سپاٹ لجے میں کہا۔

”تم۔ تم مجھے اندر حامت کرو۔ پلیز۔“ وائس نے بڑی مشکل سے اپنی دوسری آنکھ کو کھولنے میں کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”میں تو تمہیں کانا بھی نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن تم نے خود ہی موقع دے دیا۔ بولو کہاں ہے مشن سپاٹ اور اس کی تفصیلات کیا ہیں۔ جلدی بولو۔ لیکن یہ سن لو کہ تم نے یہ ساری باتیں جیکوٹی کو فون کر کے اس سے کنفرم کرائی ہیں اس لئے کوئی غلط بیانی مت کرنا۔“ تنیر نے سپاٹ لجے میں کہا۔

”مم۔ میں بتا دیتا ہوں۔ بتا دیتا ہوں۔“ وائس نے کہا

اور پھر اس نے اس طرح تیزی سے بولنا شروع کر دیا جیسے ٹیپ ریکارڈر آن ہو جاتا ہے۔ تنیر نے سوالات کر کے اس سے تفصیلات بھی معلوم کر لیں۔

”اب جیکوٹی کا نمبر بھی بتا دو۔“..... تنیر نے کہا تو وائس نے جیکوٹی کا نمبر بتا دیا۔

”میں چیک کر لوں گا۔ اب تم مجھے اس گروپ کے بارے میں تفصیل بتاؤ جو خفیہ طور پر کام کر رہا ہے۔“..... تنیر نے کہا تو وائس نے انتیار پونک پڑا۔

”گروپ۔ کون سا گروپ۔“..... وائس نے ہونٹ بھینختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے تنیر کا ہاتھ گھوما اور کرہ ایک بار پھر وائس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا بایان گال آؤٹھے سے زیادہ کٹ چکا تھا اور اس میں سے خون بہنے لگا تھا۔

”ابھی میں نے تم سے رعایت کی ہے ورنہ تم اندھے ہو چکے ہوتے۔ لیکن یہ آخری موقع ہے۔ کمجھے۔“..... تنیر نے غراتے ہوئے لجے میں کہا۔

”وہ۔ وہ۔ راسکو گروپ بھند میں سیکشن کا گروپ۔“..... وائس نے کہا۔

”راسکو اس گروپ کا انچارج ہے۔“..... تنیر نے پوچھا تو وائس نے اثبات میں سر بلادیا۔

”کہاں ملے گا وہ۔ بولو۔“..... تنیر نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”شیلاؤ پلازہ میں اس کا آفس ہے۔ وہ دیں ہوتا ہے“..... وائٹ نے جواب دیا۔

”آفس۔ کیا مطلب“..... تصور نے چونک کر پوچھا۔

”اس نے باقاعدہ آفس بنار کھا ہے۔ اس کے آدمی فیلڈ میں کام کرتے ہیں اور اسے روپورٹ دیتے رہتے ہیں“..... وائٹ نے جواب دیا۔

”کیا نمبر ہے اس کے آفس کا“..... تصور نے پوچھا۔

”سنو۔ میں تم سے ایک معاهدہ کرنا چاہتا ہوں“..... وائٹ نے کہا۔

”کیسا معہدہ“..... تصور نے ہونٹ بھینچ کر پوچھا۔

”میں جنکوٹی اور راسکو اور اپنے گروپ سمیت واپس چلا جاتا ہوں۔ میں چیف کو خود ہی سمجھا لوں گا۔ ہم اسرائیل کی خاطر اپنی زندگی اور اپنی جانیں نہیں گنوانا چاہتے۔ تم جانو اور مشن سپاٹ جانے۔ تم میرے اور میرے ساتھیوں کے راستے سے ہٹ جاؤ۔“  
وائٹ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ کر لیں گے معہدہ۔ لیکن پہلے میرے سوال کا جواب دو“..... تصور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں اس پر غور کر لو۔ اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ چاہو تو عمران سے بات کر لو۔ وہ فوراً مان جائے گا“..... وائٹ نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”تو تم میرے سوال کا جواب نہیں دو گے۔ کیوں“..... تصور نے غارتے ہوئے بجھے میں کہا۔

”سنو۔ میری بات سنو۔ تم میری بات عمران سے کرا دو۔ پھر سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میری بات مان لو۔ پلیز“..... وائٹ نے کہا لیکن ابھی اس کا فقرہ ختم ہی ہوا تھا کہ تصور کا گازو گھوما اور اس کے ساتھ ہی جام کی برچھیاں اس کی گردن میں گھستی چلی گئیں اور اس کے ساتھ ہی وائٹ کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کا چہرہ تیزی سے ہلدی کی طرح زرد پڑتا چلا گیا۔ اس کی اکلوتی زندہ آنکھ دھنڈلی ہوتے ہوتے بے نور ہو گئی۔ اس کی گردن سے خون کے دوفوارے سے نکل کر اس کے بیاس پر مسلسل پڑ رہے تھے۔ تصور تیزی سے مرنے ہی لگا تھا کہ یہ نکتہ میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجٹھی تو تصور تیزی سے مڑا اور پھر اس نے باقاعدہ ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”یہ“..... تصور نے کوشش کی کہ بجھے اور آواز وائٹ جیسی ہو جائے۔

”راسکو بول رہا ہوں بیاس۔ عمران کی رہائش گاہ سے اس کے دو ساتھی ایکریمین میک اپ میں نکلے اور پھر میکسی میں بیٹھ کر وہ آپ کی رہائش گاہ پر جانچنے ہیں۔ مجھے ابھی جیگر نے روپورٹ دی ہے۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بتا دوں“..... دوسری طرف سے ایک موڈبان آواز سنائی دی۔

کر رک گیا۔

”کیا ہوا“..... تصور نے چونک کر یو جھا۔

”عمران صاحب کو کال کر کے بتا دیا جائے تو بہتر ہے اور باہر کی نسبت میں ہاں سے زیادہ محفوظ کال کی جا سکتی ہے۔۔۔۔۔ صفر نے کہا تو تسویر کے اثبات میں سر بلانے پر صدر مڑا اور واپس راہداری میں آ گیا۔ اس نے جیب سے زیر و فایو ٹرانسیسیٹر کال کر اس کا بٹن آن کر دیا۔ چونکہ یہ نکسڈ فریکونسی کا ٹرانسیسیٹر تھا اور اس کا دوسرا سیٹ عمران کے پاس تھا اس لئے اسے فریکونسی ایڈ جسٹ کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

”ہیلو ہیلو۔! میں ایس کالنگ۔ اور“..... صدر نے لپٹے کوڑ  
نام سے کال دیتے ہوئے کہا۔ اس نے کال ایکریمی لجے میں ہی دی  
تھی۔

”کیا مطلب ۔ یہ دوسرا ایس تو جو لیا کے ساتھ تھا۔ وہ تمہارے پاس کیے پہنچ گیا۔ اور“ ..... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔ وہ لئے اصل لمحے میں بول رہا تھا۔

”میرا پورا نام صدر سعید ہے عمران صاحب۔ اور“..... اس  
مار صدر نے لئے اصل لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو تم پہلے ہی ڈبل ایس ہو۔ بہر حال کیا ہوا ہے۔ کیا متور آؤٹ آف کنٹرول ہو گیا ہے۔ اور“..... عمران نے کہا تو صدر نے مختصر طور پر تمام حالات بتاویئے۔

”کیا ہوا“..... پر آمدے میں موجود صدر نے چونک کر اس سے  
پوچھا اور تسویر نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہے۔“ صدر  
نے تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ اور یہاں بھی ایک آدمی موجود ہے۔ میں نے راسکو سے زیادہ بات اس لئے نہیں کی کہ عمران کی طرح وائٹ کے لمحے اور آواز کی نقل نہیں کر سکتا اور اگر راسکو پہچان جاتا تو معاملات بگڑ بھی سکتے تھے۔“..... متور نے جواب دستے ہوئے کہا۔

”لیکن اب اس آدمی کو کہیے ڈاچ دیا جائے جبکہ ہم اب تک اسے  
چک بھی نہ س کر سکے۔“ ..... صدر نے کہا۔

”کیا ضرورت ہے ڈاچ دینے کی سہاں سے سیدھے شیلاؤ پلازہ پہنچتے ہیں۔ وہاں راسکو کو کور کر کے اس سے خود ہی سارے گروپ کو آف کر دیں گے۔“ تصور نے کہا۔

"لیکن ہمارے بعد اگر وہ آدمی اندر آیا تو پھر" ..... صدر نے کہا۔

"وہ ہمارے یچھے جائے گا۔ اندر کیوں آئے گا۔ وہ تو ہماری نگرانی کر رہا ہو گا۔ ..... تصور نے کہا۔

"اوہ واقعی ٹھیک ہے۔ آؤ۔۔۔۔ صدر نے کہا لیکن پھر ٹھیک

”گلڈ۔ تم ایسا کرو کہ فوراً اس راسکو کو کور کرو۔ میں خود وہاں پہنچ رہا ہوں۔ ہمیں پہلے اس گروپ کو آف کرنا ہو گا۔ میں راسکو کی آواز میں اس کے گروپ کو کور کر لوں گا اور تسویر سے مزید تفصیلات بھی معلوم کر لوں گا۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”آپ نے اب تک کیا کیا ہے۔ اور“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کچھ نہیں۔ میں اور کیپشن شکیل تفریحی سپاٹ سے سمندر کا فاصلہ نلپتے رہے ہیں لیکن ہم دونوں کا ناپ علیحدہ علیحدہ ہے اور ابھی تک متفقہ ناپ طے نہیں ہو سکا کیونکہ کیپشن شکیل سمندر کا میرا مطلب نیوی کا آدمی ہے اور میں بے چارہ خاکسار۔ میرا مطلب ہے خاک یعنی زمین کا آدمی ہوں اور پانی کا چیمانہ اور ہوتا ہے اور خاک کا چیمانہ اور۔ اور“..... عمران نے جواب دیا۔

”اوے۔ پھر آپ دونوں ہی شیلاد پلازہ آجائیں۔ وہاں بیٹھ کر کوئی درمیانی ناپ طے کر لیں گے۔ اور اینڈ آل“..... صدر نے ہستے ہوئے کہا اور ڈائنسیٹریاف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا اور برآمدے کی طرف بڑھ گیا جہاں تسویر موجود تھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

بڑی سی لانچ تیزی سے ساجورا جہریے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ چونکہ کارت سے ساجورا کا فاصلہ زیادہ نہ تھا اس لئے دونوں جہریوں کے درمیان ہیلی کا پڑ سروس کے علاوہ لانچوں کی سروس بھی موجود تھی لیکن چونکہ سیاحوں کے لئے ساجورا جہریہ بند کر دیا گیا تھا اس لئے ہیلی کا پڑ سروس وہاں کے لئے بند کر دی گئی تھی کیونکہ ہیلی کا پڑوں پر صرف سیاح ہی سفر کرتے تھے۔ ساجورا اور کارت کے باشندے لانچ میں ہی سفر کرتے تھے اس لئے جو نیا اور صالحہ دونوں ہی لانچ پر ساجورا جا رہی تھیں۔ وہ دونوں اس وقت مقامی میک اپ میں تھیں اور ان کی جیبوں میں باقاعدہ کاغذات موجود تھے۔ جن دو لڑکوں کے انہوں نے کاغذات حاصل کئے تھے ان کے میک اپ میں ہی وہ ساجورا جا رہی تھیں۔ جو نیا نے باقاعدہ ان سے بھاری رقم کے عوض یہ سودا کیا تھا کہ وہ دو روز تک اپنی رہائش گاہ سے باہر

کے دوسرے ساتھی موجود ہیں اور ظاہر ہے وہ مشن پر کام کر رہے ہیں۔..... جو لیا نے جواب دیا۔

”وہ تو ثقیل ہے لیکن چیف نے تو ہمیں مشن کی تکمیل کے لئے بھیجا ہے۔ عمران اور دوسرے ساتھیوں کو صرف بلیک شار کو لٹھانے کے لئے بھیجا ہے۔..... صالحہ نے کہا۔

”چونکہ عمران بلیک شار کی نظروں میں آچکا تھا اس لئے چیف نے یہ سیٹ اپ کیا ہے۔ ورنہ اصل مقصد بہر حال مشن مکمل کرنا کیبین میں موجود تھا اس لئے ان کی آوازیں وہاں تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔

”لیکن یہ سب مصنوعی لگ رہا ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ یہ مشن کا رٹ میں نہیں ہو گا اس لئے میں ساجورا جا رہی ہوں۔..... جو لیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیا یہ بات عمران یا چیف نہیں سوچ سکتا۔ جو تم نے سوچی ہے۔..... صالحہ نے کہا۔

”عمران اور چیف بہر حال کہیں نہ کہیں سے معلومات حاصل کر لیں گے اور کنفرم ہو کر مشن مکمل کریں گے جبکہ ہم دونوں کے پاس ایسا کوئی ذریعہ نہیں ہے اس لئے ہمیں خود کام کرنا پڑے گا اگر ساجورا میں کچھ نہ ہوا تب بھی کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ ہم پھر مطمئن اور پریقین ہو کر واپس کا رٹ پہنچ جائیں گی۔..... جو لیا نے کہا تو صالحہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تمہارا اس طرح سائنس لینا بتا رہا ہے کہ تم مطمئن نہیں ہو۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نہیں آئیں گی اور اس نے انہیں دھمکی دی تھی کہ اگر وہ باہر آئیں تو ان کے ساتھی ان دونوں کو ہلاک کر دیں گے۔

”مجھے ان دونوں کی طرف سے خاصی فکر ہے جو لیا۔ اگر انہوں نے اطلاع کر دی تو ہم چوہوں کی طرح پکڑی جائیں گی۔..... صالحہ نے ہوئی تھیں جبکہ لانچ چلانے والا لانچ کے عقبی حصے میں کرسیوں پر بیٹھی کیبین میں موجود تھا اس لئے ان کی آوازیں وہاں تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ ایک تو انہیں رقم مل گئی ہے دوسری دھمکی۔ میں دراصل خواہ گناہ لڑ کیوں کو ہلاک کرنا نہیں چاہتی تھی۔..... جو لیا نے جواب دیا تو صالحہ نے اشبات میں سر ہلا دیا۔

”انہیں ہلاک کرنے کی تو میں بھی قابل نہیں ہوں لیکن بس میرے ذہن میں خدشہ ابھرا تھا۔..... صالحہ نے کہا۔

”چھوڑو ان خدشات کو۔ اگر ایسا ہو بھی گیا تو دیکھا جائے گا۔

”اچھا۔ اب یہ بتاؤ کہ اگر تمہارا اندازہ غلط نکلا اور وہاں ساجورا میں واقعی فوجی مشقیں ہو رہی ہوئیں تو پھر ہمارا وہاں جانا ہمارے مشن کے لئے نقصان دہ بھی تو ہو سکتا ہے۔..... صالحہ نے کہا۔

”اوہ۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے صالحہ۔ کا رٹ میں عمران اور اس

جویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔  
”ہاں۔ دراصل مجھے تمہاری یہ بات ہرگز سمجھ میں نہیں آ رہی کہ  
جہاں چھیف اور عمران کنفرم ہیں وہاں کام کرنے کی بجائے تم ادھر  
ادھر بھاگ رہی ہو۔“..... صالحہ نے کہا تو جویا بے اختیار ہنس پڑی۔  
”آخر تم اس بارے میں اس قدر الرجح کیوں ہو رہی ہو۔“ جویا  
نے کہا۔

”اس لئے کہ مجھے اس کی کوئی عقلی دلیل سمجھ میں نہیں آ رہی اور  
مجھے یقین ہے کہ ہماری عدم موجودگی میں عمران یہ مشتمل کر  
لے گا اور ہمیں چھیف کے سامنے شرمندہ ہونا پڑے گا۔“..... صالحہ نے  
کہا۔

”اوہ۔ تو تم اس لئے پریشان ہو رہی ہو۔ بہر حال فکر مت کرو۔  
سب ٹھیک ہو جائے گا۔“..... جویا نے کہا تو صالحہ نے ایک بار پھر  
طویل سانس لیا۔ تھوڑی دیر بعد ساجورا جہیز بے کے مخصوص گھاٹ پر  
جا کر لانچ رک گئی تو وہ دونوں نیچے اتریں اور آگے بڑھتی چلی گئیں۔  
کاغذات کی سرسری سی چینگ کے بعد انہیں کلیز کر دیا گیا۔ باہر  
ٹیکسیاں موجود تھیں۔ جویا نے ایک ٹیکسی کا عقبی دروازہ کھولا اور  
صالحہ کو بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ بھی عقبی سیست پر بیٹھ گئی۔

”کہاں جانا ہے۔“..... ٹیکسی درایور نے موڈ بانہ لجھ میں کہا۔  
”نیوی آفسیز کالونی۔“..... جویا نے کہا تو صالحہ نے چونک کر  
جویا کی طرف دیکھا اور جویا صرف مسکرا دی۔ ٹیکسی ایک جھکٹے سے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

آگے بڑھ گئی تھی۔ شہر میں واقعی سیاح نظر نہ آ رہے تھے البتہ ایک  
فورس اور نیوی کی گاڑیاں آتی جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ ٹیکسی  
ڈرائیور نے کچھ دیر بعد ایک چیک پوسٹ کے سامنے جا کر ٹیکسی  
روک دی تو جویا نیچے اتری اور صالحہ کو وہیں بیٹھنے کا اشارہ کر کے وہ  
تیز تیز قدم اٹھاتی سائیکل روم کی طرف بڑھ گئی جس میں میز کے بیچے  
نیوی کا کوئی آفسیز بیٹھا ہوا تھا۔

”لیں مس۔“..... اس آفسیز نے چونک کر آگے کی طرف ہوتے  
ہوئے کہا۔

”میرا نام میری ہے اور میں نے کمانڈر کی مسز سے ملتا ہے۔  
میرے ساتھ میری ساتھی جولین ہے۔“..... جویا نے جیکٹ کی جیب  
سے کارڈ نکال کر آفسیز کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔

”کمانڈر ہومز ہیں لیکن اس کی مسز تو ایکریمیا گئی ہوئی ہیں۔“  
آفسیز نے کارڈ اٹھا کر اسے سرسری طور پر دیکھتے ہوئے کہا۔ جویا نے  
اس کے سامنے دو کارڈ رکھتے ہوئے۔ ایک اس کا تھا اور دوسرا صالحہ کا۔

”اوہ۔ پھر کمانڈر سے بات کرنا ہو گی۔“..... جویا نے کہا۔

”کیا بات۔ کیا کمانڈر آپ کو جانتے ہیں۔ آج سے پہلے تو آپ  
کبھی نہیں آئیں۔“..... آفسیز نے قدرے مشکوک لمحے میں کہا۔

”میں اور میری ساتھی کارٹ میں رہتی ہیں۔ ہمارے کمانڈر اور  
ان کی مسز سے خاندانی تعلقات ہیں۔ آپ بے شک کمانڈر سے بات  
کر لیں۔“..... جویا نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ آپ جاسکتی ہیں۔"..... آفسیر نے کارڈ واپس جو لیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ"..... جو لیا نے کارڈ اٹھاتے ہوئے کہا تو آفسیر نے انڑکام کا رسیور انھا کر کسی کو جو لیا اور صالحہ کی کلیئرنس کا کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ چونکہ جو لیا کو معلوم تھا کہ ٹیکسی ڈرائیور اس چھوٹے سے جنرے پر مسلسل کام کرتے ہیں اس لئے وہ لازماً یہاں رہنے والے سب افراد سے واقف ہوں گے اس لئے اس نے ڈرائیور سے کہہ دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک سرکاری انداز میں بنی ہوئی کوٹھی کے سامنے رک گئی۔ گیٹ کے باہر دو مسلح گارڈز موجود تھے۔ جو لیا نے جیک کی جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالا اور ٹیکسی ڈرائیور کے ہاتھ میں دے دیا۔

"تم واپس جاؤ۔ ہم نے ابھی رکنا ہے"..... جو لیا نے کہا اور پھر ٹیکسی کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔ دوسری طرف سے صالحہ بھی نیچے اتر آئی تھی۔ ٹیکسی تیزی سے آگے بڑھی اور پھر مڑکر واپس چلی گئی۔

"کمانڈر کو کہیں کہ کارٹ سے میری اور جولین آئی ہیں"۔ جو لیا نے ایک گارڈ سے کہا تو گارڈ ایک سائیڈ پر بنتے ہوئے کہنے میں چلا گیا۔ صالحہ ہونٹ بھینچنے خاموش کھڑی ہوئی تھی۔ اسے یہ سب کچھ سمجھ ہی نہ آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ گارڈ واپس آگیا۔

"آئیے"..... اس گارڈ نے کہا اور واپس پھانک کی طرف مڑ گیا۔ جو لیا اور صالحہ اس کے بیچے پھانک کے چھوٹے کھلے ہوئے دروازے

سے اندر داخل ہوئیں اور پھر ان دونوں کو برآمدے کے کونے میں موجود ایک ڈرائیونگ روم میں بٹھا کر گارڈ واپس چلا گیا۔

"یہ کیا چکر ہے جو لیا"..... صالحہ نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

"ہم نے اس کمانڈر سے معلومات حاصل کرنی ہیں"..... جو لیا نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ صالحہ مزید کچھ بولتی دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد اور ورزشی جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے پھرے پر سختی کے تاثرات نمایاں تھے لیکن اس نے گھریلو نائب کا لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی جو لیا اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے ساتھ ہی صالحہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

"ہمیلو میری۔ تم یہاں۔ کیسے آنا ہوا۔ اور یہ کون ہے"..... آنے والے نے کہا۔ اس کے لجھے میں ہلکی سی بے تلفی تھی۔

"یہ میری روم فیلو جولین ہے اور اس کی وجہ سے ہی میں آئی ہوں"..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ۔ کیا بات ہے۔ بیٹھو"..... اس آدمی نے کہا اور سامنے صوف پر بیٹھ گیا تو جو لیا اور صالحہ بھی صوفوں پر بیٹھ گئیں۔

"یہ جولین ایکریمیا میں ایک میزاںکل ییبارٹی میں کام کرتی رہی ہے۔ واٹر میزاںکل ییبارٹی میں۔ اب اسے معلوم ہوا ہے کہ واٹر میزاںکل کسی خاص مشن کے سلسلے میں سا جو رائٹنگ رہا ہے۔ اس کے ساتھ اس کو نصب کرنے والا خصوصی ماہر ڈگ بھی لازماً آ رہا ہو گا اور ڈگ جو لین کا بواۓ فرینڈ بھی ہے اور منگیتھ بھی۔ یہ اس سے ملنا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

چاہتی ہے۔ اس نے مجھ سے بات کی تو میں نے سوچا کہ آپ سے ملاقات کر لیتے ہیں کیونکہ یہاں آپ سے بڑا افسر تو اور کوئی نہیں ہو سکتا۔..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

” واٹر میراں اور ساجورا میں۔ اوہ نہیں۔ ایسی تو کوئی اطلاع نہیں ہے۔ ..... کمانڈر نے خشک لبجے میں کہا لیکن جو لیا نے بہر حال محسوس کر لیا تھا کہ واٹر میراں کا لفظ سن کر کمانڈر کا چہرہ ایک لمحے کے لئے بدلتا گیا تھا لیکن پھر اس نے اپنے آپ پر قابو پالیا تھا۔ ” اوہ۔ اطلاع تو حتیٰ ہے۔ پھر آپ کو کیسے معلوم نہیں ہے۔ جو لیا نے حیران ہو کر کہا۔

” کس نے اطلاع دی ہے۔ ..... کمانڈر ہومز نے اس بار قدرے زیادہ خشک لبجے میں کہا۔

” اس کے منگیتڑگ نے یہ اطلاع دی ہے۔ ..... جو لیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” ڈگ کا فون نمبر بتاؤ۔ میں خود اس سے بات کرتا ہوں۔ اس نے کیسے یہ غلط اطلاع اور کیوں دی ہے۔ ..... کمانڈر ہومز نے کہا۔

” وہ تو اس وقت ساجورا ہمچنے والا ہو گا۔ آپ کیسے اسے فون کریں گے۔ اس نے بتایا تھا کہ وہ ایکریمین نیوی کی آبدوز میں واٹر میراں لے کر ساجورا ہمچنے رہا ہے۔ ..... جو لیا نے کہا۔

” نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ ..... کمانڈر ہومز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے انھستے ہی جو لیا اور صالح بھی انھی پر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کھڑی ہوئیں۔  
” بس اب تم جا سکتی ہو۔ ..... کمانڈر ہومز نے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

” آؤ جو لیں۔ اب مزید کیا ہو سکتا ہے۔ ..... جو لیا نے معنی خیز نظروں سے صالحہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور صالحہ نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ دونوں ہی کمرے سے باہر آگئیں۔ کوئی کے اندر کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا البتہ باہر دو گارڈ موجود تھے۔ جو لیا خاموشی سے اس راہداری کی طرف مڑ گئی جس کا دروازہ ابھی تک حرکت کر رہا تھا۔ جو لیا اور صالحہ دونوں دروازہ کھول کر راہداری میں داخل ہوئیں تو ایک کمرے کے کھلے دروازے سے روشنی باہر آ رہی تھی۔

” ہمیلو۔ کمانڈر ہومز بول رہا ہوں۔ ..... کمانڈر ہومز کی آواز سنائی دی تو جو لیا نے صالحہ کی طرف دیکھا اور پھر وہ دونوں دیوار کے ساتھ لگ کر آگے بڑھنے لگیں اور پھر دروازے کے قریب ہمچن کر دہ رک گئیں۔

” کب ہمچن رہا ہے ڈبلیو ایم۔ ..... کمانڈر ہومز کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

” کیا اس کے ساتھ کوئی آدمی ڈگ بھی آ رہا ہے۔ ..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کمانڈر ہومز کی آواز سنائی دی۔

” معلوم کر کے مجھے یہاں میری رہائش گاہ پر بتاؤ۔ میں آج چھٹی پر

ہوں۔۔۔ کمانڈر ہومز نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھنے کی آواز سنائی دی تو جو یا نے جیکٹ کی جیب سے مشین پیش نکال لیا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر کمرے میں داخل ہوئی۔ اس کے پیچے صالحہ بھی اندر داخل ہوئی۔

”تم۔۔۔ تم۔۔۔“ کمانڈر ہومز نے ان کے اندر داخل ہوتے ہی چونک کر دروازے کی طرف مڑتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چھتنا ہوا اچھل کر نیچے قالین پر جا گرا۔ جو یا کا بازو بھلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا تھا اور اس کے ہاتھ میں موجود مشین پیش کا دستہ پوری قوت سے کمانڈر ہومز کی کنپی پر پڑا تھا۔ نیچے گر کر وہ جیسے ہی اٹھنے لگا جو یا کی لات گھومی اور کمانڈر ہومز کنپی پر ضرب کھا کر ایک بار پھر چھتنا ہوا نیچے گرا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ پر سیدھے ہو گئے۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

”جا کر کوئی کو چیک کرو اور اگر کوئی ہو تو اسے ختم کر دو اور اگر کوئی رسی ہو تو وہ لے آؤ۔۔۔“ جو یا نے کہا تو صالحہ سر ہلاکی ہوئی مڑی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔ جو یا نے جھک کر کمانڈر ہومز کو اٹھایا اور گھسیٹ کر کر سی پر ڈال دیا۔ تھوڑی دریں بعد صالحہ واپس آئی تو اس کے ہاتھ میں رسی کا بندل موجود تھا۔

”آؤ اسے باندھ دیں۔۔۔“ جو یا نے کہا اور پھر اس نے صالحہ کی مدد سے کمانڈر ہومز کو رسی کے ساتھ باندھنا شروع کر دیا۔

”کوئی میں اور کوئی نہیں ہے۔۔۔ صالحہ نے کہا اور جو یا نے

اثبات میں سر ہلا دیا۔

”یہ تم کمانڈر ہومز تک کیسے پہنچ گئی۔ تم نے تو اس بارے میں مجھے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔ صالحہ نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”مجھے میری نے بتایا تھا کہ وہ ساجورا جاتی رہتی ہے۔ کمانڈر ہومز کی بیوی اس کی دور کی رشته دار ہے اور کمانڈر ہومز اور اس کی بیوی جب بھی کارت آتے ہیں تو وہ اس سے ملنے بھی آتے رہتے ہیں جس پر میں نے کمانڈر ہومز کے بارے میں تفصیلات معلوم کیں۔ چونکہ یہاں ساجورا میں کسی فوجی آفسیر سے ہی اصل بات معلوم ہو سکتی تھی اس لئے کمانڈر ہومز کی یہ ٹپ میرے لئے کافی حوصلہ افرا تھی اور تم نے دیکھ لیا کہ میرا خدشہ درست ثابت ہوا۔ کارت میں ہمیں لختانے کے لئے ڈرامہ کھیل لاجا رہا ہے جبکہ اصل کام یہاں ساجورا میں ہو رہا ہے۔۔۔ جو یا نے کمانڈر ہومز کو باندھتے ہوئے صالحہ کی بات کا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن میرے سامنے تو تمہاری میری سے ایسی کوئی بات نہ ہوئی تھی۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

”تم اس وقت جو لین کے ساتھ اس کے کمرے میں میک اپ کرنے میں مصروف تھی۔۔۔“ جو یا نے جواب دیا اور صالحہ نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

”باہر جو دو گارڈ موجود ہیں وہ کسی بھی وقت اندر آ سکتے ہیں۔ ان کا کیا کریں۔۔۔ صالحہ نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

یافتہ آدمی تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ جو لیا کوئی جواب دیتی صالحہ کرے میں داخل ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبی اور تیز چھری تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں سرخ مرچوں سے بھرا ہوا ذبہ تھا۔

”مجھے حیرت ہے کمانڈر ہومز کہ کوئی تھی میں تمہارے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ نہ باوی ہے اور نہ کوئی ملازم۔ تم اکیلے ہو کوئی تھی میں۔ اس کی وجہ“..... جو لیا نے کہا۔

”میری بیوی ایکریبیا گئی ہوئی ہے اور اس کی عادت ہے کہ ساجورا سے جانے سے پہلے سب ملازمین کو چھٹی دے دیتی ہے۔ کھانا ملڑی میں سے آتا ہے اور صح کو ملڑی کا ہی ایک آدمی آکر صفائی وغیرہ کر جاتا ہے“..... کمانڈر ہومز نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اسے تم پر اعتقاد نہیں ہے۔ بہر حال تم نے یہاں آکر فون کیا اور تم نے ڈبلیو ایم اور ڈگ کے بارے میں پوچھا تھا۔ ہم باہر راہداری میں تمہاری بات سن رہی تھیں اس لئے اب تم ہمیں ساری تفصیل بتا دو کہ یہ میراں کب یہاں آئی رہا ہے اور کہاں نصب کیا جائے گا۔ پوری تفصیل“..... جو لیا نے کہا۔

”تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ میں تو ویسے ہی بڑا رہا تھا یہاں تو صرف فوجی مشقیں ہو رہی ہیں“..... کمانڈر ہومز نے کہا تو جو لیا بے اختیار، بنس پڑی۔

”تم واقعی لپنے آپ کو بہادر ظاہر کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ اتنے بہادر ثابت نہیں ہو گے“..... جو لیا نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”وہ فون پر پہلے اجازت لیتے ہیں اس لئے بے فکر ہو جاؤ۔ وہ فون کئے بغیر اندر نہیں آئیں گے“..... جو لیا نے کہا اور مجھے ہٹ کر اس نے اپنے دونوں ہاتھ کمانڈر ہومز کے منہ اور ناک پر رکھ کر انہیں دبا دیا تو چند لمحوں بعد ہی کمانڈر ہومز کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے شروع ہو گئے اور جو لیا نے ہاتھ ہٹا لئے۔

”یہاں کچن تو ہو گا وہاں سے سرخ مرچوں کا ذبہ اور چھری لے آؤ۔“..... جو لیا نے صالحہ سے کہا اور صالحہ سر ہلاتی ہوئی مڑی اور کمرے سے باہر چلی گئی اور جو لیا کمانڈر ہومز کے سامنے کرسی پر اٹھینا سے بیٹھ گئی۔

”یہ۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوه۔ اوه۔ تم میری۔ یہ سب کیا ہے۔ یہ تم نے مجھے باندھا کیوں ہے۔“..... کمانڈر ہومز نے ہوش میں آکر انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”کمانڈر ہومز تم نے ہم سے جھوٹ بولا ہے جبکہ ہمیں ڈگ نے خود بتایا تھا کہ وہ واٹر میراں کے ساتھ ساجورا آ رہا ہے اور جو لین ہر صورت میں ڈگ سے ملاقات چاہتی ہے۔ وہ اس کے لئے پاگل ہو رہی ہے اس لئے مجھوڑاً مجھے یہ کارروائی کرنا پڑی ہے۔“..... جو لیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ تم میری نہیں ہو سکتی۔ تم کوئی اور ہو۔ میری تو اتنی بڑی حرکت کر ہی نہیں سکتی۔“..... کمانڈر ہومز نے سنبھلے ہوئے لجھے میں کہا۔ ظاہر ہے وہ فوج کا تربیت

کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صالحہ کی طرف رخ موڑا۔  
”جو لین۔ کمانڈر ہومز کو صرف ٹریلر دکھادو۔ اصل فلم بعد میں  
چلانا۔..... جو لیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔..... صالحہ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے  
بڑھی اور دوسرے لمحے کمرہ کمانڈر ہومز کے حلق سے نکلنے والی جنخ سے  
گونج اٹھا۔ صالحہ نے اہتمائی سفاکی سے اس کی ران میں چھری اتار دی  
تھی۔ پھر اس نے ایک جھنکے سے چھری چھینی تو خون تیزی سے باہر  
نکلنے لگا۔

”تم۔ تم یہ کیا کر رہی ہو۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔..... کمانڈر  
ہومز نے اہتمائی کر بنا ک لجھے میں کہا لیکن صالحہ نے ڈبہ کھولا اور پھر  
سرخ مرچوں کی تھوڑی سی مقدار اس نے زخم پر ڈالی اور چھری سے  
اسے چھپتھپانا شروع کر دیا۔

”پہلے خون رو کو۔ پانی ڈال دو اس پر۔..... جو لیا نے خون کے  
ساتھ ساتھ مرچوں کو بھی بہتے دیکھ کر کہا تو صالحہ سر ہلاتی ہوئی ملختہ  
باہر روم کی طرف بڑھ گئی۔

”سنوا۔ سنوا۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔..... کمانڈر ہومز نے اہتمائی  
ٹکلیف بھرے لجھے میں کہا۔

”ابھی سچ جھوٹ سامنے آجائے گا۔..... جو لیا نے سفاک سے لجھے  
میں کہا۔ اسی لمحے صالحہ ایک بڑا ساحگ اٹھائے واپس آئی اور اس نے  
زخم پر پانی کی دھار ڈالنا شروع کر دی۔ تھوڑی در بعد خون نکلنا بند ہو

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

گیا اور کمانڈر ہومز کے چہرے پر ابھر آنے والے اہتمائی ٹکلیف کے  
تاثرات بھی ساتھ غالب ہوتے چلے گئے۔ پانی کی ٹھنڈک نے  
ٹکلیف کی شدت کو خاصاً کم کر دیا تھا۔ جب زخم سے خون بہنا کم مل  
طور پر بند ہو گیا تو صالحہ نے جگ ایک طرف نیچے رکھا اور مرچوں کا  
ڈبہ اٹھا کر اس نے اس بار کافی ساری مرچیں کمانڈر ہومز کے زخم پر  
ڈل دیں اور پھر چھری اٹھا کر اس نے ایک بار پھر چھپتھپانا شروع کر  
دیا۔ کمانڈر ہومز کے ہونٹ بھینچ گئے تھے۔ اس کا چہرہ بتارہا تھا کہ وہ  
لپنے آپ کو کنٹرول میں رکھنے کا فیصلہ کر چکا ہے لیکن چند لمحوں بعد  
اس کا چہرہ ٹکلیف کی شدت سے بگڑنے لگ گیا اور پھر یکخت اس کے  
منہ سے چھخ نکلی اور پھر اس کے حلق سے اس طرح چھینیں نکلنے لگیں  
جیسے کسی نے اس کے حلق میں چھینیں تیار کرنے والی کوئی فیکٹری لگا  
دی ہو۔ اس کا جسم ٹکلیف کی شدت سے کانپنے لگ گیا تھا۔ آنکھیں  
پھٹ کر باہر کو نکل آئی تھیں اور اب وہ دائیں بائیں سرمارنے لگ  
گیا تھا۔

”اب دوسرا زخم نکا کر اس میں مرچیں بھر دو اور تب تک ایسا  
کرتی رہو جب تک یہ سچ نہ بتا دے۔..... جو لیا نے اہتمائی ٹھنڈے  
اور سفاک لجھے میں کہا تو صالحہ نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی چھری ایک  
بار پھر اٹھائی۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ فارگا ڈسیک ایسا نہ کرو۔ مجھے مار دو لیکن یہ  
بے پناہ ٹکلیف۔..... کمانڈر ہومز نے گھگھیا نے ہوئے لجھے میں کہا۔

"ہم نے صرف معلومات حاصل کرنی ہیں اور یہ معلومات ہم نے ایک پارٹی کو ایکریمیا میں دینی ہیں۔ اس کے بعد وہ پارٹی کیا کرتی ہے اور کیا نہیں اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں۔ اس لئے ہم تم جھیں مارنا نہیں چاہتیں۔ اگر تم تعاون کرو تو ابھی تمہاری تکلیف دور ہو جائے گی اور تم زندہ بھی رہو گے درد اسی طرح تمہارے جسم پر زخم بڑھتے جائیں گے اور تم خود اندازہ کر سکتے ہو کہ نتیجہ کیا نکلے گا۔ جو یا نے ٹھنڈے لجھے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہی ہو۔"..... کمانڈر ہومز نے کہا۔ "ہاں۔ ہمیں جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے۔"..... جو یا نے سپاٹ لجھے میں کہا۔ "میں بتاؤں۔ مجھے زندہ چھوڑ دو اور میرے زخم پر پانی ڈالو۔ پلیز۔"..... کمانڈر ہومز نے کہا۔

"اس کا زخم دھو ڈالو جو لین۔"..... جو یا نے کہا تو صالحہ نے نیچے پڑا ہوا حلب اٹھایا اور پانی کی دھار ایک بار پھر زخم پر ڈالنا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی کمانڈر ہومز نے لمبے لمبے سائنس لینے شروع کر دیئے۔ اس کا چہرہ جو تکلیف کی شدت سے احتہانی حریت تک بگڑا اور تھاب دوبارہ نارمل ہونا شروع ہو گیا تھا۔

"ہاں۔ اب سب کچھ تفصیل سے بتاؤ اور اپنی جان بچا لو اور ہمیں بھی مزید انکوائری سے نجات دلا دو۔ ہم جا کر رپورٹ دیں اور فارغ ہو جائیں۔"..... جو یا نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

"تم نے کس پارٹی کو رپورٹ دینی ہے۔ تم کون ہو۔"۔ کمانڈر ہومز نے کہا۔

"تم ان باتوں کو چھوڑو کمانڈر ہومز۔ ہمارے پاس استاد وقت نہیں ہے کہ ہم تمہارے سوالوں کا جواب دیں۔"..... جو یا کا لہجہ یقینت بگڑا گیا۔

"نہیں۔ چہلے مجھے تفصیل بتاؤ تاکہ مجھے اطمینان ہو جائے۔"۔ کمانڈر ہومز تکلیف ختم ہوتے ہی ایک بار پھر بگڑنے لگا۔

"جو لین۔ اس کی بائیں آنکھ نکال دو۔"..... جو یا نے احتہانی ٹھنڈے لجھے میں کہا تو صالحہ نے ایک طرف پڑی ہوئی چھری اٹھائی اور پھر اس سے چہلے کہ کمانڈر ہومز سنبھلتا یا کچھ کہتا صالحہ کا ہاتھ بھیلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے کمانڈر ہومز کی بائیں آنکھ کا ڈھیلیا کٹ کر باہر آگرا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ کمانڈر ہومز کے حلقے سے نکلنے والی چیخنوں سے گونج اٹھا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے دائیں بائیں سر مارا اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔

"اس کے چہرے پر تھپر مار کر اسے ہوش میں لے آؤ۔"..... جو یا نے کہا تو صالحہ نے چھری رکھ کر ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے زور دار تھپر مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد کمانڈر ہومز ایک بار پھر چھتے ہوئے ہوش میں آگیا تو صالحہ نے ہاتھ ہٹالئے اور میز پر پڑی ہوئی چھری ایک بار پھر اٹھا لی۔

"اب بولو درد دوسری آنکھ بھی کٹ جائے گی۔"..... صالحہ نے

سرد لجے میں کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ تم اہتائی سفاک عورتیں ہو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ مجھے مت مارو۔ میں بتا دیتا ہوں۔ ..... کمانڈر ہومز نے اس بار خوفزدہ سے لجے میں کہا۔

” جولین ” ..... جولیا کے منہ سے نکلا۔

” نہیں۔ نہیں۔ میں بتاتا ہوں۔ ڈبلیو ایم میزاں ایکریمین نیوی کی ملڑی آبدوز میں کارت پہنچ رہا ہے بلکہ اب تک پہنچ بھی گیا ہو گا۔ میں نے کارت میں لپنے خفیہ اڈے پرفون کیا تھا ” ..... کمانڈر ہومز نے کہا تو جولیا اور صالحہ دونوں بے اختیار اچھل پڑیں۔

” کارت پہنچ رہا ہے۔ یہ کہیے ہو سکتا ہے۔ ڈگ نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ وہ ساجورا پہنچ رہا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری دوسری آنکھ بھی باہر آجائی چاہئے تاکہ تم ہمیشہ کے لئے اندر ہو جاؤ ” ..... جولیا نے غزاتے ہوئے لجے میں کہا۔

” مم۔ مم۔ میں بچ کہہ رہا ہوں۔ پہلے آبدوز کارت پہنچے گی ” ..... کمانڈر ہومز نے کہا۔

” پہلے کا کیا مطلب ” ..... جولیا نے چونک کر کہا۔ ” مم۔ مطلب ہے کہ وہ کارت پہنچے گی ” ..... کمانڈر ہومز نے رک رک کر کہا۔

” ہونہہ۔ ٹھیک ہے۔ جولین۔ یہ چھری مجھے دو۔ یہ آدمی خواہ مخواہ بہادر بن رہا ہے ” ..... جولیا نے اہتائی سرد لجے میں کہا اور کرسی سے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

### انٹ کھڑی ہوئی۔

” سنو۔ سنو۔ میں بتاتا ہوں۔ میرے ساتھ وعدہ کرو کہ مجھے تم اندھا بھی نہیں کرو گی اور زندہ بھی چھوڑ دو گی۔ میں سب بتا دیتا ہوں ”۔۔۔ کمانڈر ہومز نے کہا۔

” یہ ہمارے پاس آخری موقع ہے۔ مجھے ” ..... جولیا نے چھری صالحہ سے لے کر آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز واقعی بے حد جارحانہ تھا۔

” رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ سنو۔ آبدوز پہلے کارت ہی پہنچے گی۔ وہاں ایک نقلی میزاں اتارا جائے گا۔ اس کے بعد آبدوز ساجورا پہنچ جائے گی اور اصل میزاں وہاں اتارا جائے گا اس لئے میں نے کہا تھا کہ آبدوز پہلے کارت جائے گی ” ..... کمانڈر ہومز نے کہا۔

” وہاں کہاں نصب ہو گا میزاں ” ..... جولیا نے کہا۔

” ساجورا کے جنوب مشرق میں ایک وسیع احاطہ ہے جس کے گرد اونچی چار دیواری ہے۔ اس کے اندر اسے نصب کیا جائے گا اور اس چار دیواری پر عارضی چھت بنادی گئی ہے جو میزاں فائر ہوتے وقت ہٹالی جائے گی۔ اس کا کوڈ نام واٹ ہاؤس ہے اور بظاہر یہ عمارت ایکریمین نیوی کا ٹریننگ سنٹر ہے ” ..... کمانڈر ہومز نے کہا۔ ” تم نے فون کہاں کیا تھا ” ..... جولیا نے پوچھا۔

” میں نے واٹ ہاؤس فون کیا تھا وہاں کا انچارج میرا اسٹنٹ سب کمانڈر اینڈریو ہے ” ..... کمانڈر ہومز نے کہا۔

”میراٹل سمندر سے وہاں تک کیسے لایا جائے گا۔“..... جویا نے پوچھا۔

”آبدوز جب سمندر کی سطح پر آئے گی تو واٹ ہاؤس سے ایک خصوصی ہیلی کا پڑا آبدوز پر چینچے گا۔ پھر میراٹل کو اس ہیلی کا پڑ کے ذریعے واٹ ہاؤس پر چینچا دیا جائے گا جہاں سائنس دان اور انچینٹر موجود ہیں جو اسے نصب کریں گے اور پھر اسے فائر کر دیا جائے گا۔“

”کب چینچے گا یہ میراٹل۔“..... جویا نے پوچھا۔

”کل صبح دس بجے چینچ جائے گا۔“..... کمانڈر ہومز نے کہا۔

”واٹ ہاؤس کی حفاظت کا کیا انتظام ہے۔“..... جویا نے پوچھا۔

”واٹ ہاؤس کے گرد فوج کا پہرہ ہے اور اندر جانے کی کسی کو بھی کسی طرح اجازت نہیں ہے حتیٰ کہ میں بھی وہاں نہیں جاسکتا۔ واٹ ہاؤس کا گیٹ سیلڈ ہے۔ جب تک میراٹل فائر نہیں ہو جاتا اس وقت تک یہ سیلڈ ہی رہے گا۔“..... کمانڈر ہومز نے جواب دیا۔

”پوری تفصیل بتاؤ کہ پہرہ کہاں ہے۔ کس طرح کا ہے۔ اندر کیا پوزیشن ہے اور کتنے آدمی ہیں۔ ہمیں تفصیلی رپورٹ دینا ہو گی۔“

”واٹ ہاؤس کے گرد فوج کا احتہائی سخت پہرہ ہے۔ باقاعدہ خاردار تاروں کا جال پھیلایا گیا ہے۔ اندر ہر دس فٹ پر مشین گنوں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سے مسلح فوجی موجود ہیں۔ ان خاردار تاروں کے درمیان کوئی پھانٹک نہیں ہے۔ چاروں طرف صرف خاردار تاریں ہیں جو لوگ اندر ہیں وہ میراٹل فائر ہونے تک اندر ہی رہیں گے۔ باہر سے کوئی اندر نہیں جا سکتا اور انہیں حکم ہے کہ جو بھی آدمی ان خاردار تاروں سے سو فٹ کے فاصلے پر چینچے اسے گولی سے اڑا دیا جائے۔ اندر بھی چار دیواری ہے جس پر خاردار تاریں ہیں اور الارم نصب ہیں اور پھانٹک سیلڈ ہے۔ جب آبدوز سا جورا چینچے گی تو مخصوص ٹرانسمیٹر پر سب کمانڈر اینڈریو کو کال کیا جائے گا اور پوزیشن بتائی جائے گی۔ سب کمانڈر اینڈریو خود ہیلی کا پڑ لے کر وہاں جائے گا اور میراٹل لوڈ کر کے واپس لے آئے گا۔ جب ہیلی کا پڑ اوپر اٹھے گا تو اس جگہ سے چھت ہٹ جائے گی اور جب ہیلی کا پڑ واپس اندر چلا جائے گا تو چھت بند کر دی جائے گی۔ پھر چھت اس وقت ہٹے گی جب میراٹل فائر ہو گا۔ سب کمانڈر اینڈریو میراٹل ان سائنس دانوں اور انچینٹروں کو دے کر فارغ ہو جائے گا اور پھر باقی کام ان کا ہو گا۔ فائرنگ کے بعد سب انتظامات ختم کر دیتے جائیں گے۔ کمانڈر ہومز نے کہا۔

”یہ کام تمہارے ذمے کیوں نہیں لگایا گیا۔ سب کمانڈر اینڈریو کے ذمے کیوں لگایا گیا ہے۔“..... جویا نے کہا۔

”یہ اعلیٰ حکام کا فیصلہ ہے۔ میرا نہیں۔ انہوں نے مجھے کہا ہے کہ فائرنگ ہونے تک میں اپنی کوٹھی میں ہی رہوں۔“..... کمانڈر ہومز نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ساقہ پڑے ہوئے

کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی تو جو یا نے رسیور  
انٹھا کر ایک بار پھر کمانڈر ہومز کے کان سے لگا دیا۔  
”لیں“..... کمانڈر ہومز نے کہا۔

”گارڈ بول رہا ہوں جتاب۔ گیٹ کی بن سے۔ چمک پوسٹ  
والے ان دونوں لڑکیوں کے بارے میں پوچھ رہے ہیں کہ انہوں  
نے کب واپس جانا ہے کیونکہ ان کی ڈیوٹی چیخ ہو رہی ہے اور وہ  
آنے والوں کو اس بارے میں بریف کریں گے۔“..... ایک موبدانہ  
آواز سنائی دی تو جو یا نے رسیور ہٹا کر اس کے مائیک پر ہاتھ رکھ دیا۔  
”اسے کہہ دو کہ وہ ابھی واپس جانے والی ہیں۔“..... جو یا نے  
آہستہ سے کہا اور ساتھ ہی ہاتھ ہٹا کر رسیور اس کے کان سے لگا دیا۔  
”وہ ابھی واپس جانے والی ہیں۔“..... کمانڈر ہومز نے کہا تو جو یا  
نے رسیور ہٹایا اور کریڈل پر رکھ دیا۔

”اوکے کمانڈر ہومز۔ تم نے ہم سے بہر حال تعاون کیا ہے اس  
لئے تمہارے ساتھ واقعی رعایت ہونی چلہئے۔“..... جو یا نے کہا اور  
اس کے ساتھ ہی اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پیش نکال لیا۔  
”یہ۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ۔“..... کمانڈر ہومز  
نے کہا لیکن جو یا نے مشین پیش کی نال اس کے سینے پر رکھی اور  
ٹریکر دبا دیا۔ اس کے ساتھ ہی کمانڈر ہومز کے حلق سے اوھوری چیخ  
نکلی اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تزوپا اور دوسرے لمحے اس کی  
اکلوتی آنکھ بے نور ہو گئی۔ اس کا جسم ڈھیل پڑ گیا تھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

فون کی گھنٹی نج اٹھی۔

”اگر تم نے ہمارے بارے میں کسی کو بتایا یا کوئی اشارہ کیا تو  
تمہاری گردن ایک لمحے میں کٹ جائے گی۔“..... جو یا نے سخت لمحے  
میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے پہلے لاڈر کا بٹن آن کیا اور پھر  
رسیور انٹھا کر اس نے اسے کمانڈر ہومز کے کان سے لگا دیا جبکہ  
دوسرے ہاتھ میں موجود چھری کی نوک اس نے کمانڈر ہومز کی گردن  
سے لگا رکھی تھی۔

”لیں“..... کمانڈر ہومز نے کہا۔

”اینڈریو بول رہا ہوں سر۔“..... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔  
”ہاں۔ کیا معلوم ہوا ہے۔“..... کمانڈر ہومز نے تیز لمحے میں کہا۔  
”سر۔ میں نے ایکریمین ہیڈ کوارٹر سے معلومات حاصل کی ہیں۔  
ڈگ نام کا کوئی آدمی آبدوز میں موجود نہیں ہے۔“..... دوسری طرف  
سے کہا گیا۔

”اوکے۔“..... کمانڈر ہومز نے کہا اور اس انداز میں سر ہلا کیا جیسے  
کہہ رہا ہو کہ کال ختم کر دو تو جو یا نے رسیور واپس کریڈل پر رکھ  
دیا۔

”کیا تم معلوم کر سکتے ہو کہ آبدوز کاٹ پہنچ گئی یا نہیں۔“جو یا  
نے پوچھا۔

”نہیں۔ آبدوز سے میرا کوئی رابطہ نہیں ہے۔ ایکریمین ہیڈ کوارٹر  
کا ہے۔“..... کمانڈر ہومز نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید

”مہماں کوئی ثہہ خانہ ہے صالحہ“..... جولیا نے مشین پسپل  
والپس جیکٹ کی جیب میں رکھتے ہوئے کہا۔  
”نہیں۔ مجھے تو نظر نہیں آیا۔“..... صالحہ نے کہا۔

”اوے۔ آواب چلیں۔“ ہمیں اب میک اپ تبدیل کرنا ہوگا۔

ماسک میک اپ کا ڈجیٹر میرے پاس ہے۔“..... جولیا نے کہا اور والپس  
دروازے کی طرف مزگئی۔

”میک اپ ہمیں کیوں نہ تبدیل کر لیں۔“..... صالحہ نے کہا۔

”احمقانہ باتیں مت کیا کرو صالحہ۔ اب تم خاصی تجربہ کار ہو چکی  
ہو۔ ہم نے چیک پوسٹ بھی کراس کرنی ہے۔ باہر گارڈز بھی موجود  
ہیں۔ ان کے سامنے سے بھی گزرنا ہے۔“..... جولیا نے کہا اور صالحہ  
کے چہرے پر شرمندگی کے تاثرات ابھرائے۔

”لیکن کار تو اس کمانڈر ہومز کی ہی لے جانی پڑے گی ورنہ تو  
شايد ہمیں ٹیکسی دو راتک نہ مل سکے۔“..... صالحہ نے کہا۔

”اوہ ہا۔ واقعی۔ اوہ۔ پھر ایسا ہے کہ کمانڈر ہومز کی لاش بھی  
کار کی ڈگی میں ڈال کر ساتھ لے جاتے ہیں تاکہ یہ چیک نہ ہو سکے  
ورنہ تو اس چھوٹے سے جھیرے پر پوری فوج ہماری تلاش میں نکل  
کھڑی ہوگی۔“..... جولیا نے کہا۔

”لیکن اب تمہارا پروگرام کیا ہے۔“..... صالحہ نے کہا۔

”پروگرام کیا ہونا ہے۔ ہم نے اس واسٹ ہاؤس کو جباہ کرنا ہے  
اور کیا کرنا ہے۔“..... جولیا نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہم کسی طرح عمران اور دوسرے ساتھیوں کو  
اطلاع کر دیں۔ پھر مہماں ریڈ کیا جائے کیونکہ جو کچھ اس واسٹ ہاؤس  
کے انتظامات کے بارے میں بتایا گیا ہے وہ تو اہتمامی عجیب سا  
ہے۔“..... صالحہ نے کہا۔

”چیف نے ہم دونوں پر اعتماد کیا ہے اور اب ہمیں اس اعتماد پر  
پورا اترنا ہو گا۔ ویسے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں سے ہمارا کوئی  
رابطہ نہیں ہے۔ یہ مشن بہر حال ہم نے مکمل کرنا ہے۔ کس طرح  
کرنا ہے یہ بعد کی باتیں ہیں۔“..... جولیا نے فیصلہ کن لمحے میں کہا تو  
صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ان سے مل لینا ورنہ وہ پریشان ہوتے پھریں گے۔ میں اس دوران راسکو کو تلاش کر لوں۔۔۔۔۔ صدر نے کہا تو تیور نے اثبات میں سر ہلا دیا اور صدر تیز تیز قدم انھاتا استقبالیہ کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں ایک سائیڈ پر پلازو کے رہائشی کمروں کے نمبر ز اور ان کے سامنے وہاں رہائش پذیر افراد کے نام لکھے ہوئے تھے۔ یہ پلازو چار منزلہ تھا اس لئے ہر منزل کے علیحدہ علیحدہ نمبر ز اور نام درج تھے چونکہ صدر کو معلوم تھا کہ راسکو کا آفس دوسری منزل پر ہے اس لئے اس نے دوسری منزل والی لست پر نظریں ڈالیں اور چند لمحوں بعد اس نے کمرہ نمبر دو سو بارہ کے سامنے راسکو کا نام لکھا ہوا پڑھ لیا اور پھر وہ سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور لفت سے اوپر جانے کی بجائے سائیڈ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اپر دوسری منزل میں پہنچ گیا۔ کمرہ نمبر دو سو بارہ کا دروازہ بند تھا۔ سائیڈ پر نیم پیٹ موجود تھی جس پر راسکو کا نام لکھا ہوا تھا۔ صدر نے کال بیل کا بٹن پر لیں کر دیا۔

”کون ہے؟۔۔۔۔۔“ ڈور فون سے راسکو کی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔ چونکہ وہ پہلے راسکو کی آواز سن چکا تھا اس لئے وہ بہچان گیا تھا۔

”میرا نام راجر ہے۔۔۔ جتاب وائٹ نے مجھے بھیجا ہے۔۔۔۔۔ صدر نے یورپی لہجے میں کہا۔

”اوہ اچھا۔۔۔۔۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو ایک بھاری جسم اور لمبے قد کا آدمی دروازے پر موجود تھا۔۔۔۔۔ صدر تیزی سے اسے دھکیلتا ہوا اندر لے گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

تیور اور صدر دونوں وائٹ کی رہائش گاہ سے نکل کر آگے بڑھے اور پھر ایک شیکسی لے کر وہ شیلاؤ پلازو کی طرف چل پڑے۔۔۔ یہ رہائشی پلازو تھا اس لئے وہاں لوگ آتے جاتے رہتے تھے۔۔۔ اب انہیں معلوم تھا کہ راسکو کے آدمی ان کی نگرانی کر رہے ہوں گے لیکن انہوں نے اس کی پرواہ نہ کی تھی کیونکہ وہ راسکو کے پاس ہی جا رہے تھے اور نگرانی کرنے والا زیادہ سے زیادہ اسے اطلاع کر دے گا اور کیا کرے گا۔ عمران اور کیپشن شکیل بھی وہاں پہنچ رہے تھے اور یقیناً ان کی بھی نگرانی ہو رہی ہوگی۔۔۔۔۔ شیکسی شیلاؤ پلازو کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہو کر سائیڈ پر بنی ہوئی پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔ صدر نے شیکسی کے رکتے ہی میڈیکھ کر ڈرائیور کو کرایہ اور شپ دی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے اور شیکسی ڈرائیور شیکسی موڑ کر واپس چلا گیا۔۔۔۔۔ ”تم مہمیں رکو تیور تاکہ جب عمران اور کیپشن شکیل آئیں تو تم

پھر وہ مژ کر بیرونی کمرے میں آیا اور اس نے جھک کر راسکو کو اٹھایا  
اور اسے اندر ونی کمرے میں لا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔

”اسے باندھ دینا چاہئے“..... صفرنے ادھر ادھر نگاہیں  
دوڑاتے ہوئے کہا یہکن اسی لمحے ایک بار پھر فون کی گھنٹی نج اٹھی تو  
صفرنے چونک کرہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھایا۔

”لیں“..... صفرنے کہا۔

”وکی بول رہا ہوں بس۔ عمران اور اس کا ایک ساتھی جو سوالاز  
کے گرد گھومتے رہے ہیں اب کار میں بیٹھ کر شیلاد پلازہ پہنچ گئے ہیں۔  
وہ وہاں پہلے سے موجود ایک ایکری بی سے ملے ہیں اور باتیں کر رہے  
ہیں۔ وہ شاید پلازہ کے اندر جانا چاہتے ہیں۔“..... ایک اور موڈبائی  
آواز سنائی دی۔

”جیگر یہاں موجود ہو گا۔ تم اس کے ساتھ مل کر نگرانی کرو۔“  
صفرنے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ وہ جان بوجھ کر زیادہ لمبی بات نہ کر  
رہا تھا کیونکہ اسے راسکو کا لمحہ بنانے میں خاصی مشکل پیش آرہی  
تھی۔ رسیور رکھ کر وہ واپس مڑا اور اس نے راسکو کے سینے پر ہاتھ رکھ  
کر چیک کیا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد  
وہ لفٹ کے ذریعے نیچے ہال میں پہنچا تو وہاں عمران، گیپشن شکیل اور  
تتویر تینوں موجود تھے۔

”آئیے عمران صاحب۔ میں نے راسکو کو بے ہوش کر دیا ہے۔“  
صفرنے کہا۔

”کون ہو تم“..... راسکو نے حیرت بھرے لمحے میں کہا یہکن  
دوسرے لمحے صفرنے کے دونوں ہاتھ بیک وقت حرکت میں آئے اور  
راسکو کے حلق سے یکخت ہلکی سی چیخ نکلی اور اس کے ساتھی اس کا  
جسم ڈھیلاد پڑ گیا اور وہ اس طرح فرش پر فتحے ہوئے قائمین پر گرا جسے  
ہستہ کا خالی ہوتا ہوا بورا گرتا ہے۔ صفرنے بیک وقت دونوں  
ہتھیلیاں پوری قوت سے اس کے کانوں پر ماری تھیں جس کا نتیجہ یہ  
نکلا تھا۔ یہ صفرنے کا مخصوص داؤ تھا۔ ہتھیلیوں کی ضرب کے ساتھ  
ساتھ اس کی مخصوص انداز میں اپر کو مڑی ہوئی انگلیاں دونوں  
کنپیشوں پر پڑی تھیں اور اس کے نتیجے میں طاقتور سے طاقتور آدمی بھی  
نوری طور پر بے ہوش ہو جاتا تھا۔ اسی لمحے اندر سے فون کی گھنٹی<sup>1</sup>  
بجنتے کی آواز سنائی دی تو صفرنے تیز تیز قدم اٹھاتا اندر کمرے کی طرف  
بڑھ گیا۔ وہاں میز پر فون موجود تھا۔

”لیں“..... صفرنے اس بار راسکو کے لمحے میں بات کرتے  
ہوئے کہا۔

”جیگر بول رہا ہوں بس۔ چیف بس کی رہائش گاہ سے دونوں  
ایکری نکل کر شیلاد پلازہ پہنچے ہیں۔ ان میں سے ایک پارکنگ میں  
ہی رک گیا ہے اور دوسرا اندر چلا گیا ہے۔“..... ایک مردانہ آواز  
سنائی دی۔

”اوکے۔ تم نے صرف نگرانی کرنی ہے۔“..... صفرنے کم سے  
کم الفاظ بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اچھا۔ وہ۔ بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے۔..... عمران نے کہا تو کیپشن شکیل مسکراتے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ہماری نگرانی پر مامور آدمی کا نام جنگر ہے اور آپ کی نگرانی پر مامور آدمی کا نام وکی ہے اور وہ دونوں اب یہاں موجود ہوں گے۔ میں نے ان دونوں کے فوراً اشتذ کئے ہیں۔..... صدر نے لفت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"اچھا۔ پھر تو انہیں کور کر لینا چاہئے۔ ہمیں تو واقعی احساس تک نہیں ہوا اس نگرانی کا۔..... عمران نے اس بار اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

"میں نے تو اس لئے زیادہ بات نہیں کی کہ کہیں وہ مشکوک نہ ہو جائیں۔ البتہ اب یہ کام آپ آسانی سے کر لیں گے۔..... صدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ راسکو کے فلیٹ میں داخل ہو گئے۔ راسکو ولیے ہی کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔

"تھوڑی پرده اتار کر اسے کرسی سے باندھ دو اور صدر تم یہاں کی تلاشی لو۔ لازماً اس راسکو کے پاس اس کے گروپ کے بارے میں کوئی تفصیلی فائل موجود ہو گی۔..... عمران نے کہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تھوڑے پرده اتار کر اسے رسی کے انداز میں بل دیئے اور کیپشن شکیل کی مدد سے اس نے راسکو کو کرسی سے باندھ دیا۔

"اب اسے ہوش میں لے آؤ۔..... عمران نے کہا تو کیپشن شکیل نے اس کی ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیئے اور چند لمحوں بعد جب راسکو کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو کیپشن شکیل نے ہاتھ ہٹائے اور یہچہرے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ صدر ساتھ والے کمرے کی تلاشی میں لگا ہوا تھا اور تھوڑی بھی عمران کے ساتھ ہی کریں پر بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ۔ یہ کیا مطلب۔ تم کون ہو۔ اوه۔ یہ سب کیا ہے۔" راسکو نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام راسکو ہے اور تمہارا تعلق بلیک سٹار کے میں سیکشن سے ہے۔..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

"تم کون ہو۔"..... راسکو نے عمران کے سوال کا جواب دینے کی بجائے اثاثوں کر دیا۔ وہ واقعی اپنے آپ کو بڑی جلدی سنبھال لینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

"یہ فائل۔"..... اسی لمحے صدر نے اندر داخل ہو کر کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل عمران کی طرف بڑھا دی۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم عمران ہو۔ اوہ۔ تو یہ ایکری بھی تمہارے ساتھی ہیں۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے۔"..... راسکو نے کہا۔

"تمہارے چھپ وائٹ نے ہمیں یہاں بھیجا ہے۔"..... اس بار صدر نے کہا تو راسکو ایک بار پھر چونک پڑا۔

"تم دونوں ایکری اس سے ملنے گئے تھے۔ کیا ہوا ہے۔" یہ چھپ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”وہی رابطہ کرتے ہیں۔ میں نہیں کرتا۔“..... راسکونے جواب اپنے لئے کہا۔

”تھویر۔ اس کا بایاں کان دائیں کان سے خاصاً چھوٹا ہے اس لئے ایک ہی کافی ہے۔ وہی دونوں کی بناستگی کرے گا۔“..... عمران نے تھویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ ایک ہی کافی ہے۔“..... تھویر نے بڑے سنجیدہ لمحے میں کہا اور راسکو جو بندھا حیرت بھرے انداز میں ان دونوں کی یہ عجیب سی باتیں سن رہا تھا اس وقت چونک پڑا جب تھویر نے بھلی کی سی تیزی سے کوٹ کی اندر ونی جیب سے ایک تیز دھار استرے نما خخبر باہر نکلا اور پھر اس سے پہلے کہ راسکو کچھ کہتا تھویر کا بازو بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور اس کے ساتھ ہی کمرہ راسکو کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ راسکو کا ایک کان جڑ سے کٹ کر نیچے گر چکا تھا اور اب وہاں سے خون تیزی سے بہس رہا تھا۔ راسکو کا چہرہ مکلف کی شدت سے بگڑا گیا تھا۔

”ارے یہ کیا ہوا۔ یہ تو اور بھی بد نالگئے لگا ہے۔ ایک بڑا سا کان۔ نہیں اسے بھی صاف کر دو۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو تھویر نے ایک ہاتھ راسکو کے سر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ ایک بار پھر بھلی کی سی تیزی سے گھما دیا۔ راسکو کے حلق سے ایک بار پھر اپنے کربناک چیخ نکلی اور تھویر کے پیچے ہستے ہی اس نے اس طرح سر کو دائیں بائیں بھٹشا شروع کر دیا جیسے گھری کا پنڈولم حرکت کرتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

کیوں تم سے مل رہا ہے اور تم یہاں کیوں آئے ہو۔“..... راسکونے اپنے لمحے میں کہا جبکہ اس دوران عمران کی نظریں فائل پر جھی رہیں۔

”تو تم اپنے ساتھ چار آدمی لے آئے ہو۔ ان میں سے جیگر اور وکی تو باہر موجود ہیں جبکہ باقی دو ولسن اور جیکب کہاں ہیں۔“..... عمران نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔“..... راسکونے چونک کر کہا۔

”وہ یہاں شیلاؤ پلازہ میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک میرے ساتھیوں کی نگرانی کرتا ہوا یہاں آیا ہے جبکہ دوسرا میری نگرانی کرتا ہوا یہاں پہنچا ہے۔ باقی دو تم نے کہاں تعینات کئے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”تم غلط کہہ رہے ہو۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ مجھے کال کر کے پہلے ہی بتاویتے۔“..... راسکونے ہونٹ چھاتے ہوئے کہا۔

”ان بے چاروں نے تو پورٹ دی تھی لیکن تم اس وقت بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور ان کی کال میرے ساتھی نے اشناز کی تھی۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ طویل عرصے سے میرے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ وہ میری آواز پہنچانتے ہیں۔“..... راسکونے کہا۔

”وہ تمہیں فون کرتے ہوں گے۔ تم ان سے کیسے رابطہ کرتے ہو۔“..... عمران نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

بیٹھ۔۔۔ وہی پہلے والی آواز سنائی دی۔  
”لیکن یہاں تو تین آدمی ہے ہوش پڑے ہوئے ہیں جیگر۔۔۔ چوتھا  
آدمی کہاں گیا۔۔۔ وکی کی آواز سنائی دی۔

”چوتھا حاضر ہے۔۔۔ اچانک عمران نے اوٹ سے نکلتے ہوئے  
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ دونوں تیزی سے اس کی طرف مڑتے  
عمران نے مشین پیش کا ٹریکر دبادیا اور وہ دونوں چیختنے ہوئے نیچے  
گرے اور چند لمحے ترپنے کے بعد ساکت ہو گئے۔ عمران نے ان کی  
پشت پر اس جگہ گویاں ماری تھیں کہ وہ سیدھی دل میں اتر گئی  
تھیں۔ وہ مذکر بیرونی کمرے میں آیا تو اس کے ساتھ ہی اس نے بے  
اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ ڈور لاک میں موجود چھوٹا سا  
سوراخ سے نظر آگیا تھا۔ اس نے سرخ رنگ کا فولادی ٹکرا جو اسے  
بند کرتا تھا ایک طرف پڑا دیکھا۔ عمران سمجھ گیا کہ ان کے اوپر جانے  
کے بعد یہ دونوں واپس آئے اور چونکہ سوراخ کھلا ہوا تھا اس لئے  
انہوں نے اس کے ذریعے اندرورنی جائزہ لینے کی کوشش کی ہو گی اور  
سوراخ جس رخ پر تھا اس رخ سے اندر کمرے کا منتظر باہر سے نظر نہ آ  
سکتا تھا لیکن شاید راسکو کے کان کھلنے کی وجہ سے اس کے حق ہے  
نکلنے والی چیختیں اس کھلنے سوراخ کی وجہ سے انہیں سنائی دے گئی  
ہوں گی۔ اگر یہ سوراخ بند ہوتا تو پھر یہ آوازیں باہر نہ جا سکتی تھیں  
کیونکہ فلیٹ ساؤنڈ پروف تھا اور اسی وجہ سے عمران کو حیرت ہوئی  
تھی کہ آخر نہیں کیسے معلوم ہو گیا کہ وہ لوگ اندر کسی کارروائی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اور پھر تکلیف کی احتیائی شدت کی وجہ سے اس کی گردن ڈھلک گئی۔  
وہ بے ہوش ہو چکا تھا لیکن اس سے پہلے کہ عمران اسے ہوش میں  
لانے کے لئے کہتا اچانک عمران کی ناک سے نامانوس سی بو نکرانی  
اور اس نے لاشعوری طور پر سانس روک دیا اور دوسرے لمحے یکخت  
تنفسر صفر اور کیپشن شکل دھماکوں سے نیچے گرے اور بغیر تڑپے  
ساکت ہو گئے جبکہ عمران ولیے ہی سانس روکے ہوئے بھلی کی سی  
تیزی سے کرسی سے اٹھا اور دبے قدموں ایک طرف دروازے کی  
اوٹ میں ہو کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے مشین پیش جیب سے نکال لیا  
مسلسل سانس روکنے کی وجہ سے اس کا چہرہ پکے ہوئے ٹھاٹر کی  
طرح سرخ ہو رہا تھا لیکن چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔  
چند لمحوں بعد بیرونی دروازے کا لاک کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس  
کے ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔ عمران نے آہستہ سے سانس لیا۔ وہ  
سمجھ گیا تھا کہ یہ کارروائی راسکو کے آدمیوں کی ہو گی اور ان کے اندر  
آنے کا مطلب تھا کہ اب کیسی کا اثر ختم ہو چکا ہے اور پھر وہی ہوا۔  
آہستہ سانس لینے کے باوجود جب اس پر کوئی اثر نہ ہوا تو اس نے  
ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی۔  
”آؤ وکی آؤ۔۔۔ یہ لوگ بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔۔۔ ایک آواز  
سنائی دی اور پھر یکے بعد دیگرے دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ عمران  
دروازے کی اوٹ میں تھا۔  
”اوہ۔۔۔ اوہ۔۔۔ بس کے دونوں کاٹ کھلتے ہوئے ہیں۔۔۔ اوہ۔۔۔ دیری

میں صروف ہیں اور گئیں انہوں نے اندر کیسے پہنچ کی، ہو گی لیکن اب یہ ساری باتیں سلمان نے آگئی تھیں۔ یہ سب کچھ اس چھوٹے سے سوراخ کی وجہ سے ہوا تھا۔ یہ تو اچھا ہوا تھا کہ نامانوس بوسونگھتے ہی عمران نے لاشعوری طور پر سانس روک لیا تھا ورنہ اس وقت ان دونوں کی بجائے وہ اور اس کے ساتھی لاشوں میں تبدیل ہو چکے ہوتے۔ عمران نے آگے بڑھ کر صرف سوراخ کے سائیڈ میں موجود فولادی نکڑے کو گھما کر سوراخ کے آگے کر دیا بلکہ لاک کا اندر ونی بٹن بھی پریس کر دیا۔ اب جب تک لاک کو اندر سے نہ کھولا جاتا وہ باہر سے کسی صورت بھی نہ کھل سکتا تھا اور پھر وہ واپس مڑا اور اس نے ایک الماری سے ایک گلاس اٹھایا اور باہر روم کی طرف بڑھ گیا کیونکہ جس گئیں کی بواس نے سونگھی تھی اسے معلوم تھا کہ اس کا ایک توڑ سادہ پانی بھی ہے اور پھر وہی ہوا۔ جیسے ہی اس نے اپنے ساتھیوں کے حلق میں پانی پیکایا ایک ایک کر کے وہ تینوں ہوش میں آنا شروع ہو گئے۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ اچانک ہمیں کیا ہو گیا تھا۔ ارے یہ لاشیں۔ یہ کون ہیں۔۔۔۔۔ صدر نے ہوش میں آکر اٹھتے ہوئے اہتمامی حیرت بھرے لجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی تسویر اور کیپشن شکل نے بھی یہی سوال کئے تو عمران نے انہیں ساری تفصیل بتا دی۔

” یہ دونوں نقیناً وہی ہوں گے۔ نگرانی کرنے والے جیگر اور وکی۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

”ہاں۔ اب دو باقی رہ گئے ہیں۔ ان کے بارے میں راسکو سے پوچھنا ہو گا۔ تم ان کی تلاشی لوتا کہ معلوم ہو سکے کہ یہ ہماری نگرانی آخر کس انداز میں کرتے رہے ہیں کیونکہ یہ دونوں ہمیں ایک بار بھی کہیں نظر نہیں آئے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑے ہوئے گلاس سمیت وہ کرسی پر بندھے ہوئے لیکن بے ہوش راسکو کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے کانوں سے اب خون نکلنا بند ہو گیا تھا۔ عمران نے اس کے حلق میں پانی ڈالا لیکن اسے ہوش نہ آیا تو عمران نے گلاس میں بچا ہوا پانی اس کے دونوں کٹھے ہوئے کانوں کے زخموں پر ڈال دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔

” یہ مشین عمران صاحب۔ یہ دونوں کے پاس ہے۔۔۔۔۔ اچانک صدر نے کہا تو عمران نے صرف گردن موڑ کر دیکھا اور پھر اس نے دونوں ہاتھ ہٹائے اور مڑ کر صدر کے ہاتھ سے ایک چھوٹی سی مشین لے لی۔

” ہوں۔ تو یہ اہتمامی و سیع ریچ کی آٹو سکرین مشین ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ کہیں دور رہ کر اس مشین کی مدد سے ہمیں چیک کرتے رہے ہیں۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور مشین واپس صدر کے ہاتھ میں دے دی۔۔۔۔۔ بھی یہی سوال کئے تو عمران نے انہیں ساری تفصیل بتا دی۔

” یہ تو اہتمامی قیمتی مشین ہو گی۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

” ہاں۔ لیکن اس میں ایک خامی ہے اس لئے یہ ہمارے کسی کام وکی۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کی نہیں۔..... عمران نے کہا۔  
 ”کون سی خامی۔..... صدر نے چونک کر پوچھا۔  
 ”اس میں بیڑی استعمال ہوتی ہے جو جلد ختم ہو جاتی ہے اس  
 لئے دو تین بیڑیاں فالتوا ساخت رکھی جا سکتی ہیں لیکن پاکیشیا میں یہ  
 بیڑیاں دستیاب نہیں ہیں اور پھر اچانک بیڑی ختم ہو جانے سے  
 جس کی نگرانی کی جا رہی ہو وہ بھی غائب ہو جاتا ہے۔..... عمران  
 نے کہا اور صدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ اسی لمحے راسکو نے کرہتے  
 ہوئے آنکھیں کھول دیں۔

”یہ تمہارے سامنے تمہارے دو آدمیوں جیگر اور وکی کی لاشیں  
 پڑی ہوئی ہیں۔ انہیں اچھی طرح دیکھ لو۔..... عمران نے راسکو سے  
 کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا مطلب۔ یہ یہاں کیسے آگئے اور کیسے ہلاک ہو  
 گئے۔..... راسکو نے کہا۔

”یہ تمہارے کافوں کے کٹنے کی خبر سن کر آئے ہیں اور اب جب  
 تمہاری دونوں آنکھیں نکالی جائیں گی تو تمہارے باقی دو ساتھی بھی  
 خود بخوبی چکنچ جائیں گے۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ تم ظالم ہو۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔..... راسکو کو شاید  
 ہوش آنے کے بعد پہلی بار یہ خیال آیا تھا کہ اس کے دونوں کان  
 کٹ چکے ہیں۔

”اس کی دائیں آنکھ بائیں آنکھ سے بڑی ہے۔ کیا خیال ہے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”تصویر۔ عمران نے کہا۔

”ہاں۔ واقعی۔..... تصویر نے راسکو کی دونوں آنکھوں کو بغور  
 دیکھتے ہوئے کہا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ تم اہتمامی سفاک لوگ ہو۔ رک جاؤ۔ تم  
 جو پوچھنا چاہو میں بتا دوں گا۔ تم جسیے کہو گے میں ولیے ہی کروں گا۔  
 مجھے انداختہ کر دو رشد میں چیختے مجی مرجاوں گا۔..... تصویر کے بولتے ہی  
 راسکو نے یکخت بذیافی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”خنجر لے کر سائیڈ میں کھڑے ہو جاؤ۔ تصویر۔ جسیے ہی راسکو کے  
 دماغ میں کیداری نگے میں تمہیں اشارہ کر دوں گا۔ تم نے اس کی چھوٹی  
 آنکھ باہر نکال دیتی ہے۔..... عمران نے اسی طرح بڑے نرم اور عام  
 سے لجھے میں کہا۔

”نہیں۔ نہیں۔ تم جو کہو گے میں ولیے کروں گا۔..... راسکو نے  
 خوفزدہ سے لجھے میں کہا۔ وہ واقعی عمران اور تصویر کے رد عمل سے ڈر  
 گیا تھا اور اب بے حد خوفزدہ ہو چکا تھا۔

”اب تم نے صرف میرے سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ خود  
 کوئی سوال نہیں کرنا ورنہ میں اشارہ کر دوں گا اور یہ بھی سن لو کہ  
 میرے اندر قدرت نے ایک خاص حس پیدا کی ہوئی ہے کہ مجھے  
 جھوٹ اور سچ کا فوراً علم ہو جاتا ہے اس لئے تم نے جسیے ہی ایک لفظ  
 بھی جھوٹ بولا۔ تمہاری آنکھ ہمیشہ کے لئے غائب کر دی جائے گی اور  
 پھر دوسری آنکھ دوسرے جھوٹ پر۔..... عمران نے اس بار اہتمامی

سرد لجھے میں کہا۔

"میں سچ بولوں گا۔۔۔ راسکونے کہا۔

"تو یہ بتاؤ کہ تمہارے باقی دوسرا تھی کہاں ہیں۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ان میں سے ایک جس کا نام ولسن ہے وہ تمہاری رہائش گاہ کی نگرانی کر رہا ہے تاکہ تمہارے آنے جانے کے بارے میں مجھے روپورٹ دیتا رہے اور دوسرا آدمی جس کا نام جیکب ہے وہ بلکہ شمار کلب میں ہے تاکہ وہاں اگر تم جاؤ تو وہ تمہاری باتیں سن کر اور تمہاری حرکات سے مجھے آگاہ کر سکے۔۔۔ راسکونے جواب دیا۔

"تمہارا ان سے رابطہ کیسے ہوتا ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"وہ مجھے کسی بھی پبلک فون ہاتھ سے کال کر لیتے ہیں لیکن میں نے اگر انہیں کال کرنا ہو تو میں ٹرانسیسیٹر کال کرتا ہوں۔۔۔ راسکو واقعی سب کچھ تفصیل سے اور بغیر کسی ہمچلاہٹ کے بتا رہا تھا۔ "ٹرانسیسیٹر کہاں ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"میرے عقب میں موجود الماری کے نچلے خانے میں ہے۔۔۔ راسکو نے کہا تو عمران کے کہنے پر صدر نے آگے بڑھ کر الماری سے وہ ٹرانسیسیٹر کالا اور اسے لا کر عمران کے ہاتھ میں دے دیا۔

"کیا فریکو نسیز ہیں ان دونوں کی۔۔۔ عمران نے پوچھا تو راسکو نے دونوں کی علیحدہ علیحدہ فریکو نسیز بتا دیں۔۔۔

"اب یہ بتاؤ کہ تمہارا رابطہ جسکوئی سے کیسے ہوتا ہے۔۔۔ عمران

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے کہا۔

"فون پر۔۔۔ راسکونے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے

فون نمبر بتا دیا۔

"کیا وہاں وائس چینگ کمپیوٹر نصب ہے۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ میں وہاں کبھی نہیں گیا۔۔۔ راسکونے جواب دیا۔

"کیا تم اپنی بات کنفرم کر سکتے ہو۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کنفرم۔ کیا مطلب۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا۔۔۔ راسکونے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم جسکوئی کو فون کرو اور اس سے صرف یہ پوچھو کہ کیا ڈبلیوا یم میراکل وہاں پہنچ چکا ہے یا نہیں۔ جو مرضی آئے کہو جس طرح چاہو پوچھو لیکن ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لجھے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کر لیتا ہوں۔۔۔ راسکونے کہا تو

عمران نے پہلے لاوڈر کا بٹن دبایا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے وہی نمبر پر لیں کر دیئے جو راسکونے اسے بتائے تھے اور پھر اس نے کیپشن شکل کو اشارہ کیا تو کیپشن شکل نے ایک ہاتھ سے فون اٹھایا اور دوسرے ہاتھ میں رسیور پکڑ کر وہ راسکو کے قریب ہنچا اور اس نے

رسیور راسکو کے کان کے سوراخ پر رکھ دیا۔

"اے تھوڑا سا دور ہشاو۔ مجھے شدید تکلیف ہو رہی ہے۔" راسکو نے کہا تو کیپشن شکیل نے رسیور تھوڑا سا ہٹا دیا۔ دوسری طرف سے مسلسل گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر رسیور انھالیا گیا۔

"میں۔ ایکس وی ایکس۔" ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں راسکو بول رہا ہوں۔ مادام جیکوٹی سے میری بات کراو۔" راسکو نے کہا۔

"ہو لڈ کریں۔" دوسری طرف سے چند لمبے کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"ہیلو۔ جیکوٹی بول رہی ہوں۔" تھوڑی درتک لائن پر خاموشی طاری رہی پھر جیکوٹی کی آواز سنائی دی۔

"راسکو بول رہا ہوں مادام۔" راسکو نے کہا۔

"کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ میں اس وقت بے حد مصروف ہوں۔" دوسری طرف سے سخت لمحے میں کہا گیا۔

"مادام۔ عمران اور اور کے ساتھیوں کی نگرانی وکی کر رہا تھا۔ وہ سوالاز تفریحی سنٹر کے قریب موجود تھا۔ ابھی وکی نے مجھے کال کر کے بتایا ہے کہ وہ آپس میں ڈبلیو ایم کے کارٹ ہمچنے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ وہ شاید اس ڈبلیو ایم کو تباہ کرنے کی پلانگ کر رہے ہیں اس لئے میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع دے دوں اور آپ

سے مزید احکامات بھی لے سکوں۔" راسکو نے کہا۔

"وہ اسے کیسے تباہ کر سکتے ہیں۔ وہ تو ایکس وی ایکس میں پہنچ بھی چکا ہے۔ لیکن تم نے مجھے کیوں کال کی ہے جبکہ تم اب واسٹ کے ماتحت ہو۔ یہ بات تمہیں اس سے کرنی چاہئے تھی۔" جیکوٹی نے کہا۔

"میں نے ان سے بات کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ سے اس بازارے میں معلوم کر لوں۔" راسکو نے جواب دیا۔

"تم بے فکر ہو۔ ڈبلیو ایم ایکس وی ایکس میں پہنچ چکا ہے اور یہ لوگ چاہے لئے بھی کیوں نہ ہو جائیں کسی بھی طرح ایکس وی ایکس میں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے تم بس ان کی نگرانی کرتے ہو۔" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کیپشن شکیل نے رسیور ہٹا دیا۔ عمران کے چہرے پر جیکوٹی کی بات سن کر اچھائی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ کیپشن شکیل نے رسیور رکھ کر فون پیس کو واپس میز پر رکھ دیا۔

"تنویر اسے آف کر دو۔" عمران نے اچانک کہا تو تنویر کا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ راسکو کے حلق سے نکلنے والی آخری چیخ سے گونج اٹھا۔ خبر اس کی شہرگ میں اتر چکا تھا اور پھر چند لمحے تھوپنے کے بعد وہ ساکت ہو گیا۔ عمران نے ٹرانسمیٹر اٹھایا اور اس پر فریکونسی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی اور پھر اس نے راسکو کے لجے اور آواز میں کال دینا شروع کر دی۔ دوسری طرف سے ولسن

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے کال اسٹڈ کی تو عمران نے اسے سہاں آفس میں کال کر لیا۔ اس کے بعد اس نے دوسری فریکونسی ایڈ جسٹ کی اور جیکب کو بھی سہاں آفس میں کال کر لیا۔

”اب ان دونوں کا خاتمه سہاں ان کے آتے ہی کر دینا تاکہ ہم ہر طرف سے بے فکر ہو کر فائل درک کر سکیں“..... عمران نے کہا۔

”لیکن عمران صاحب اس ایکس وی ایکس یا مشن سپاٹ میں داخل کیسے ہو جائے گا“..... صدر نے کہا۔

”یہی بات میں سوچ رہا ہوں۔ یہ بات تو طے ہے کہ وہاں واں چینگ کمپیوٹر موجود ہے اس لئے راسکو کی آواز اور لجے میں جیکوٹی سے کوئی بات نہیں ہو سکتی ورنہ میں اسے کوئی نہ کوئی چکڑا دے سکتا“..... عمران نے کہا۔

”یہ بات آپ نے کیسے کر دی“..... صدر نے چونک کر کہا۔

”پہلے آپ ریڑنے پہنچ لمحے رک کر جواب دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ واں چینگ کر رہا تھا۔ جیکوٹی نے بھی اسی انداز میں بات کی ہے اور اس قدر سخت ترین حفاظتی انتظامات میں یہ بات اہتمامی ضروری ہوتی ہے۔ یہ لوگ سہاں نگرانی کے لئے اس قدر جدید ترین مشین استعمال کر رہے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ میرے بارے میں جو فائل جیکوٹی اور واں کو دی گئی تھی اس میں یہ بات بھی درج ہو اس لئے اس کا خصوصی انتظام کیا گیا ہو گا“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ جو لیا اور صالحہ بھی تو سہاں موجود ہیں اور اصل

مشن تو انہوں نے مکمل کرنا ہے۔ لیکن ہمیں تو وہ کہیں نظر نہیں آئیں۔ کیا ان سے رابطہ نہیں ہو سکتا“..... صدر نے کہا۔

”نہیں۔ اس بار چیف نے انہیں یکسر ہم سے علیحدہ رکھا ہے۔“

عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرے ذہن میں بار بار ایک خیال آرہا ہے اگر آپ میرا مذاق نہ اڑائیں تو میں کہہ دوں“..... اچانک کیپشن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ دوسرے ساتھی بھی اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا بات ہے۔ کھل کر بتاؤ۔ آج سے پہلے تو تم نے کبھی ایسی بات نہیں کی“..... عمران نے سخیہ لمحے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ میرے ذہن میں مسلسل یہ خدشہ موجود ہے کہ یہ سارا سیٹ اپ مصنوعی ہے۔ ایسا صرف ہمیں ٹریپ کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے اور اب تک کا تجربہ ہبھی بتاتا ہے کہ جیکوٹی، واں اور راسکو کو بھی اس کی اصلیت کا علم نہیں ہے۔“..... کیپشن شکیل نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ یہ بات میرے ذہن میں بھی بار بار آتی رہی ہے لیکن پہلی بات یہ ہے کہ ایکریمین نیوی سے جو معلومات میں نے حاصل کرائی تھیں اس کے مطابق واٹر میرا نل کارٹ بھجوایا جا رہا ہے اور صرف ایک میرا نل بھجوایا جا رہا ہے اور اب دوسری بات یہ کہ ابھی تم نے راسکو کی جیکوٹی سے ہونے والی گفتگو بھی سن لی ہو گی کہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

واڑ میزائل مشن سپاٹ میں پہنچ بھی چکا ہے اس سے تو یہی مطلب نکلتا ہے کہ یہ ٹریپ نہیں ہے۔ عمران نے احتیاطی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ جس انداز کا سیست اپ ہے ماں اس مشن کی حفاظت کا تیار کیا گیا ہے اور جس طرح کرانس کے لمبجنت کام کر رہے ہیں اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں قطعاً ایسا کوئی تجربہ نہیں ہے کہ یہ لوگ کوئی بڑا کام کر سکیں۔ جس طرح وائٹ اور جیکوئی اور اس راسکونے ہمیں ڈیل کیا ہے اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اسرائیل اور ایکریمیا نے جان بوجھ کر انہیں ہمارے مقابلے پر ہاتھ کیا ہے۔“ کیپشن شکیل نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ واقعی تجھے بھی مسلسل یہی احساس ہوتا رہا ہے لیکن اب واڑ میزائل کے ہے ماں پہنچنے کی بات سن کر میرے خدشات ختم ہو گئے ہیں۔“ عمران نے کہا۔

”میرا خیال ہے عمران صاحب کہ مس جو یا ہے ماں کا رٹ میں موجود نہیں ہیں۔“ کیپشن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی خاموشی سے یہ ساری باتیں سن رہے تھے بے اختیار اچھل پڑے۔

”یہ بات تم نے کیے کر دی۔“ عمران نے کہا۔

”وہ ہے ماں ہوتیں تو لا محالہ یہ لوگ انہیں ٹریس کر لیتے یا ہم نہیں بہر حال کہیں نہ کہیں دیکھ لیتے یا وہ ہم سے ٹکرا جاتیں۔ یہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

چھوٹا سا جزیرہ ہے لیکن وہ مسلسل غائب ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ مس جو یا کو کسی طرح بھی یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اصل معاملات کہیں اور مکمل ہو رہے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں پہنچ چکی ہوں۔“ کیپشن شکیل نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی کال بیل کی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ جیکب یا ولسن آئے ہوں گے۔ انہیں کور کرو۔“ عمران نے کہا تو کیپشن شکیل، صدر اور تیور ٹینوں تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران نے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا تاکہ انہیں اندر داخل ہوتے ہی راسکو کی لاش نظر نہ آئے۔ اس کی پیشانی پر ٹینوں کا جال پھیلا ہوا تھا۔ کیپشن شکیل کی باتوں نے اس کے ذہن میں پہلے سے موجود خدشات کو مزید تقویت دے دی تھی۔ دوسرے تھے باہر سے فائزگ اور چیخوں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو صدر اور کیپشن شکیل اندر داخل ہوئے۔

”یہ دونوں لکھے آئے تھے اور دونوں کا خاتمه کر دیا گیا ہے۔“ صدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”اب کیا کرنا ہے۔ گروپ تو ختم ہو گیا ہے۔“ صدر نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”انکو ائری پلیز۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی

دی۔ لہجہ ایکریمی تھا اس لئے سب بحث گئے کہ عمران نے مہماں سے ایکریمیا کا رابطہ نمبر اور وہاں کی انکوائری کا نمبر پر میں کیا ہے۔ چونکہ عمران چہلے بھی کئی بار مہماں سے ایکریمیا کا لکر چکا تھا اس لئے اسے نمبر یاد تھا۔

”سٹار ٹریڈرز ساؤنڈ گیٹ سٹریٹ کا نمبر دے دیں“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر دے دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پر میں کرنے شروع کر دیئے۔

”سٹار ٹریڈرز“..... اس بار رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”مائیک سے بات کرو۔“ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔“ عمران نے اہتمائی سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”ہولاڑ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ مائیک بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ مائیک“..... عمران نے کہا۔

”کیا واقعی تم علی عمران ہو۔ سوری۔ تم غلط آدمی ہو“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”خود ہی تو کہتے ہو کہ بے حد مصروف آدمی ہوں اس لئے سنجیدہ رہا کرو۔ اب جبکہ میں سنجیدہ ہو کر بات کر رہا ہوں تو تم مجھے غلط

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

آدمی کہہ رہے ہو۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ یہ بات تو واقعی عمران سے ہوئی تھی لیکن تمہاری سنجیدگی واقعی اجنبی محسوس ہو رہی ہے۔ بہر حال بتاؤ کیسے فون کیا ہے۔ تمہاری سنجیدگی بتا رہی ہے کہ معاملات کچھ ضرورت سے زیادہ ہی سنجیدہ ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اسرا میل اور ایکریمیا کے گٹھ جوز سے پاکیشیا کی اہتمی تصدیقات کو تباہ کرنے کی سازش کی جا رہی ہے اور اس سلسلے میں ایک خصوصی ساخت کا میزاں میں ہے واثر میزاں میں کہا جا رہا ہے۔ بھرہند میں کسی جنرے پر نصب کیا جانا ہے اور یہ میزاں میں ایکریمین نیوی کی آبدوڑ کے ذریعے وہاں تک ہنچایا جائے گا۔“ تجھے معلوم ہے کہ تمہیں ایکریمین نیوی کے اعلیٰ ترین حکام اور ان کے آفسز تک رسائی حاصل ہے اور تم حتیٰ طور پر معلوم کر کے مجھے بتاسکتے ہو کہ یہ میزاں میں کہا جائے۔“..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”ہا۔ کیوں نہیں۔ کتنا وقت دے سکتے ہو۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کم سے کم وقت ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کرنا۔“..... مائیک نے کہا اور عمران نے اس کے کہہ کر رسپورٹ کھ دیا۔

”اصل مسئلہ یہ بھی تو ہے کہ ہمیں اس مشن سپاٹ کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ہیں۔“..... صدر نے کہا۔

ہاں۔ صدر اور کیپشن شکیل تم دونوں کار لے جاؤ اور جا کر اس سپاٹ کو چیک کرو۔ میں تنور کے ساتھ ہمہاں موجود ہوں گا کیونکہ اس وقت یہ محفوظ جگہ ہے اور اب چونکہ نگرانی کرنے والے بھی موجود نہیں ہیں اس لئے تم دونوں اطمینان سے کام کر سکتے ہو۔ زیر و فایو ٹرانسیور چہارے پاس موجود ہے کوئی خاص بات ہو تو اس کے ذریعے رابطہ ہو سکتا ہے۔ عمران نے کہا تو صدر اور کیپشن شکیل دونوں سرہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔

”جا کر دروازہ بند کر دو تنور۔“..... عمران نے کہا تو تنور سرہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

”میرا خیال ہے عمران کہ تم چیف سے رابطہ کرو اور اسے کہو کہ وہ جولیا سے رابطہ کر کے اس سے معلوم کرے کہ وہ کیا کر رہی ہے۔“ وہ واقعی اگر ہمہاں ہوتی تو ہمیں معلوم ہو جاتا۔ میرا بھی یہی خیال ہے کہ وہ کارت میں نہیں ہے۔..... تنور نے واپس آ کر اہتمامی سنجیدہ لجے میں کہا۔

”اور اگر چیف نے پوچھ لیا کہ کیا جولیا چھوٹی بچی ہے جو راستہ بھول جائے گی تو پھر۔“..... عمران نے کہا۔

”یہ بات نہیں کہ مجھے اس کے بارے میں کوئی فکر ہے۔ میں تو ہمیں بہر حال اپنا کام کرنا ہے اور جولیا کو اپنا۔ ہمارا ٹارگٹ بلیک سٹار کو لٹھانا ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ ہم اپنا کام بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔“ وائٹ کو تم نے ختم کر دیا ہے۔ راسکو اور اس کا پورا گروپ ہمہاں اس فلیٹ میں ختم ہو چکا ہے۔ اب صرف جنکوٹی رہ خدشات کا ہم شکار ہیں۔“..... تنور نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

پڑا۔  
”اگر جو لیا معاملات کی تھے تک پہنچنے کی صلاحیت رکھتی تو اب تک معاملات لپٹنے انعام تک نہ پہنچ چکے ہوتے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میں مذاق نہیں کر رہا۔“..... تنور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”سنو تنور۔“ چیف نے اگر جو لیا اور صالحہ کو علیحدہ بھیجا ہے تو اس کے پیچے بھی لازماً اس کا کوئی پلان ہو گا اس لئے اس نے ہمارے اور ان کے درمیان رابطہ کا سلسلہ نہیں رکھا ورنہ وہ رابطہ کے بارے میں کہہ سکتا تھا اس لئے چیف کو فون کر کے اس سے جولیا کے بارے میں کچھ کہنا بے دوقوئی کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ چیف کے ذہن میں بھی یہ خدشہ موجود ہے کہ کرانس ۶ جنسی بلیک سٹار ٹریپ بھی ہو سکتا ہے۔“..... تنور نے حیرت بھرے لجے میں کہا۔

”کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہم غلط سوچ رہے ہوں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جولیا غلط ٹارگٹ پر کام کر رہی ہو۔ ہمیں بہر حال اپنا کام کرنا ہے اور جولیا کو اپنا۔ ہمارا ٹارگٹ بلیک سٹار کو لٹھانا ہے اور تم دیکھ رہے ہو کہ ہم اپنا کام بخوبی سرانجام دے رہے ہیں۔“ وائٹ کو تم نے ختم کر دیا ہے۔ راسکو اور اس کا پورا گروپ ہمہاں اس فلیٹ میں ختم ہو چکا ہے۔ اب صرف جنکوٹی رہ

گئی ہے جس پر کسی بھی وقت ہاتھ ڈالا جاسکتا ہے۔..... عمران نے کہا تو متور نے اشبات میں سرہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد عمران نے دوبارہ رسیور انٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔  
”سٹار ٹریڈرز“..... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔  
”مائیک سے بات کراؤ میں علی عمران بول رہا ہوں“..... عمران نے کہا۔

”ہولڈ کریں“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”ہیلو۔ مائیک بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد مائیک کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں مائیک۔ کیا رپورٹ ہے“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ ڈبلیو ایم کو ایکریسین نیوی کی ایک سپیشل آبدوز بحر ہند کے جرمیہ کارٹ لے گئی ہے اور شاید اب بگ یہ میزاں دہاں پہنچ چکا ہو گا۔“..... مائیک نے بڑے حتی لمحے میں کہا۔

”کتنے میزاں بھیج گئے ہیں“..... عمران نے پوچھا۔

”ایک میزاں“..... مائیک نے جواب دیا۔

”جبکہ بھیجے اطلاع ملی ہے کہ ظاہر ایک میزاں کیا جا رہا ہے جبکہ بھیجے دو میزاں گئے ہیں جن میں سے ایک میزاں کارٹ میں بھیجا گیا ہے جبکہ دوسرا کسی اور جگہ“..... عمران نے کہا۔

”بھیجے جو معلومات ملی ہیں اس کے مطابق ایک ہی میزاں بھجوایا

گیا ہے اور وہ جرمیہ کارٹ کے لئے تھا۔..... مائیک نے بڑے حتی لمحے میں کہا۔

”کیا تم یہ بات کنفرم کر سکتے ہو کیونکہ اسی بات پر ہمارے مش کا دار و مدار ہے“..... عمران نے کہا۔

”مائیک کبھی کوئی بات بغیر کنفرم کئے آگے نہیں پہنچاتا عمران صاحب۔ اس لئے جو کچھ میں کہہ رہا ہوں وہ حتی ہے لیکن اگر آپ اس کے باوجود مزید کنفرمیشن چاہتے ہیں تو پھر مجھے وہاں سے معلومات حاصل کرنا پڑیں گی جہاں سے یہ ڈبلیو ایم بھجوایا گیا ہے۔“..... مائیک نے کہا تو عمران نے اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ کیا تم اس یہاں پر ٹری کے بارے میں جانتے ہو جہاں یہ میزاں تیار ہو رہے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”معلوم کیا جاسکتا ہے“..... مائیک نے جواب دیا۔

”اگر ایسا ہو جائے تو یہ تمہارا پاکیشیا پر احسان ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”مجھے پاکیشیا سے کوئی ڈپسی نہیں ہے عمران صاحب۔ صرف آپ سے ڈپسی ہے اس لئے یہ اہم ترین سیکریٹی میں آپ کو بتا رہا ہوں ورنہ شاید پوری دنیا کی دولت دے کر بھی مجھ سے یہ سیکریٹی حاصل نہیں کی جاسکتی اور اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے میری زندگی بچا کر مجھ پر احسان کیا تھا اور سب کچھ کر لینے کے باوجود میں بھرتا ہوں کہ میں آپ کا احسان نہ اتار سکا ہوں اور نہ کبھی اتار سکوں گا۔“..... مائیک

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے۔ تم تو واقعی جذباتی ہو رہے ہو۔ میں نے تم پر کوئی احسان نہیں کیا تھا۔ سمجھے اور آستندہ اگر تم نے میرے سامنے کبھی احسان کی بات کی تو پھر تمہارے ساتھ گلہکو بند بھی ہو سکتی ہے۔"..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے مائیک بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ آپ دو گھنٹے بعد دوبارہ مجھے کال کریں۔ میں معلوم کر لوں گا۔"..... مائیک نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔"..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر دو گھنٹے تک وہ تنور کے ساتھ مختلف باتوں میں مصروف رہا۔ دو گھنٹے گزرنے کے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور انٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سٹار ٹریڈرز"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی وہی نسوائی آواز سنائی دی۔

"مائیک سے بات کرو۔ میں پاکیشیا سے علی عمران بول رہا ہوں۔"..... عمران نے کہا۔

"ہولڈ کریں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مائیک بول رہا ہوں۔"..... چند لمحوں بعد مائیک کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں۔ کیا رپورٹ ہے مائیک۔"..... عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ یہ بارہٹری سے یہ کنفرمیشن ہو چکی ہے۔ وہاں سے بھی ایک ہی واٹر میزاں ایکریمین نیوی کے حوالے کیا گیا ہے۔ میرے آدمی نے باقاعدہ دستاویز کے ذریعے یہ معلومات مہیا کی ہیں۔"..... مائیک نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر مجھے ملنے والی اطلاع ہی غلط ہو گی۔ ویسے یہ یہ بارہٹری ہے تو ایکریمیا میں۔ لیکن یہ ولنگٹن کے قرب و جوار میں ہے۔"..... عمران نے بڑے سرسری سے لجھے میں کہا۔

"ویری سوری عمران صاحب۔ یہ بات کسی صورت بھی نہیں بتائی جاسکتی کیونکہ یہ ملکی مفاد کے خلاف ہے۔"..... دوسری طرف سے مائیک نے کہا۔

"ملکی مفاد۔ کیا مطلب۔ کیا تم اسرائیل کے شہری بن چکے ہو۔"..... عمران نے لجھے میں حیرت ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"اس یہ بارہٹری پر سرمایہ اسرائیل نے ہی لگایا ہے لیکن اس پر کنٹرول ایکریمیا کا ہے اور وہاں ایکریمین سائنس دان ہی کام کر رہے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ ایکریمین یہ بارہٹری ہے اور میں ایکریمیا کا شہری ہوں۔"..... مائیک نے کہا۔

"اچھا۔ چلو پھر ٹھیک ہے۔ پھر مت بتاؤ۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہارے ضمیر کے خلاف تم سے کوئی بات معلوم کر سکوں۔ میرے لئے معلومات حاصل کرنے کے اور بھی بہت راستے موجود ہیں۔"

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

بہر حال اب یہ بتا دو کہ تمہارے اکاؤنٹ میں کتنی رقم ٹرانسفر کرانی جائے۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ آپ سے میں کچھ نہیں لوں گا۔ یہ میرا فیصلہ ہے۔..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اچھا۔ تو پھر ڈبل شکر پے کے مستحق ہوتم۔ گذبائی۔..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اب تو بہر حال یہ بات کشف ہو چکی ہے کہ مشن سپاٹ کارٹ ہی ہے اور میہیں سے میزاں فائز کیا جائے گا۔..... عمران نے رسیور رکھ کر کہا۔

”ہاں۔ اب ظاہر ہے مزید اس سلسلے میں شک کرنا حماقت کے سوا اور کچھ نہیں بلکہ اب ہمیں فوری طور پر ایکشن میں آجانا چاہئے کیونکہ کسی بھی لمحے یہ میزاں فائز ہو سکتا ہے۔..... تصور نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

جو یا اور صالحہ دونوں اس وقت نئے میک اپ اور نئے لباس میں تھیں۔ ان دونوں کے حلیسے اور لباس پہلے سے یکسر تبدیل ہو چکے تھے۔ گواہوں نے مقامی میک اپ کیا تھا لیکن بہر حال کوئی انہیں اس موجودہ حلیسوں میں دیکھ کر پہچان نہ سکا تھا کہ کمانڈر ہومز کی رہائش گاہ پر جانے والی یہی دونوں ہی ہیں۔ کمانڈر ہومز کی لاش انہوں نے اس کی کار کی ڈگی میں ڈال دی تھی اور پھر وہ دونوں کار چلا کر چیک پوسٹ سے اطمینان سے گزر گئی تھیں۔ وہاں ان سے سرسری طور پر بھی کچھ نہ پوچھا گیا تھا۔ پھر کار کو انہوں نے میں گیٹ اور سڑک سے تھوڑی دور درختوں کے ایک گھنے جھنڈ میں لے جا کر روک دی۔ وہاں زمین نسبتاً ولدی سی تھی اور کئی جگہوں پر چھوٹے چھوٹے ولدی نما گڑھے موجود تھے۔ لاش کو غائب کرنے کے لئے ان دونوں نے اوہر ادھر سے بھاری پتھر اٹھائے اور پھر کمانڈر ہومز کی لاش کو ڈگی

سے نکال کر انہوں نے ذگی میں موجود کار کو خراب ہونے کی صورت میں بھینچنے والی فولادی رسی کی مدد سے لاش کے ساتھ بھاری پتھر باندھے اور اسے ایک قدرے بڑے دلدلی گڑھے میں دھکیل دیا۔ تھوڑی در بعد لاش ان وزنی پتھروں سمیت دلدل کے اندر غائب ہو گئی تو وہ دونوں اطمینان سے مڑیں اور اس جھنڈ کی عقبی سائیڈ سے نکل کر مرکزی مارکیٹ پہنچ گئیں۔ وہاں انہوں نے نہ صرف میک اپ تبدیل کرنے بلکہ بیاس بھی تبدیل کر لئے اور اتارے ہوئے بیاس انہوں نے شاپر میں ڈال کر ایک گلی میں موجود کوڑا کر کے بڑے سے ڈرم میں پھینک دیئے۔ اب کسی طرح بھی انہیں پہچانا نہ جاسکتا تھا۔

”اب ہمیں کسی ہوٹل میں رہنا ہو گا۔“..... صالحہ نے کہا۔ ”نہیں۔ ہم مقامی باشندے ہیں اس لئے ہوٹل میں رہنے سے شک پیدا ہو سکتا ہے۔ ہمیں کوئی رہائش گاہ منتخب کرنا ہو گی۔“ جویا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا۔ جویا نے ایک بک شال سے جیزیرے کا نقشہ خرید لیا تھا۔ اس نقشے کے مطابق بہاں متوسط طبقے کی ایک کالونی تھی جس کا نام ربن کالونی تھی۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں ٹیکسی کی بجائے پیدل ہی اس ربن کالونی جانا چاہئے تاکہ وہاں اپنے مطلب کی رہائش گاہ منتخب کر سکیں۔“..... جویا نے چند لمحوں بعد کہا۔

”ہاں۔ ورنہ ٹیکسی ڈرائیور تو ظاہر ہے کسی رہائش گاہ پر ہی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اتارے گا۔“..... صالحہ نے کہا۔

”تو آؤ پھر۔“..... جویا نے کہا اور تیز تیز قدم انٹھاتیں اور باتیں کرتی ہوئیں وہ دونوں آگے بڑھنے لگیں۔ تقریباً ادھے گھنٹے کے سفر کے بعد وہ زبن کالونی میں داخل ہو گئیں۔ یہ واقعی متوسط طبقے کی کالونی تھی جس میں چھوٹے چھوٹے کوارٹز اور درمیانے نسائز کے رہائشی پلازے موجود تھے۔ ایک بلاک چھوٹی چھوٹی کوٹھیوں کا بھی تھا اور جویا اس بلاک میں ہی زیادہ دلچسپی لے رہی تھی۔ پھر اچانک وہ ایک کوٹھی کے سامنے سے گزرتے ہوئے ٹھہر کر رک گئی۔

”کیا ہوا۔“..... صالحہ نے چونک کر پوچھا۔

”آؤ۔“..... جویا نے کہا اور اس کوٹھی کے کھلے پھانک کی طرف بڑھنے لگی۔ پھانک کے ساتھ چھوٹا سا گیراج تھا جس میں ایک چھوٹی سی نیلے رنگ کی کار موجود تھی اور ایک نوجوان لڑکی پانی کے پاس پٹک پیدا ہو سکتا ہے۔ ہمیں کوئی رہائش گاہ منتخب کرنا ہو گی۔“ جویا کے ساتھ خود ہی اس کار کو دھونے میں مصروف تھی۔ جویا اور صالحہ کو پھانک میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ لڑکی چونک کر رک گئی۔ اس کے پھرے پر حیرت تھی۔

”آپ مس۔“..... جویا نے قریب جا کر مسکراتے ہوئے کہا۔

”میگی۔ میرا نام میگی ہے۔ آپ کون ہیں۔ سچھلے تو اس کالونی میں آپ کبھی مجھے نظر نہیں آئیں۔“..... اس لڑکی نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میرا نام مارکیٹ ہے اور یہ میری ساتھی ہے ماریا۔ ہم دونوں

”بھیشیت ریسپنٹ تو اتنی تخلوہ نہیں ملتی مس میگی کہ آپ رہائش گاہ بھی خرید لیں اور کار بھی۔..... صالحہ نے حیرت بھرے لجئے میں کہا تو میگی بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

”تخلوہ کی کون پرواہ کرتا ہے۔ تخلوہ تو اتنی ہے کہ شاید ہمیشہ میں ایک اچھا سال بس بھی نہ خریدا جاسکے۔ لیکن مجھے بے شمار طریقے آتے ہیں۔ بس ہفتے میں ایک روز کوئی مال دار سیاح یہاں آ جاتا ہے۔ رات گزارتا ہے اور صبح جب وہ واپس جاتا ہے تو اس کے پاس موجود بھاری رقم بھاری رقم نہیں رہتی۔..... میگی نے ہستے ہوئے کہا تو جو لیا اور صالحہ بھی بے اختیار ہنس پڑیں۔

”میں آپ کے لئے شراب لے آتی ہوں۔..... میگی نے کہا اور واپس مڑ گئی۔

”یہ واقعی اہتمامی مناسب جگہ ہے لیکن تم نے اس کا انتخاب کیے کر لیا۔..... صالحہ نے حیرت بھرے لجئے میں کہا۔

”یہ لڑکی خود ہی کار دھور ہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کو ٹھی میں کوئی ملازم بھی نہیں ہے اور کوئی مرد بھی نہیں ہے ورنہ یہ لڑکی اس طرح کارڈ دھوتی اور پھر جس طرح پھانک کھول کر یہ کار دھور ہی تھی اس سے یہ ظاہر ہوتا تھا کہ یہ اہتمامی آزاد خیال لڑکی ہے اور یقیناً ایسی آزاد خیال لڑکی اکیلی رہنا زیادہ پسند کرتی ہے۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ یہی ہمارے لئے مناسب جگہ رہے گی۔ جو لیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

کارت کی رہنے والی ہیں یہاں اس کالوں میں ہماری ایک دوست جیکی مارٹن رہتی ہے لیکن افسوس کہ اس کی رہائش گاہ کا نمبر مجھے یاد نہیں رہا۔ ہم اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اور چل چل کر بری طرح تھک گئی ہیں۔ آپ کو دیکھ کر اس لئے اندر آگئی ہیں کہ آپ کی رہائش گاہ میں کچھ دری بیٹھ کر آرام کر رہیں گی۔..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ آئیے۔ اندر آ جائیے۔..... میگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک سائیڈ پر موجود نل کو بند کیا اور نیکن سے ہاتھ صاف کرتی ہوئی وہ ان دونوں کو لے کر برآمدے کے ساتھ ہی موجود سٹنگ روم میں لے آئی۔

”کیا آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں۔..... جو لیا نے حیران ہو کر کہا۔ ”جی ہاں۔ میں یہاں ایک کلب میں ریسپنٹ ہوں۔ والد میرے بچپن میں ہی وفات پا گئے تھے اور میں اکتوبر اولاد تھی۔ والدہ مجھے یہاں ایک سو شل سیکورٹی ادارے کے پاس چھوڑ کر ایکریمیا چلی گئی اور وہاں اس نے شادی کر لی۔ اس کے بعد ایک دو بار اس کا فون آیا اور بس۔ میں نے سو شل سیکورٹی کے ادارے میں پرورش پاپی۔ تعلیم حاصل کی اور سروس ملنے کے بعد میں نے یہ رہائش گاہ حاصل کر لی اور کار بھی اور اب یہاں اکیلی رہنا زیادہ پسند کرتی ہے۔ مزے لیتی ہوں۔..... میگی نے لطف لے لے کر اپنی کہانی سناتے ہوئے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

"ویری گذ۔ واقعی تم بے پناہ صلاحیتوں کی مالک ہو۔ لیکن اب کیا کرنا ہے"..... صالحہ نے کہا۔

"اے بے ہوش کرنا ہے اور پھر ہمیں رہنا ہے"..... جو یا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد جو یا اندر داخل ہوئی تو اس کے ایک ہاتھ میں ٹرے تھی جس میں تین جام تھے اور دوسرے ہاتھ میں شراب کی ایک بوتل پکڑی ہوئی تھی۔ "معاف کرنا مجھے کچھ دیر ہو گئی کیونکہ دو جام تلاش کرنے پڑے تھے"..... میگی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرے درمیانی میز پر رکھ دی اور ساتھ ہی بوتل بھی۔

"ایک منٹ"..... جو یا نے کہا اور انھ کھڑی ہوئی تو میگی چونک کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی۔ جو یا اس کی طرف بڑھی اور دوسرے ٹلخے اس کا بازو بھلی کی سی تیزی سے گھوما اور میگی پیچھتی ہوئی اچھل کر کری سمیت نیچے جا گری۔ پھر اس سے پہلے کہ وہ انھتی جو یا کی لات حرکت میں آئی اور انھنے کی کوشش کرتی ہوئی میگی ایک بار پھر چھک کر نیچے گری اور پھر ساکت ہو گئی۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

"تم یہاں رکو۔ میں اس کو ٹھیک کر لوں"..... جو یا نے صالحہ سے کہا اور تیز تیز قدم انھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ صالحہ انھ کر فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی میگی کی طرف بڑھی اور پھر اس کی نسبی چھیک کرنے میں مصروف ہو گئی اور پھر ہاتھ ہٹا کر وہ

انھی اور اس نے بے ہوش میگی کو انھا کر ایک کرسی پر ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد جو یا اندر داخل ہوئی تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک بندل تھا۔

"اے انھا کر لے آؤ۔ مجھے ایک سثور ہے وہاں اسے باندھنا ہو گا تاکہ ہم اس کی کار میں بیٹھ کر اس مشن سپاٹ کا سرسری طور پر جائزہ لے لیں"..... جو یا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر کرسی پر پڑی ہوئی بے ہوش میگی کو انھا کر اس نے کاندھے پر لادا اور جو یا کے پیچھے چلتی ہوئی ایک چھوٹے سے سثور نما کمرے میں پہنچ گئی۔ یہاں ایک لو ہے کاپخ پڑا ہوا تھا۔ جو یا کے اشارے پر صالحہ نے میگی کو اس پنچ پر لٹا دیا اور پھر جو یا نے صالحہ کی مدد سے میگی کو رسی کی مدد سے پنچ کے ساتھ اس طرح جکڑ دیا کہ وہ کسی صورت بھی رسیاں نہ کھول سکے البتہ اس نے صالحہ کے ساتھ مل کر پنچ کو میگی سمیت انھا کر سثور کے ایک کونے میں اس طرح ایڈ جست کر دیا تھا کہ میگی اسے کسی صورت بھی نیچے نہ گرا سکے کیونکہ اسے خطرہ تھا کہ اگر پنچ نیچے گر گیا تو رسیاں ڈھیلی بھی پڑ سکتی تھیں۔ پھر اس نے ایک کپڑا انھا کر کے میگی کے جبرے بھیپنے اور کپڑا اس کے منہ میں ڈال دیا۔

"اب یہ چیخ بھی نہ سکے گی"..... جو یا نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

"کہیں یہ مرہی نہ جائے"..... صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی لڑکیاں اگر مر جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ بہر حال آؤ"۔ جو یا نے کہا اور پھر وہ دونوں سثور کا دروازہ بند کر کے والپس بیرونی کمرے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

میں آگئیں۔

"تم کار کو چکیک کر کے اسے شارٹ کرو۔ میں نقشے میں وہ سپاٹ چکیک کر لوں جس کے بارے میں کمانڈر ہومز نے بتایا تھا۔" جو لیانے کہا تو صالحہ سرہلاتی ہوئی بیرونی برآمدے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں کار میں سوار اس کوٹھی سے نکلیں اور آگے بڑھتی چلی گئیں۔ ڈرائیونگ سیٹ پر جو لیا تھی جبکہ سائیڈ سیٹ پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی۔ تقریباً آدھے گھنٹے تک مختلف سڑکوں سے گزرنے کے بعد انہیں ایک چکیک پوسٹ پر روک لیا گیا۔ چکیک پوسٹ ملڑی کی تھی۔

"یہاں خالی علاقے میں چکیک پوسٹ کیوں ہے۔" جو لیانے کار کی کھڑکی سے سر باہر نکلتے ہوئے ایک فوجی آفیسر سے مخاطب ہو کر کہا جو تیزی سے ان کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔ "آگے ملڑی کا منوعہ علاقہ ہے۔ آپ آگے نہیں جا سکتیں۔ واپس جائیں۔" آفیسر نے احتیاتی تنگ لجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ تھینک یو آفیسر۔" جو لیانے مسکراتے ہوئے کہا اور کار کو بیک کر کے اس نے موڑا اور پھر تیز رفتاری سے واپس چل پڑی لیکن موڑ کاٹ کر اس نے کار کو سڑک سے نیچے اتارا اور پھر درختوں کے ایک جھنڈ کی طرف لے گئی۔

"آوا ب بغیر کار کے وہاں کار اونڈ لگاتی ہیں۔" جو لیانے کار روک کر دروازہ کھولتے ہوئے مڑ کر صالحہ سے کہا۔

"بغیر کار کے۔ یعنی پیدل۔ مگر۔" صالحہ نے حیرت بھرے لجے میں کہا۔

"تم آؤ تو ہی۔" جو لیانے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر کار سے نیچے اتر گئی تو دوسری طرف سے صالحہ بھی نیچے اتر آئی۔

"میں نے نقشہ دیکھا ہے۔ سہماں قریب ہی ایک گھاٹ ہے جہاں سے لانچیں دوسرے جزیرے پر جانے کے لئے مل سکتی ہیں۔ ہم لانچ کرنے پر لے کر جزیرے کے گرد راؤنڈ لگائیں گی۔ اس طرح اس سارے علاقے کی صورت حال سامنے آجائے گی۔ اس کے بعد سہماں ریڈ کرنے کا کوئی پلان بنایا جا سکتا ہے۔" جو لیانے کہا اور صالحہ نے اشتباہ میں سرہلا دیا اور پھر وہ دونوں درختوں کے جھنڈ سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتی ساحل کی طرف بڑھنے لگیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک گھاٹ پر نیچے گئیں جہاں بڑی لانچیں موجود تھیں۔ "ہم جزیرے کے گرد سمندر کی سیر کرنا چاہتی ہیں۔ لانچ ہم خود چلائیں گی۔ کیا ہمیں کوئی لانچ گھنٹوں کے حساب سے کرانے پر مل سکتی ہے۔" جو لیانے ایک آدمی سے کہا۔

"لیں مس۔ ضرور مل جائے گی۔ آئیے میرے ساتھ میں آپ کو اپنی لانچ دکھاتا ہوں۔" اس آدمی نے کہا اور پھر وہ انہیں ایک طرف کھڑی نہیں اور خاصی بڑی لانچ کے قریب لے آیا۔ جو لیانے اس سے رقم طے کی اور اپنا کارڈ بطور ضمانت اس کے حوالے کر کے رقم ایڈوانس ادا کر دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں لانچ میں سوار سمندر

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

میں موجود تھیں۔ لانچ خود جو لیا چلا رہی تھی جبکہ صالحہ واقعی سیاحوں کے انداز میں ساتھ کری پر بیٹھی نظارہ کرنے میں مصروف تھی لیکن ابھی لانچ تھوڑی ہی دور آگئے گئی ہو گئی کہ اچانک دور سے ایک بڑی فوجی لانچ نمودار ہوئی اور اہتمائی تیز رفتاری سے ان کی لانچ کی طرف بڑھنے لگی۔

”اوہ۔ تو وہاں بھی باقاعدہ چینگ ہو رہی ہے۔ ..... جو لیا نے ہونٹ پہنچتے ہوئے کہا۔

”رک جاؤ۔ ..... فوجی لانچ کے قریب پہنچتے ہی ایک چیختی ہوئی کر خت آواز سنائی دی اور جو لیا نے لانچ روک دی۔ دوسری لانچ قریب آگر کی اور پھر چار فوجی ان کی لانچ میں آگئے لیکن اس سے پہلے کہ جو لیا اور صالحہ کچھ کہتیں ایک فوجی نے اپنا ہاتھ بھلی کی سی تیزی سے لانچ کے فرش پر مارا اور دوسرے لمحے جو لیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی لانچ اچانک کسی تیز رفتار لٹوکی طرح گھومنے لگ گئی ہو اور یہ احساس بھی صرف چند لمحوں کے لئے اسے ہوا تھا اور پھر اس کا ذہن تاریکیوں میں ڈوبتا چلا گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

عمران اور تنور دونوں سولاز تفریق گاہ کے قریب ایک سپاٹ کے قریب ٹیکسی سے اترے اور پھر عمران نے ٹیکسی ڈرائیور کو کرایہ دے کر فارغ کر دیا اور ٹیکسی واپس جانے کے بعد وہ آگئے بڑھنے لگے عمران اور تنور ٹیکسی میں بیٹھ کر پہلے کارت جریرے کے اس حصے سے لانچ کے تھے جہاں سے خفیہ طور پر اہتمائی حساس اسلحہ مل جاتا تھا میں گئے تھے جسے عام دکانوں پر بھی آسانی سے مل جاتا تھا کیونکہ اس جریرے پر عام اسلحے پر کوئی پابندی نہ تھی۔ البتہ جدید اور اہتمائی حساس اسلحہ کی خرید و فروخت پر پابندی تھی تاکہ وہاں کوئی بڑا ہنگامہ نہ ہو سکے لیکن عمران کو معلوم تھا کہ پابندی کے باوجود ایسا اسلحہ بہر حال مل جایا کرتا ہے اس لئے اس نے اسلحہ کے ایک عام دکاندار کو ایک بڑا سانوٹ دے کر اس سے اس مارکیٹ کے بارے میں نہ صرف معلومات حاصل کر لی تھیں بلکہ ایک خاص دکان کی

مپ بھی حاصل کر لی اور پھر اس مپ کی مدد سے اس نے آسانی سے وہاں سے اپنے مطلب کا اسلوچہ خرید لیا اور اس وقت یہ اسلوچہ سیاحوں کے مخصوص بیگز میں تھا جو ان دونوں کے کاندھوں سے ہندھے ہوئے تھے۔

”کیپشن ٹھکیل اور صدر کو کیسے ٹریس کیا جائے گا۔“..... تسویر نے کہا۔

”فکر مت کرو۔ وہ گھومتے پھرتے ہمیں آجائیں گے۔“..... عمران نے کہا اور تسویر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر تھوڑی دری بعد واقعی صدر ان کی طرف بڑھتا دکھائی دیا۔

”کمال ہے۔ کیا تم نے ان سے یہاں کی سینٹنگ جھلٹے سے کر لی تھی۔“..... تسویر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”نہیں۔ میں نے ان کی کار سائیڈ ریستوران کے قریب پارکنگ میں چیک کر لی تھی اس لئے میں ٹیکسی پر سے یہاں اتر گیا تھا۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور تسویر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

”خوب سیاحت ہو رہی ہے۔“..... عمران نے صدر کے قریب ہمچنے پر مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ دونوں کی پشت پر موجود مخصوص بیگز کا مطلب ہے کہ مشن کی تیاری مکمل ہے۔“..... صدر نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ مشن سپاٹ یہاں کارت میں ہی ہے۔ وہ ڈبلیوائیم مشن سپاٹ میں چینچ بھی چکا ہے اس لئے اب یہاں مشن مکمل کرنا ہو گا۔ تم نے کیا معلومات حاصل کی ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”صرف اتنا معلوم ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ مادام جنکوئی یہاں سے قریب ہی ایک کلب میں گئی ہے۔ اس کے بعد اس کی واپسی نہیں ہوئی۔ اس کا مطلب ہے کہ اس مشن سپاٹ کا راستہ اس کلب سے ہی ہو گا۔“..... صدر نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”کیسے معلوم ہوا ہے۔“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں پوچھا۔

”مادام جنکوئی کا حلیہ بتا بتا کر ہم نے مختلف لوگوں سے معلومات حاصل کیں۔ ہم نے انہیں بتایا کہ وہ ہماری دوست سیاح لڑکی ہے اور یہاں آنے کے بعد اچانک کہیں کھو گئی ہے۔ پھر انچہ ایک نوجوان نے مجھے بتایا کہ اس نے اس حلیتے کی لڑکی کو کار پارکنگ میں کھڑی کر کے وارثن کلب میں جاتے ہوئے دیکھا ہے جس پر ہم نے اس کار کی چینٹنگ کی۔ کار پر موجود گرد کی ہلکی سی تہہ بتا رہی تھی کہ یہ کافی دری سے یہاں موجود ہے۔ میں نے کار کا لاک کھول کر بھی اسے چیک کیا لیکن کار میں کوئی خاص چیز نہ تھی۔ اب میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ یہاں سے کار وہاں لے جاؤں تاکہ اگر مادام جنکوئی واپس آکر کار

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

میں کہیں جائے تو اس کا تعاقب ہو سکے۔ کیپشن شکل کو میں وہیں چھوڑ آیا ہوں تاکہ وہ کار کی نگرانی کرتا رہے۔ صدر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”نگرانی کی اب ضرورت نہیں رہی۔ اب معاملات کو فائل کرنا ہے۔ چلو تمہاری کار میں چلتے ہیں۔“ عمران نے کہا اور پھر وہ اس طرف کو مڑ گیا جو صدر کی کار موجود تھی۔

”یہ بیگ آپ مجھے دے دیں۔“ صدر نے کہا۔

”کار میں بیٹھ کر میٹنگ کریں گے۔ سہاں نہیں۔“ عمران نے کہا تو صدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر کار کے قریب پہنچ کر عمران نے پشت پر موجود بیگ اتارا اور اسے کار کے اندر رکھ دیا۔

اس کے اشارے پر تصور نے بھی ایسے ہی کیا اور پھر عمران نے دونوں بیگز میں موجود مخصوص اسلجہ نکال کر صدر اور تصور کو دے دیا۔ خود بھی اس نے اسلجہ جیبوں میں ڈالا اور کیپشن شکل کے لئے اسلجہ اس نے علیحدہ رکھ لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد کار اس پارکنگ میں پہنچ گئی جیکوئی کی کار موجود تھی اور کیپشن شکل بھی وہاں موجود تھا عمران نے اسے بھی کار کے اندر بلا کر اسلجہ اسے دے دیا۔

”اب سن لو۔ یقیناً اس دارث کلب کے اندر سے راستہ جاتا ہو گا جسے یقیناً سیلڈ کر دیا گیا ہو گا لیکن ہم نے اس راستے کو کھولنا بھی ہے اور اندر پہنچ کر اس پورے مشن سپاٹ کو اس میزاں میں سمیت تباہ بھی کرنا ہے اس لئے جب میں اشارہ کروں گا تو تصور والا ڈائریکٹ ایکشن

شروع ہو جائے گا۔“..... عمران نے اہتمامی سنجیدہ مجھے میں کہا۔

”یہ تم نے اشارے والی شرط کیوں لگادی ہے۔“..... تصور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اس لئے کہ ہم باہر ہی سے پھنس کر رہ جائیں۔ لا حالہ اس کلب میں انہوں نے باقاعدہ سیٹ اپ کر رکھا ہو گا۔“..... عمران نے سنجیدہ مجھے میں جواب دیا تو تصور نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر وہ چاروں کار سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتے دارث کلب کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ کلب عام ساتھا۔ ایک ہال تھا اور اس کے گرد چند چھوٹے کمرے تھے جنہیں سپیشل رومز کا نام دیا گیا تھا۔ عمران کا ڈنٹر پر پہنچ گیا جہاں دو خوبصورت نوجوان لڑکیاں موجود تھیں۔

”پنجھر صاحب سے ہو کہ ایکریمیا سے رانس آیا ہے۔ ماسٹر سینڈیکٹ کا رانس۔“..... عمران نے ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا اہتمامی سنجیدہ مجھے میں کہا۔

”ماسٹر سینڈیکٹ۔ کیا مطلب۔“..... لڑکی نے چونکہ کر حیرت بھرے مجھے میں کہا۔

”تمہارے پنجھر کو اس بارے میں یقیناً معلوم ہو گا۔ پہلے اس سے بات کرو۔“..... عمران نے جواب دیا تو لڑکی نے سامنے رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پریس کر دیئے۔

”باس۔ ایک صاحب آئے ہیں۔ رانس ان کا نام ہے۔ ان کے ساتھ تین اور ساتھی ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کا تعلق ایکریمیا کے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ماستر سینڈیکیٹ سے ہے اور وہ آپ سے ملاقات چلہتے ہیں۔۔۔ لڑکی نے اہتمامی مودبانہ لمحے میں کہا۔

"لیں بس"..... دوسری طرف سے بس کی بات سن کر لڑکی نے جواب دیا اور پھر رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔  
باس سے بات کر لیجئے"..... لڑکی نے کہا۔

"ہیلو۔ رانسون بول رہا ہوں۔ آپ یقیناً ماستر سینڈیکیٹ کے بارے میں جانتے ہوں گے۔ ہمیں یہاں کارٹ میں ایک اہم کام سلسلے میں ہمارے پاس آپ کی ٹپ ہے۔ ایک آدمی کو ٹریس کرنا ہے"..... عمران نے غالباً ایکری بی بی لمحے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ رسیور مس سلویا کو دے دیں۔ میں اسے ہدایات دے دیتا ہوں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اس کی لڑکی کو دے دیا۔

"لیں بس"..... لڑکی نے رسیور لے کر موددانہ لمحے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے ایک بار پھر یہ سر کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے ایک طرف کھڑے ہوئے نوجوان کو بلا لیا۔

"ان صاحبان کو بس کے آفس لے جاؤ"..... لڑکی نے اس "میرا نام بیٹھر ہے"..... اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر کاروباری مسکراہست موجود تھی۔  
نوجوان سے کہا۔

"لیے جتاب"..... نوجوان نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ ایک راہداری سے گزر کر راہداری کے آخر میں موجود

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ایک لفت میں داخل ہو گئے۔ نوجوان لفت میں ان سب کے ساتھ تھا۔ اس نے ایک بٹن دبایا تو لفت تیزی سے پیچے اترنے لگی اور چند لمبوں بعد ہی ایک جھٹکے سے رک گئی۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور نوجوان نے انہیں باہر آنے کا اشارہ کیا۔ یہ ایک بند راہداری تھی۔ اس کے آخر میں ایک دروازہ تھا جس کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ وہ نوجوان اس بند دروازے کی طرف ہی بڑھ رہا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پیچے چل رہے تھے۔ دروازے پر پہنچ کر نوجوان رک گیا۔ اس نے دروازے پر تین بار مخصوص انداز میں دستک دی تو دروازے کے اوپر جلتا ہوا سرخ بلب بجھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ میکائی انداز میں کھلتا چلا گیا۔

"تشریف لے جائیے"..... نوجوان نے پیچے ہٹتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اندر داخل ہوا۔ یہ ایک خاصاً بڑا کمرہ تھا جسے آفس کے انداز میں سجا یا گیا تھا۔ بڑی سی میز کے پیچے ایک ادھیر عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"میرا نام بیٹھر ہے"..... اس آدمی نے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر کاروباری مسکراہست موجود تھی۔

"میرا نام رانسون ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں"..... عمران نے کہا۔

"تشریف رکھیں"..... بیٹھر نے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی

کر سیوں پر بیٹھ گئے۔ کمرے کا دروازہ ان کے عقب میں خود بخوبی بند ہو چکا تھا۔ اسی لمحے پیروز داپس اپنی کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک چھت کے اس حصے سے جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے سرخ رنگ کی تیز روشنی کا دھارا نکل کر ان پر پڑا اور عمران کا ذہن اس دھارے کے ساتھ ہی اس قدر تیزی سے تاریک پڑ گیا کہ شاید اس قدر تیزی سے کمیرے کا شر بھی بند نہ ہوتا تھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

فون کی کھنثی بجھتے ہی سب کمانڈر اینڈریو نے ہاتھ بڑھا کر رسپور اٹھایا۔ وہ اس وقت واٹ ہاؤس میں لپنے مخصوص آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ واٹ ہاؤس ساجورا جنرے کا وہ حصہ تھا جہاں واٹر میزاں کے لئے مشن سپاٹ تیار کیا گیا تھا۔ اس کا کوڈ نام واٹ ہاؤس رکھا گیا تھا اور سب کمانڈر اینڈریو اس کا انتظامی انجاہج تھا۔ اس واٹ ہاؤس کے گرد اونچی چار دیواری تھی جس کے اوپر نہ صرف خاردار تار لگائی گئی تھی بلکہ ان خاردار تاروں میں اہتمامی طاقتور بھلی کی تاریں بھی موجود تھیں۔ یہ تاریں خاصی موئی تھیں جنہیں کسی کڑ سے کسی بھی صورت کا ناٹھ جا سکتا تھا۔ واٹ ہاؤس کے میں گیٹ کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا گیا تھا۔ واٹ ہاؤس کی چار دیواری سے باہر تقریباً ایک سو گز کے فاصلے پر خاردار تاروں کا ایک اور گھیرا موجود تھا جس کے یچھے مسلح فوجی کمانڈوز مشین گنیں لئے جگہ جگہ موجود تھے اور

انہیں بھی وہاں سے باہر جانے کی اجازت نہ تھی البتہ ایک سائیڈ پر ان کے کیمپ لگے ہوئے تھے جن میں آدھے کمانڈوز آرام کرتے تھے جبکہ آدھے ڈیلوٹی دیتے تھے اور پھر آرام کرنے والے ڈیلوٹی پر چلے جاتے تھے۔ اس طرح ان کی شفتشیں چلتی رہتی تھیں۔ کیمپوں میں کھانے پینے کا ہر قسم کا سامان وافر مقدار میں موجود رہتا تھا۔ وائس ہاؤس کی اندر وہی چار دیواری کے اوپر چھت تھی جس نے ہر طرف کو گھیر رکھا تھا۔ اندر واٹر میزائل کی تنصیب اور آپریشن کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے۔ وائس ہاؤس کی خاردار تاروں کے باہر بھی ہر طرف فوجی چیک پوسٹیں موجود تھیں اور اس طرح کسی کو کسی بھی قیمت پر اندر نہ جانے دیا جا رہا تھا اور بظاہر یہ سب کچھ فوجی منقوش کی آڑ میں کیا جا رہا تھا اور اب تو ساجورا جنرل کو ان منقوش کی آڑ میں سیاحوں کے لئے بھی بند کر دیا گیا تھا۔ صرف مقامی لوگ وہاں رہ گئے تھے۔ واٹر میزائل کے لئے تمام تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں اور پروگرام کے مطابق کل صبح دس بجے ایکریمین نیوی کی ایک مخصوص آبدوز یہ میزائل لے کر ساجورا جنرل کے سامنے مخصوص فاصلے پر نمودار ہو گی اور سب کمانڈوز اینڈریو ایک مخصوص ٹرانسپورٹ ہیلی کاپٹر کے ذریعے وائس ہاؤس سے اس آبدوز پر جانے گا اور وہاں سے اس میزائل کو ہیلی کاپٹر میں لود کر کے واپس وائس ہاؤس پہنچائے گا۔ اس کے بعد اس کا کام ختم ہو جائے گا اور سائنس دان اور انجینئر اس میزائل کو نصب کریں گے۔ اس کے بعد اسے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ٹارگٹ پر ہٹ کر دیا جائے گا اور اس طرح ایکریمین اور اسرائیل کا یہ مشترک کمشن مکمل ہو جائے گا اور پاکیشیا کی ایمنی تنصیبات مکمل طور پر تباہ ہو جائیں گی اور جیسے جیسے واٹر میزائل کے وائس ہاؤس پہنچنے کا وقت نزدیک آتا جا رہا تھا جنکگ کو مزید سخت اور فول پروف بنایا جا رہا تھا۔ گو سب کمانڈر اینڈریو کو معلوم تھا کہ اسرائیل اور ایکریمین حکام نے اس واٹر میزائل کو پاکیشیا کی خوفناک سیکرٹ سروس سے بچانے کے لئے اہمیتی فول پروف پلانگ کر رکھی ہے اور اس پلانگ کے تحت کارت جنرلے میں بھی باقاعدہ وائس ہاؤس کی طرز کا مشن سپاٹ تیار کیا گیا ہے اور ایکریمین نیوی کی مخصوصی آبدوز ایک ڈی اور ایک اصل واٹر میزائل لے کر ایکریمین سے روادہ ہوتی تھی۔ اس آبدوز کی بھی اہمیتی سخت اور مسلسل حفاظت کی جاتی رہے گی اور آبدوز پہلے کارت پہنچنے کی جہاں ڈی واٹر میزائل کارت مشن سپاٹ پر پہنچایا جائے گا۔ بظاہر دیکھنے میں یہ اصل واٹر میزائل جیسا ہی ہو گا اور اسے باقاعدہ اسی طرح نصب کیا جائے گا جیسے یہ اصل ہو لیکن دراصل وہ اصل نہ ہو گا۔ اس ڈی واٹر میزائل کو کارت ڈیلیور کرنے کے بعد آبدوز دیکھنے کی سمندر کی تھہ میں رہے گی جس کی دوسری آبدوزیں حفاظت کرتی رہیں گی اور پھر دوسرے روز صبح دس بجے یہ مخصوص آبدوز ساجورا جنرل کے سامنے نمودار ہو گی اور کارت مشن سپاٹ کی حفاظت کے لئے حکام نے باقاعدہ جان بوجھ کر کرانس کی ایک سرکاری تنظیم کی خدمات حاصل کی تھیں اور اس

تنظيم اور اس کے ہجھنوں کو یہی بتایا گیا تھا کہ اصل مشن کارٹ میں ہی مکمل ہونا ہے تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کسی بھی طرح اس مشن کے بارے میں معلوم ہو جائے تو وہ کارٹ جریئے پر کرانس کی اس سرکاری تنظیم کے ہجھنوں کی نگرانی کرتی رہ جائے اور اگر وہ اس کے باوجود مشن سپاٹ تک پہنچ بھی جائے تو وہاں ڈی میرزاں کو تباہ کر کے وہ مطمئن ہو جائے جبکہ اس دوران ساجورا میں خاموشی سے اصل مشن مکمل کر لیا جائے گا۔ سب کمانڈر اینڈریو کا تعلق ایکریمیا کی ثاپ بلیک ہجنسی سے تھا اور اسے خصوصی تربیت دے کر وہاں سب کمانڈر کے طور پر تعینات کیا گیا تھا جبکہ ساجورا میں ایکریمین نیوی کا اصل کمانڈر ہومز تھا لیکن چونکہ کمانڈر ہومز کے بارے میں بلیک ہجنسی کے پاس رپورٹ تھی کہ اس کے تعلقات ایکریمیا کے چند جرام پیشہ سینڈیکیٹس سے ہیں کیونکہ وہ بھاری چیمانے پر جواہریں کھیلنے کا عادی تھا اور حکام کو خطرہ تھا کہ کمانڈر ہومز جذباتی انسان ہونے کی وجہ سے کسی وقت بھی اس مشن کو لیکر سکتا تھا اس لئے اسے خصوصی طور پر اس کی رہائش گاہ پر گیا تھا کہ جب تک ساجورا میں واڑ میرزاں کا مشن مکمل نہ ہو جائے اس وقت تک وہ اپنی رہائش گاہ سے باہر نہ آئے گا تاکہ اس کا اس دوران کسی سے رابطہ ہی نہ ہو سکے لیکن حکام کو اس بات کا علم نہ تھا کہ کمانڈر ہومز اور سب کمانڈر اینڈریو دونوں نہ صرف یونیورسٹی میں کلاس فیلیو رہے تھے بلکہ ان کے گھرے خاندانی تعلقات بھی تھے اس

لنے سب کمانڈر اینڈریو نے وہاں پہنچ کر فون پر کمانڈر ہومز سے رابطہ رکھا ہوا تھا اور اینڈریو کی وجہ سے کمانڈر ہومز کو اس اصل مشن کا بھی علم ہو چکا تھا۔ حالانکہ اینڈریو کو سختی سے منع کیا گیا تھا کہ وہ کمانڈر ہومز سے کسی قسم کا نہ ہی کوئی رابطہ رکھے اور نہ اسے اصل مشن کے بارے میں کچھ بتائے لیکن وہاں کے انتظامات دیکھنے کے بعد اینڈریو نے اس ہدایت کی بھی پرواہ نہ کی تھی۔ ویسے بھی کمانڈر ہومز کو اس کی رہائش گاہ پر پابند کر دیا گیا تھا اور اس کی بیوی بھی ایکریمیا گئی، ہوئی تھی اور حکم کے مطابق اس کے ملازموں کو بھی چھٹی دے دی گئی تھی لیکن کمانڈر ہومز نے جب اسے فون کر کے اس سے پوچھا کہ وہ معلوم کر کے بتائے کہ کیا سپیشل آبوز میں کوئی ڈگ نام کا ساتھ داں بھی واڑ میرزاں کے ساتھ آ رہا ہے تو اینڈریو بے اختیار چونک پڑا تھا۔ اس نے نیوی کی ثاپ کالونی کی چیک پوسٹ کے انچارج کو فون کر کے اس سے معلوم کیا کہ کمانڈر ہومز کو ملنے کوئی مہمان تو نہیں آیا تو اسے بتایا گیا کہ کارٹ سے دو نوجوان لڑکیاں اسے ملنے آئی ہیں اور کمانڈر ہومز نے انہیں اپنی رہائش گاہ پر بلوایا ہے تو وہ بکھر گیا کہ یہ سوال ان لڑکیوں کی وجہ سے ہی کمانڈر ہومز نے پوچھا ہو گا اور یقیناً ان دونوں لڑکیوں کا تعلق کسی نہ کسی انداز میں پاکیشیا سے ہو گا۔ شاید پاکیشیا سیکرٹ سروس نے وہاں کی کسی پارٹی سے معلومات حاصل کرنے کا سودا کیا ہے اور اس معلومات فروخت کرنے والی پارٹی سے ان دونوں لڑکیوں کا تعلق ہو

اس لئے اس نے تھوڑی دری بعد کمانڈر ہومز کو فون کر کے بتا دیا تھا کہ ڈگ نام کا کوئی سائنس دان نہیں آرہا۔ ظاہر ہے اس کا آبادوں سے کسی طرح کوئی رابطہ نہ تھا اور نہ ہی وہ ایکریمین اعلیٰ ترین حکام سے یہ بات معلوم کر سکتا تھا لیکن وہ بہر حال ذہنی طور پر چو کنا ہو چکا تھا لیکن اس نے اس وقت تک کسی بھی معاملے میں مداخلت نہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا جب تک کہ واٹ ہاؤس کے اصل مشن کو کوئی خطرہ ہو سکتا ہو اس لئے اس نے کمانڈر ہومز سے ملنے والی ان دونوں لڑکیوں کے بارے میں بھی کوئی ٹھجس ظاہر نہ کیا تھا۔ اس کے آفس میں مخصوص چینکنگ لیبارٹری تھی۔ اس نے اپنے آفس میں ایسے آلات نصب کئے ہوئے تھے کہ جن کی مدد سے نہ صرف وہ واٹ ہاؤس کے اندر بلکہ باہر چار دیواری کو بھی سکریں پر نہ صرف دیکھ سکتا تھا بلکہ ہدایات بھی جاری کر سکتا تھا۔ چونکہ آبادوں نے سمندر میں نمودار ہونا تھا اور اینڈریو نے ہیلی کا پڑپروپس سے واٹ میراںکل واٹری ہاؤس لے آنا تھا اس لئے اس نے سمندر کی نگرانی کا بھی انتظام کر دیا تھا تاکہ عین وقت پر کسی قسم کی کوئی چھوٹی بڑی گز بزندہ ہو سکے۔ اس نے سمندر کے اندر فوجی چینکنگ لانچیں بھجوائی ہوئی تھیں اور گھات پر اس کے آدمی موجود تھے۔ اس وقت بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھا چینکنگ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجی الخصی تو اینڈریو نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور انٹھایا۔

”لیں۔ سب کمانڈر اینڈریو بول رہا ہوں“..... اینڈریو نے اپنے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

مخصوص لججے میں کہا۔  
 ”جناب میں نیوی ٹاپ کالونی کی چینکنگ پوسٹ کا انچارج کیپشن داگر بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لجھے موڈ بانہ تھا۔  
 ”اوہ۔ تو نئی شفت شروع ہو گئی ہے۔ ابھی دو گھنٹے پہلے تو جیکب سے میری بات ہوئی تھی“..... اینڈریو نے کہا۔  
 ”یہ سر۔ ایک گھنٹہ پہلے شفت تبدیل ہو چکی ہے۔“ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔  
 ”کیا بات ہے۔ کیوں مجھے فون کیا ہے“..... اینڈریو نے کہا۔  
 ”جناب کمانڈر ہومز کی رہائش گاہ خالی پڑی ہوئی ہے۔ کمانڈر ہومز ایسے آلات نصب کئے ہوئے تھے کہ جن کی مدد سے نہ صرف وہ واٹ ہاؤس کے اندر بلکہ باہر چار دیواری کو بھی سکریں پر نہ صرف دیکھ سکتا تھا بلکہ ہدایات بھی جاری کر سکتا تھا۔ چونکہ آبادوں نے سمندر میں نمودار ہونا تھا اور اینڈریو نے ہیلی کا پڑپروپس سے واٹ میراںکل واٹری ہاؤس لے آنا تھا اس لئے اس نے سمندر کی نگرانی کا بھی انتظام کر دیا تھا تاکہ عین وقت پر کسی قسم کی کوئی چھوٹی بڑی گز بزندہ ہو سکے۔ اس نے سمندر کے اندر فوجی چینکنگ لانچیں بھجوائی ہوئی تھیں اور گھات پر اس کے آدمی موجود تھے۔ اس وقت بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھا چینکنگ میں مصروف تھا کہ پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی نجی الخصی تو اینڈریو نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور انٹھایا۔  
 ”لیں۔ سب کمانڈر اینڈریو بول رہا ہوں“..... اینڈریو نے اپنے

"اور وہ دونوں لڑکیاں جو کمانڈر ہومز سے ملنے آئی تھیں وہ کہاں ہیں۔"..... اینڈریو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہ دونوں جناب ایک گھنٹہ پہلے کمانڈر ہومز کی کار لے کر واپس جا چکی ہیں۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو اینڈریو بے اختیار اچھا

"کیا تم نے واپسی پر کارچیک کی تھی۔"..... اینڈریو نے کہا۔

"لیں سر۔ کار خالی تھی۔ اس میں وہی دو مقامی لڑکیاں تھیں۔" داگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے ان لڑکیوں کو خود دیکھا تھا۔"..... اینڈریو نے پوچھا۔

"لیں سر۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ان کے جیسے بتاؤ۔"..... اینڈریو نے کہا تو داگر نے دونوں لڑکیوں کے جیسے بتادیے۔

"ان کے لباس کی تفصیل۔"..... اینڈریو نے پوچھا تو داگر نے لباس کی تفصیل بتادی۔

"ٹھیک ہے۔ میں معلوم کرتا ہوں۔"..... اینڈریو نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے تیزی سے سامنے پڑا ہوا ٹرانسیسیٹر اپنی طرف کھکایا اور پھر اس پر ایک جنگل فریکن سی ایڈ جست کر دی۔

"ہیلو ہیلو۔ کمانڈر اینڈریو کالنگ۔ اور۔"..... سب کمانڈر اینڈریو نے کہا۔ اس کا عہدہ سرکاری طور پر تو سب کمانڈر تھا لیکن پہنچ آدمیوں کے ساتھ وہ بطور کمانڈر ہی بات کرتا تھا۔

"لیں سر۔ رچڑا اسٹنگ یو۔ اور۔"..... چند لمحوں بعد ٹرانسیسیٹر سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"رچڑا۔ کمانڈر ہومز کی رہائش گاہ نیوی ٹاپ کالونی سے دو مقامی لڑکیاں کمانڈر ہومز کی کار لے کر واپس گئی ہیں اور اس کے بعد چینکنگ سے معلوم ہوا ہے کہ کمانڈر ہومز کو ٹھیک سے غائب ہو چکا ہے جبکہ کو ٹھیک کے باہر موجود گارڈز کو بھی اس کا علم تک نہ ہو سکا ہے۔ تم جنرے پر موجود اپنے تمام آدمیوں کو الٹ کر دو کہ وہ کمانڈر ہومز کی مخصوص کار تلاش کریں اور ان دونوں لڑکیوں کو بھی۔ جیسے یہ دونوں لڑکیاں ملیں فوراً مجھے اطلاع دو لیکن جب تک میں نہ کہوں ان کی صرف نگرانی کی جائے۔ اور۔"..... کمانڈر اینڈریو نے کہا۔

"ان لڑکیوں کے جیسے جناب۔ اور۔"..... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو اینڈریو نے نہ صرف جیسے بتادیے بلکہ لباس کی تفصیل بھی بتادی۔

"لیں بس۔ اور۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اینڈریو نے اور اینڈآل کہہ کر ٹرانسیسیٹر آف کر دیا۔ رچڑا اس کے سیکشن کا انچارج تھا اور وہ مہماں اپنے سیکشن کو ساتھ لے کر آیا تھا۔ خود تو وہ واسٹ ہاؤس میں تھا جبکہ رچڑا کی سربراہی میں اس کا سیکشن جس میں چھ افراد تھے پورے جنرے ساجوارا میں پھیلے ہوئے تھے اور چونکہ یہ سب انتہائی تربیت یافتہ تھے اس لئے اینڈریو کو یقین تھا کہ جلد ہی اپنے آدمیوں کے ساتھ وہ بطور کمانڈر ہی بات کرتا تھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

بھرے لجے میں کہا۔  
باں۔ کار کی تلاش کے سلسلے میں جب ہمارے آدمی اس جھنڈ  
میں پہنچے تو وہاں کار موجود تھی اور پھر وہاں ایسے آثار مل گئے کہ جیسے  
کسی دُرلنی چیز کو گھسیٹ کر وہاں کی ایک دلدل میں پھینکا گیا ہو۔  
چنانچہ اس دلدل کو جب خصوصی آلات سے چکیک کیا گیا تو اس کی  
تہہ میں انسانی لاش کا کاشن مل گیا جس کے بعد وہ لاش باہر نکالی گئی  
اور پھر لاش کو ہناف کیا گیا تو یہ لاش کمانڈر ہومز کی تھی۔ کار میں  
موجود ٹوپھیں، ری کی مدد سے بھاری پتھر لاش کے ساتھ باندھ کر اسے  
دلدل میں پھینکا گیا تھا۔ اور ..... رچرد نے جواب دیا تو اینڈریو نے  
ایک طویل سانس لیا۔

سنوس ابھی کہانڈر ہومز کی لاش کو چھپا کر رکھو۔ کسی کو اس بارے میں معاوم نہیں ہونا چاہئے۔ کل ب شب مشن مکمل ہو جائے گا تو پھر اس لاش کو ہم اعلیٰ حکام کے سامنے اوپن کریں گے ورنہ اعلیٰ حکام اس موقع پر بری طرح گھبرا جائیں گے اور اس سے مشن پر بھی اثر پڑ سکتا ہے۔ اور ... اینڈریو نے کہا۔

لیں باس۔ اور ..... دوسری طرف سے پھرڈنے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

ان دونوں لڑکیوں کی تلاش جاری رکھو۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے حلیبیت اور بس تبدیل کر لئے ہوں لیکن ان کے مخصوص قد و قامت کی بنیاد پر انہیں چیک کرو۔ لیکن تم نے اس وقت تک



”باس۔ غصب ہو گیا ہے۔ کمانڈر ہومز کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور ان کی لاش ایک دلدل سے ٹکالی جا چکی ہے۔ جبکہ ان کی کار بھی قریب ہی درختوں کے ایک جھنڈ سے مل گئی ہے۔ جہاں تک ان دونوں لڑکیوں کا تعلق ہے تو انہیں میں مارکیٹ میں چمک کیا گیا ہے لیکن اس کے بعد اچانک وہ غائب ہو چکی ہیں۔ اور ”دوسری طرف سے کہا گتا تو اینڈر ہوئے اختصار اچھل ریدا۔

کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنی جب تک میں اس کا حکم نہ دوں۔  
اوور۔۔۔۔۔ اینڈریو نے کہا۔

"لیں باس۔۔۔۔۔ رچرڈ نے ایک بار پھر تمثیر سا جواب دیتے ہوئے کہا تو اینڈریو نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرائسیٹ آف کر دیا۔  
”ہونہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ دونوں لڑکیاں کسی ہجنسی کی ممبر ہیں اور انہوں نے یقیناً کمانڈر ہومز سے ہبھال کے بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی اور اب وہ لازماً ہبھال ریڈ کرنے کی کوشش کریں گی یا پھر کسی اور ہجنسی سے ریڈ کرائیں گی۔۔۔۔۔ اینڈریو نے سوچتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک خیال کے آتے ہی یلفٹ چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے فون کار سیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔۔۔۔۔

”وارثن کلب۔۔۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نوانی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

”بلیک شارک سے بات کراؤ۔ میں ساجورا سے وائٹ لیمب بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ اینڈریو نے کہا۔ کارت میں بنائے جانے والے ڈی مشن سپاٹ کی سیکورٹی کرانس کی بلیک شارک ہجنسی کی ٹاپ ہجنت مادام جیکوٹی کے ذمے لگائی گئی تھی لیکن مادام جیکوٹی کو یہ ساجورا میں بنایا جا رہا ہے لیکن اینڈریو سے اس کا رابطہ اعلیٰ حکام نے اس انداز میں کرا رکھا تھا کہ مادام جیکوٹی کو یہ بتایا گیا تھا کہ اینڈریو

ایکریبا کی طرف سے اس مشن کا سپروائزر ہے لیکن وہ معلومات تو حاصل کر سکتا تھا لیکن کسی کام میں مداخلت نہیں کر سکتا اور اس سلسلے میں باقاعدہ کوڈ بھی طے کئے گئے تھے اور کوڈ کے مطابق مادام جیکوٹی کا کوڈ نام بلیک شارک تھا جبکہ اینڈریو کے لئے وائٹ لیمب کا کوڈ مقرر کیا گیا تھا اور جب سے مشن شروع ہوا تھا اینڈریو نے چہل بار مادام جیکوٹی کو کال کیا تھا۔ وہ دراصل یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ان دونوں لڑکیوں کا تعلق کس گروپ سے ہے۔۔۔۔۔

”ہیلو۔۔۔۔۔ بلیک شارک سپیکنگ۔۔۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک نوانی آواز سنائی دی۔۔۔۔۔

”وائٹ لیمب بول رہا ہوں۔۔۔۔۔ اینڈریو نے کہا۔۔۔۔۔

”یہ سر۔ آج کسیے رابطہ کیا ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے مسکراتے ہوئے لجھے میں کہا گیا۔۔۔۔۔

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ کارت میں غیر ملکی ہجنت کام کر رہے ہیں۔۔۔۔۔ اینڈریو نے کہا۔۔۔۔۔

”مجی ہاں۔۔۔۔۔ لیکن مجھے حیرت ہے کہ آپ کو اب اطلاع ملی ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے بدستور ہنسنے ہوئے لجھے میں کہا گیا۔۔۔۔۔

”کیا مطلب بلیک شارک۔۔۔۔۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں نہیں بتایا گیا تھا کہ یہ ڈی مشن سپاٹ ہے اور اصل مشن سپاٹ

”جواب۔۔۔۔۔ ہماری ہجنسی کو چہل سے معلوم ہو چکا تھا کہ پاکیشی سیکرٹ سروس کارت میں مشن سپاٹ کو تباہ کرنے پہنچ رہی ہے۔۔۔۔۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

چنانچہ ہم تیار تھے۔ پھر ایک گروپ پہنچ گیا لیکن ہم نے انہیں بتا دیا کہ کسی مشن پر نہیں آئے۔ وہ ہم سے دوستہ انداز میں ملے تھی اس لئے لازماً ایک گروپ ہمارے بارے میں اطلاع مل چکی سکے جبکہ دوسرا گروپ مشن سپاٹ پر کام کرے گا۔ چنانچہ ہم نے دوسرے گروپ کی تلاش شروع کر دی اور پھر مجھے دو لڑکیوں پر شک پڑ گیا۔ ہم نے انہیں اغوا کیا اور ان سے پوچھ چکے کی لیکن یہ دونوں لڑکیاں نکل جانے میں کامیاب ہو گئیں۔ ادھر چونکہ مشن کی تکمیل کا وقت قریب آچتا تھا اس لئے میں مستقل طور پر مشن سپاٹ میں آگئی اور اسے سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اب میرا ساتھی واٹس اور اس کا گروپ ان کی نگرانی کر رہے ہیں۔ بہر حال وہ ابھی کارت جزیرے میں گھومتے پھر رہے ہیں۔ ہم سے ہم کام تقریباً تکمیل کے قریب پہنچ چکا ہے اور ہو سکتا ہے کہ آج رات کے پچھلے پہر کام مکمل ہو جائے اور پھر ہم آزاد ہوں گے۔ اس طرح یہ گروپ ناکام ہو جائے گا۔ ..... ماڈام جنکوئی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جب آپ مطمئن ہیں تو پھر سب ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ ..... اینڈریو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

تو یہ دونوں لڑکیاں پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں لیکن یہ دونوں ہمہاں کیوں پہنچی ہیں۔ کیا انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ اصل

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

مشن ہمہاں مکمل ہونا ہے۔ ..... اینڈریو نے بڑاتے ہوئے انداز میں کہا۔ ایک لمحے کے لئے تو اسے خیال آیا کہ وہ لپٹنے باس سے اس بارے میں بات کرے لیکن پھر اس نے ارادہ بدل دیا۔ اگر یہ دونوں لڑکیاں لمبنت بھی ہیں اور اگر انہیں یہ بھی معلوم ہو گیا ہے کہ اصل مشن اس جزیرے پر مکمل ہونا ہے تب بھی اس کے نقطہ نظر سے واٹس ہاؤس کے انتظامات اس قدر فول پروف تھے کہ ہمہاں کسی طرح بھی کوئی داخل نہیں ہو سکتا تھا اور اب مسئلہ تو صرف ایک رات کا تھا۔ کل یہ مشن مکمل ہو جانا تھا اس لئے اس نے اپنا ارادہ بدل دیا لیکن پھر تقریباً نیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نجاحی تو اس نے چونک کر رسیور اٹھایا۔

”یہ۔ ..... اینڈریو نے کہا۔

”رجڑیوں رہا ہوں باس۔ ابھی ابھی سو گانی گھاث سے اطلاع ملی ہے کہ دو لڑکیوں نے وہاں سے ایک لانچ کرائے پر حاصل کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آج رات کے پچھلے پہر کام مکمل ہو جائے اور پھر ہم آزاد ہوں گے۔ اس طرح یہ گروپ ناکام ہو جائے گا۔ ..... ماڈام جنکوئی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ جب آپ مطمئن ہیں تو پھر سب ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ ..... اینڈریو نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

”سمتھ ہے وہاں۔ ..... رچڑنے جواب دیا۔

”اوکے۔ میں ان دونوں لڑکیوں کو بے ہوش کر کر گھاث پر ہنچا دیتا ہوں۔ تم سمتھ سے کہہ دو کہ وہ ملڑی لانچ سے انہیں وصول

"لیں سر۔ اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اینڈریو نے اور اینڈآل کہہ کر ٹرانسیسٹر اف کر دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو اینڈریو نے رسیور اٹھایا۔

"لیں۔ کمانڈر اینڈریو بول رہا ہوں"..... اینڈریو نے تیز لمحے میں کہا۔

"رچڑ بول رہا ہوں جتاب"..... دوسری طرف سے رچڑ کی آواز سنائی دی تو اینڈریو چونک پڑا۔

"ہا۔ کیا رپورٹ ہے ان لڑکیوں کے بارے میں"۔ اینڈریو نے کہا۔

"سمتھ ان دونوں بے ہوش لڑکیوں کو سوگانی گھات پر کار میں ڈال کر ہیڈ کوارٹر لے آیا تھا اور میں نے آپ کے حکم کی تعمیل میں ان دونوں لڑکیوں کو بے ہوشی کے دوران ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا ہے۔ اب ان کی لاشیں کمانڈر ہومز کی لاش کے ساتھ ہیڈ کوارٹر کے تھہ خانے میں پڑی ہوئی ہیں"..... رچڑ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"گذشو۔ ٹھیک ہے۔ اب کل مشن مکمل ہونے کے بعد انہیں اپن کیا جائے گا"..... اینڈریو نے اہتمائی مطمئن لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اہتمائی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کر کے تمہارے ہیڈ کوارٹر ہمچا دے اور تم نے انہیں گولی مار کر ہلاک کر دینا ہے اور پھر ان کی لاشیں بھی کمانڈر ہومز کے ساتھ ہی رکھ دینا۔ پھر ان لاشوں کو اکٹھے ہی اوپن کیا جائے گا"..... اینڈریو نے کہا۔

"لیں بس"..... دوسری طرف سے مختصر ساجواب دیا گیا اور اینڈریو نے رسیور رکھ دیا اور پھر ٹرانسیسٹر تیزی سے ایک فریکونسی ایڈ جست کر کے اس نے ٹرانسیسٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو۔ سب کمانڈر اینڈریو کالنگ۔ اور"..... اینڈریو نے تیز اور تحکما نہ لمحے میں کہا۔

"لیں سر۔ چینگ پوسٹ نمبر تھری سے کیپشن جیکسن اشندنگ یو۔ اور"..... چند لمحوں بعد ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"دو لڑکیاں سوگانی گھات سے کرایہ پر لانچ لے کر سمندر کی سیر کرتی پھر رہی ہیں۔ تم اپنی بوٹ لے کر انہیں روکو اور پھر ان کی بوٹ پر تھری ایکس گیس فائر کر کے انہیں کو رکرو اور پھر لانچ سمیت انہیں سوگانی گھات پر لے جاؤ۔ ہاں ایک آدمی سمتھ موجود ہو گا ان بے ہوش لڑکیوں کو ان کے حوالے کر دینا اور پھر خود واپس اپن ڈیوٹی پر چلے جانا۔ اور"..... اینڈریو نے کہا۔

"لیں سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر۔ اور"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"سب کام اہتمائی احتیاط سے کرنا ہے۔ یہ لڑکیاں تربیت یافتہ

مادام جیکوٹی مشن سپاٹ کاراؤنڈ لگا کر واپس لپنے مخصوص آفس میں پہنچی تو اس کے پھرے پر گھرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ واٹر میزائل کی تنصیب تیزی سے جاری تھی اور جس انداز میں کام ہو رہا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ مشن لازماً اج رات کسی بھی وقت مکمل ہو جائے گا۔ اس نے چیف سائنس داں سے بات کر لی تھی کہ جب میزائل فائر کیا جائے تو اسے بھی میں آپریشن روم میں بلا لیا جائے کیونکہ وہ اپنی آنکھوں سے میزائل کے فائر ہونے سے لے کر پاکیشی ایئٹھی تنصیبات کو تباہ ہوتے دیکھنا چاہتی ہے اور چونکہ ابھی اس کام میں کافی سے زیادہ دری تھی اس لئے وہ لپنے آفس میں آگئی تھی۔ ابھی اسے آفس میں پہنچے کچھ ہی دری ہوئی تھی کہ میز پر موجود سرخ رنگ کے فون کی گھنٹی نج اٹھی تو مادام جیکوٹی بے اختیار چونک پڑی کیونکہ اس فون کا تعلق وارٹن کلب سے تھا۔ اس مشن

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

سپاٹ کا راستہ وارٹن کلب سے ہی رکھ گیا تھا اور واٹر میزائل مشن سپاٹ پر ہمچنے کے بعد یہ راستہ سیلڈ کر دیا گیا تھا لیکن وارٹن کلب سے اسے فون آئے کا چونکہ تصور تک نہ تھا اس لئے وہ حیرت سے اچھل پڑی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انٹھایا۔

”یہ۔ جیکوٹی بول رہی ہوں۔“..... مادام جیکوٹی نے کہا۔ ”بیٹھ بول رہا ہوں مادام۔ وارٹن کلب سے۔“..... دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو مادام جیکوٹی بے اختیار چونک پڑی۔

”تم۔ کیوں فون کیا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔“ مادام جیکوٹی نے اہتمائی حیرت بھرے لجھے میں کہا کیونکہ وارٹن کلب کے پیغمبر بیٹھ کا اس وقت اسے اس طرح اچانک فون کرنا ظاہر ہے اس کے لئے اہتمائی غیر متوقع تھا۔

”مادام۔ چار ایکری بھی کلب میں آئے اور انہوں نے اپنے آپ کو ماسٹر سینڈیکیٹ سے متعلق بتایا اور مجھ سے ملتا چاہا۔ مجھے کاؤنٹر گرل نے بتایا تو میں نے انہیں اپنے سپیشل آفس میں طلب کر لیا کیونکہ میں ماسٹر سینڈیکیٹ کے بارے میں اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ لوگ کبھی اس طرح اپنا نام کھلے عام استعمال نہیں کیا کرتے۔ چنانچہ جب یہ لوگ سپیشل آفس میں ہمچنے کے لئے مخصوص راہداری سے گزرے تو میں نے چینگنگ مشین پر چیک کر لیا کہ یہ چاروں ہی سیک اپ میں ہیں اور اصل میں ایشیائی ہیں۔“..... بیٹھ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو مادام جیکوٹی ایشیائی کا لفظ سنتے ہی بے اختیار اچھل

پڑی۔ اس کے ذین میں فوراً عمران اور اس کے ساتھی آگئے تھے۔ ان کی تعداد بھی چار تھی۔

"پھر"..... مادام جنکوٹی نے ہوش پختے ہوئے کہا۔

"میں نے انہیں آفس میں بٹھایا اور پھر زیر وایکس ریز فائر کر کے انہیں بے ہوش کر دیا اور اب وہ کلب کے زیر دروم میں موجود ہیں۔ میں نے اس لئے آپ کو فون کیا ہے کہ کیا یہ لوگ مشن کے سلسلے میں تو نہیں آئے اور آپ کا اس سلسلے میں کوئی حکم ہو تو مجھے بتا دیں ورنہ پھر میں اپنے طور پر ان سے نہت لوں گا۔"..... پیڑنے کہا۔

"سنو۔ یہ چاروں پا کمیشیائی ہیں اور دنیا کے خطرناک سیکرٹ لمجنت ہیں اور یہ مشن سپاٹ کے سلسلے میں ہی بہاں پہنچے ہیں۔ شاید انہوں نے کسی طرح معلوم کر لیا ہو گا کہ مشن سپاٹ کا راستہ کلب سے ہے۔ آج رات کے آخری پھر مشن مکمل ہو جائے گا اور میں انہیں اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتی ہوں۔ کیا تم انہیں ساری رات بے ہوش رکھ سکتے ہو؟"..... جنکوٹی نے کہا۔

"لیں مادام۔ میں انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگوادتا ہوں۔ پھر ایک رات تو کیا وہ کئی راتوں تک بے ہوش پڑے رہیں گے لیکن اگر یہ لوگ خطرناک ہیں تو پھر انہیں اس بے ہوشی کے عالم میں ہی کیوں نہ ہلاک کر دیا جائے؟"..... پیڑنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ خطرناک لوگ ہوش میں آنے کے بعد ہی فرار ہو سکتے ہیں۔"

ولیے بھی گیٹ سیلڈ ہے اس لئے وہ چاہے ہوش میں بھی آجائیں تب بھی وہ مشن سپاٹ میں کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے اور مسئلہ صرف ایک رات کا ہے۔ کل ہم آزاد ہوں گے اور میں اپنے ساتھی وائٹ کو بلوا کر کل انہیں ہوش میں لا کر اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتی ہوں اور انہیں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ وہ ہمارے مقابلے میں ناکام رہے ہیں اس لئے تم انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر انہیں پوری رات بے ہوش رکھو۔ بس اتنا ہی کافی ہے۔" مادام جنکوٹی نے کہا۔

"ٹھیک ہے مادام۔ جیسے آپ کا حکم۔ لیکن آپ اپنا وعدہ یاد رکھیں گی۔"..... پیڑنے موڈبانہ لجھے میں کہا۔

"ہاں۔ کرانس میں تمہیں ایڈ جسٹ کرانے کا وعدہ۔ تم فکر نہ کرو۔ وہ وعدہ ضرور پورا ہو گا۔"..... مادام جنکوٹی نے کہا کیونکہ پیڑ نے خاص طور پر منت کی تھی کہ وہ اسے کرانس میں کسی اچھے سے ہوٹل یا کلب میں بطور مخبر ایڈ جسٹ کرا دے اور جنکوٹی نے اس سے وعدہ کر لیا تھا اور پیڑ ہی وعدہ اسے یاد دلا رہا تھا۔

"تحمینک یو مادام۔ آپ بے فکر رہیں۔ وہ بے ہوش ہی رہیں گے۔" پیڑ نے کہا اور مادام جنکوٹی نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ۔ سڑکے سیکرٹ لمجنت بننے پھرتے ہیں۔ اب کل صحیح میں انہیں بتاؤں گی کہ بلکیں سارے مقابلے ان کی کیا حیثیت ہے۔" جنکوٹی نے رسیور رکھ کر بڑھاتے ہوئے کہا۔ ایک لمحے کے لئے اسے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

خیال آیا تھا کہ وہ واٹ سے رابطہ کر کے اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بتاوے لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ واٹ نے انہیں فوری طور پر ہلاک کرنے کے لئے کہنا ہے اور ہو سکتا ہے کہ وہ خود آگرا انہیں ہلاک کر دے جبکہ وہ مشن مکمل ہونے تک کسی طرح بھی باہر نہ جاسکتی تھی اور وہ خود اپنے ہاتھوں سے انہیں ہلاک کرنا چاہتی تھی اس لئے اس نے ارادہ بدل دیا تھا۔ صرف ایک رات کی بات تھی۔ کل سب معاملات فرش ہو جانے تھے۔ اس کے بعد وہ اطمینان سے کارروائی کر سکتی تھی اور طویل بے ہوشی کے انجکشن لگانے کے بعد ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھی کمبوڈیا سے بھی بدتر حالت میں پڑے رہ جائیں گے۔ مشن سپاٹ پر تمام کارروائیاں تیزی سے جاری تھیں اور مادام جیکوٹی بار بار جا کر مشن انچارج ڈاکٹر ایڈورڈ سے پوچھتی رہی تھی کہ کب مشن فائل ہو گا اور پھر تقریباً رات کے بارہ بجے جب وہ اپنے آفس میں موجود تھی فون کی گھنٹی نج اٹھی تو مادام جیکوٹی نے ہاتھ بڑھا کر رسمیور اٹھایا۔

”ڈاکٹر ایڈورڈ بول رہا ہوں جیکوٹی۔ تم مشن کے بارے میں بے حد بے چین تھیں اس لئے میں نے فون کیا ہے کہ مشن اب فائل کہا۔ ”ڈاکٹر ایڈورڈ بول رہا ہوں جیکوٹی۔ تم مشن کے بارے میں بے حد بے چین تھیں اس لئے میں نے فون کیا ہے کہ مشن اب فائل کہا۔

”اوہ اچھا۔ تھیں نک یو۔ میں آرہی ہوں“..... مادام جیکوٹی نے اہتمامی صرت بھرے لجے میں کہا اور پھر رسیور کہ کروہ اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ ایک طویل راہداری کراس کر کے جب وہ مشن سپاٹ پر پہنچی تو اس کے پھرے پر یہ دیکھ کر حیرت سی ابھر آئی کہ ابھی مشن پر کام جاری تھا جبکہ ڈاکٹر ایڈورڈ کہہ رہا تھا کہ مشن فائل ہو چکا ہے اور ویسے بھی وہ یہ سوچ کر حیران تو ہوئی تھی کہ پہلے تو ڈاکٹر ایڈورڈ نے بتایا تھا کہ صحیح تین چار بجے مشن مکمل ہو گا لیکن اب اس نے اچانک فون کیا اور بارہ بجے ہی مشن فائل ہونے کا کہہ رہا تھا۔ بہر حال وہ تیز تیز قدم اٹھاتی میں آپریشن روم کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ میں آپریشن روم میں تمام عملہ موجود تھا لیکن ڈاکٹر ایڈورڈ موجود نہ تھا۔

”ڈاکٹر ایڈورڈ کہاں ہیں“..... جیکوٹی نے ایک سائنس دان سے پوچھا۔

”ڈاکٹر ایڈورڈ کی طبیعت قدرے ناساز ہو گئی ہے۔ وہ اپنے کمرے میں ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ جب آپ آئیں تو آپ کو ان کے کمرے میں بھجوادیا جائے“..... سائنس دان نے جواب دیا تو جیکوٹی سر ہلاتی ہوئی اس راہداری کی طرف بڑھ گئی جس کے آخر میں سائنس دانوں کے رہائشی کمرے تھے۔ ہر کمرے کے دروازے کے ساتھ اس سائنس دان کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔ جیکوٹی پہلے یہاں نہ آئی تھی اس لئے وہ یہ نیم پلیٹس پڑھتی ہوئی آگے بڑھتی رہی اور پھر ایک دروازے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کے سامنے رک گئی۔ اس پر ڈاکٹر ایڈورڈ کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ دروازہ بند تھا۔ جیکوئی نے دروازے پر دستک دی۔

”کم ان“..... اندر سے ڈاکٹر ایڈورڈ کی آواز سنائی دی تو جیکوئی نے دروازے کو دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ سامنے کرسی پر ڈاکٹر ایڈورڈ پیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ وہ ادھیر عمر آدمی تھا لیکن اس کا جسم عام سانتس دانوں کی نسبت مضبوط تھا۔ شاید وہ جوانی کے دور میں ورزش کرنے کا عادی رہا تھا۔

”آؤ آؤ جیکوئی۔ اندر آ جاؤ“..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے مسکراتے ہوئے کہا تو جیکوئی اندر داخل ہو گئی۔

”یہ سب کیا ہے ڈاکٹر ایڈورڈ۔ تم نے مجھے کہا تھا کہ مشن فائل ہونے والا ہے جبکہ ابھی مشن پر کام ہو رہا ہے اور تم مہماں پیٹھے شراب پی رہے ہو“..... جیکوئی نے اہتمائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔ اسے واقعی اس ساری بات کا کوئی سرپر سمجھ میں نہ آ رہا تھا۔

”میرے لئے مشن فائل ہو گیا ہے جیکوئی۔ اب مجھے اس مشن سے کوئی دلچسپی نہیں رہی“..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جیکوئی بے اختیار اچھل پڑی۔

”کیا مطلب۔ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ“..... جیکوئی نے کہا۔ ”یہ ایک بہت بڑا راز ہے اور اس راز کا انکشاف بھی کچھ در پہلے ہوا ہے اس لئے میں سارے کام چھوڑ کر مہماں آگیا ہوں۔ ویسے یہ بتا دوں کہ اب یہ مشن کل صبح دس بجے مکمل ہو گا۔ اعلیٰ حکام نے اس کا

باقاعدہ وقت مقرر کر دیا ہے۔ البتہ مہماں کام رات دو اڑھائی بجے تک مکمل ہو جائے گا۔..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا۔

”تم کھل کر بات کرو ڈاکٹر ایڈورڈ۔ کیا ہوا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے“..... جیکوئی نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن آئی ایم سوری مس جیکوئی۔ میں آپ کو کچھ بتا نہیں سکتا البتہ میری طرف سے دعوت ہے۔ آؤ میرے ساتھ شراب پیو۔“ ڈاکٹر ایڈورڈ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”نہیں ڈاکٹر ایڈورڈ۔ پلیز آپ مجھے اصل بات بتا دیں ورنہ میرا ذہن بے چین رہے گا“..... جیکوئی نے کہا۔

”ایک شرط پر بتا سکتا ہوں مس جیکوئی“..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھوں میں یکخت شیطانی چمک ابھر آئی تھی اور جیکوئی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ ڈاکٹر ایڈورڈ کی آنکھوں میں ابھر آنے والی مخصوص شیطانی چمک سے اچھی طرح واقف تھی۔ وہ سمجھ گئی تھی کہ ڈاکٹر ایڈورڈ کی نیت اس کے حق میں اچھی نہیں رہی لیکن ظاہر ہے وہ آزاد معاشرے کی لڑکی تھی اس لئے اس کے لئے یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔

”شرط۔ کیسی شرط۔ کھل کر بات کرو ڈاکٹر ایڈورڈ“..... جیکوئی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شرط یہ ہے مس جیکوئی کہ تم مجھے صح تک کمپنی دو گی۔ تم جیسی خوبصورت لڑکی کی کمپنی سے میری ساری کلفت اور بورسٹ دوں کہ اب یہ مشن کل صبح دس بجے مکمل ہو گا۔ اعلیٰ حکام نے اس کا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

دور ہو جائے گی جو اس مشن کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ مجھے کیا اعتراض ہے۔ تم اچھے ساتھی ثابت ہو سکتے ہو لیکن مجھے سب کچھ بنا دو۔..... جنکوٹی نے فوراً آمادہ ہوتے ہوئے کہا۔

”گذشتو۔ اب میں تمہیں سب کچھ بتا رہتا ہوں۔ یہ واٹر میزاں کل جو سہماں نصب کیا جا رہا ہے یہ ڈی ہے۔ اصل نہیں ہے۔..... ڈاکٹر لاکھوں دو لیچ کا الیکٹرک کرنٹ دوڑنے لگ گیا ہو۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تم مذاق کر رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ جنکوٹی نے اہتمامی حیرت بھرے لیجے میں کہا۔

”اسی بات نے تو مجھے شدید بور کر دیا تھا اور میں سہماں آگیا اور تمہیں فون کر دیا تھا تاکہ اگر تم مجھے کمپنی دو تو میری بوریت دور ہو سکے۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے اس مشن کو مکمل کرنے میں بے حد محنت کی ہے۔ بے حد محنت لیکن اب آخری لمحات میں جب مجھے بتایا گیا کہ یہ سب کچھ ڈی ہے تو تم خود مجھے سکتی ہو کہ میری کیا حالت ہو سکتی ہے۔..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ واقعی میں دیکھ رہی ہوں آپ کی اور آپ کے ساتھیوں کی محنت کو۔ لیکن یہ سب ہوا کیا ہے۔ میں ابھی تک سمجھ نہیں سکی۔..... جنکوٹی نے کہا۔

”ابھی نصف گھنٹہ پہلے میں نے فائل اجازت حاصل کرنے کے لئے ڈاکٹر آپریشن ایم سی ایس کو فون کیا اور انہیں بتایا کہ ہم نے تمام انتظامات مکمل کر لئے ہیں اور رات کو دواڑھائی بجے مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ آپ اس کی اجازت دے دیں تو انہوں نے کہا کہ وہ دس منٹ بعد فون کریں گے تاکہ اعلیٰ ترین حکام سے بات کر لیں۔ پھر دس منٹ بعد ان کا فون آگیا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ مشن کے لئے کل صبح دس بجے کا وقت مقرر کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے مشن فائل نہیں ہو گا لیکن جب میں نے اصرار کیا کہ اتنی دیر ٹھیک نہیں ہے تو انہوں نے مجھے علیحدہ اور محفوظ فون پر بات کرنے کے لئے کہا۔ اس فون پر انہوں نے بتایا کہ اس مشن کو پاکیشیا سے مخفی رکھنے کے لئے اعلیٰ حکام نے باقاعدہ پلانٹ کی تھی۔ اصل مشن کسی اور جریئرے پر اہتمامی خفیہ انداز میں مکمل ہو رہا ہے اور وہاں اس کے لئے کل صبح دس بجے کا وقت مقرر ہے جبکہ سہماں کارٹ میں جو کچھ کیا جا رہا ہے وہ مشیزی کے لحاظ سے تو اصل ہے لیکن واٹر میزاں اصل نہیں ہے بلکہ یہ ڈی ہے۔ یہ میزاں کے انداز میں باقاعدہ فائز تو ہو گا لیکن سمندر میں گر کر تباہ ہو جائے گا جبکہ سوائے اعلیٰ ترین حکام کے اور کسی کو اس بارے میں معلوم نہیں ہے۔ اس خصوصی آبدوز میں دو میزاں بھجوائے گئے تھے لیکن ظاہر ایک ہی کیا گیا تھا اور اس کی منزل بھی کارٹ جریئرہ ہی رکھی گئی تھی تاکہ ٹریپ مکمل کیا جاسکے۔ چنانچہ اگر ہم نے پہلے اس میزاں کو فائز کر دیا تو سارا پلان فیل ہو

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

جائے گا اس لئے ہم کل صبح دس بجے اسے فائز کریں گے تاکہ پلان مکمل ہو سکے اور ساتھ ہی انہوں نے حکم دیا ہے کہ میں اس راز کو کسی پر اوپن نہ کروں اور بالکل اسی انداز میں کام کروں جس انداز میں پہلے کام کرتا رہا ہوں۔ بس کچھ نہ پوچھو مس جیکوٹی۔ یہ سب سن کر میرا کیا حال ہوا اس قدر شدید بوریت ہوئی کہ میں اٹھ کر بہاں آ گیا اور پھر مجھے تمہارا خیال آیا تو میں نے تمہیں کال کر لیا۔ اب تم خود بتاؤ کہ کیا میں اس معاملے میں سچا ہوں یا نہیں۔ ..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا تو جیکوٹی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ اس کے چہرے پر بھی شدید بوریت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ حکومت کرانس اور بلیک سٹار کو بھی چارے کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

”ہاں تم ٹھیک کہتے ہو۔ اب مجھے بھی تمہاری کمپنی کی ضرورت محسوس ہونے لگ گئی ہے۔ ..... جیکوٹی نے کہا اور شراب کی بوتل اٹھا کر اس نے گلاس میں شراب انڈیلنا شروع کر دی اور ڈاکٹر ایڈورڈ کا چہرہ یلخت کھل اٹھا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

جو لیا کے تاریک ذہن میں اچانک اس طرح روشنی پھیلی جیسے کھڑکی کھونے سے روشنی کمرے میں داخل ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے واقعات کسی فلمی میں کی طرح گھوم گئے۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ اور صالحہ لائچ میں سوار تھیں کہ اچانک ملٹری چینگ لائچ نے انہیں روکا اور پھر جب ملٹری کے افراد ان کی لائچ میں آئے تو اچانک کیس فائز ہوئی اور اس کے ساتھ ہی جو لیا کا ذہن یلخت تاریک پڑ گیا تھا اور اب اسے ہوش آیا ہے۔ اسی لمحے اس کے کانوں میں صالحہ کے کر لہنے کی آواز پڑی تو جیسے اس کا شعور پوری طرح جاگ اٹھا۔ اس نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑی کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے جسم کو رسیوں کے ساتھ کرسی سے باندھ دیا گیا تھا۔ اس نے گردن گھمائی تو ساتھ ہی دوسری کرسی

پر صالحہ بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کا جسم بھی رسپوں سے بندھا ہوا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس کا صرف ایک ہی دروازہ تھا۔ اس کے ساتھ ہی جو لیا کی نظریں جیسے ہی کمرے کے ایک کونے کی طرف گھومن تو وہ لا شوری طور پر جونک پڑی کیونکہ کمرے کے کونے میں ایک لاش پڑی ہوئی تھی جس کا چہرہ صاف تھا۔ اس کا پورا جسم کچھ میں لٹھرا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی جو لیا کے ذہن میں لیکنٹ دھماکے سے ہونے لگ گئے کیونکہ وہ اب اس لاش کے چہرے کو پہچان چکی تھی۔

یہ کمانڈر ہومز تھا۔  
اوہ۔ تو اس کی لاش دلدل سے نکال لی گئی ہے۔ خیرت ہے۔  
جو لیا نے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”جو لیا۔ یہ سب کیا ہے۔ ہم کہاں ہیں۔“..... اسی لمجھ صالحہ نے ہمیں اتنا تو بتا دو کہ ہم کہاں ہیں اور تم کون ہو اور تمہارا تعلق کس سے ہے اور تم ہمیں کیوں گولی مار رہے ہوں۔ ہمارا کوئی قصور۔“

”بظاہر تو ہمیں ملڑی کی قید میں ہونا چاہئے لیکن پہلی بات تو یہ ہے کہ ملڑی کے لوگ اس طرح دوسروں کو کیس سے بے ہوش نہیں کیا کرتے۔ وہ تو فائر کھول دیتے ہیں یا ویسے ہی گرفتار کر لیتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ہمیں جس انداز میں باندھا گیا ہے یہ انداز تربیت یافتہ افراد کا تو ہو سکتا ہے ملڑی کا نہیں ہو سکتا اور پھر کمانڈر ہومز کی لاش بھی یہاں موجود ہے۔ اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کسی ہجنی کی قید میں ہیں۔“..... جو لیا نے باقاعدہ تحریک کر کے

جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ صالحہ اس کی بات کا کوئی جواب دیتی اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور دو نوجوان اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

”ارے تم دونوں کو خود بخود ہوش آگیا۔ خیرت ہے۔“..... اس نوجوان نے خیرت بھرے لجھے میں کہا جو خالی ہاتھ تھا۔

”باس۔ انہیں تو واقعی کئی گھنٹوں تک ہوش نہیں آنا چاہئے تھا۔“..... دوسرے آدمی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بہر حال اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ گولی ہی تو مارنی ہے انہیں۔ چلو سیدھی کر دشین گن اور فائر کھول دو۔“..... باس نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ایک منٹ۔ گولی تو تم کسی بھی وقت چلا سکتے ہو۔ لیکن پہلے ہمیں اتنا تو بتا دو کہ ہم کہاں ہیں اور تم کون ہو اور تمہارا تعلق کس سے ہے اور تم ہمیں کیوں گولی مار رہے ہوں۔ ہمارا کوئی قصور۔“

جونیا نے کہا تو باس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر دوسرے آدمی کو اشارے سے فائر نگ کرنے سے روک دیا جو واقعی مشین گن سیدھی کر رہا تھا۔

”تم دونوں کا تعلق شاید کسی سیکرٹ ہجنی سے ہے اور تم نے کمانڈر ہومز سے واٹر میرائل ہشن کے سلسے میں معلومات حاصل کیں اور پھر تم نے اسے ہلاک کر کے دلدل میں پھینک دیا اور پھر تم واٹر ہاؤس کا جائزہ لینے سمندر میں ہیچنگ گئیں لیکن تمہیں پکڑ دیا گیا اور

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اب تمہارا موجود ہو۔ ہمارے بارے میں نے تمہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی گولی مارنے کا حکم دیا ہے اس لئے ہمہاں آئے تھے لیکن تم خود بخود ہوش میں آچکی ہو تو بہر حال ہم نے حکم کی تعمیل تو کرنی ہے۔..... اس بارے میں کہا۔

"یہ سب تم کیا کہہ رہے ہو۔ ہم تو کارٹ کی رہنے والی ہیں۔ ہمارا کسی ہجنسی سے کیا تعلق۔ ہم تو دیسے ہی سیر کرنے وہاں گئی تھیں۔..... جو یا نے کہا۔

"سوری۔ اب یہ باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اب تو تم نے بہر حال مرتا ہی ہے۔..... بارے میں بناتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ مسٹر۔ تمہارا کیا نام ہے۔..... اچانک صالحہ نے کہا جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی اور وہ دونوں چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

"میرا نام رچڑ ہے۔ کیوں۔..... بارے میں کہا۔

"مسٹر رچڑ۔ میرا نام میگی ہے۔ ہم دونوں کا تعلق واقعی ایکریمیا کی ایک الیسی ہجنسی ہے ہے جو معلومات فروخت کرتی ہے۔ ہم دونوں ہمہاں اس لئے آئی تھیں کہ ہم معلومات حاصل کر کے فون پر ایکریمیا ہنچا دیں۔ ہم نے کمانڈر ہومز سے واقعی معلومات حاصل کر لیں اور پھر ہم جائزہ لینے کے لئے سمندر میں گئیں تو ہمہاں ہنچا دی گئی ہیں۔ ہمیں بہر حال معلوم ہو چکا ہے کہ تمہارا وائٹ ہاؤس واقعی ناقابل تسلیم ہے اور کل صبح دس بجے تمہارا جو بھی مشن ہے وہ مکمل

ہو جائے گا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم مجھے صرف ایک فون کرنے کی اجازت دے دو تاکہ میں اپنے بارے میں کہہ دوں کہ ہمیں ہمہاں اس جنرے پر کسی قسم کی کوئی معلومات نہیں مل سکیں۔ اس طرح بارے میں مطمئن ہو جائے گا درد وہ کسی اور کوئی ہماری تلاش میں بھیج سکتا ہے اور کل جب تمہارا مشن مکمل ہو جائے تو تم ہمیں چھوڑ دینا۔ اس احسان کے بد لے میں ہم دونوں تمہاری کمپنی میں رات گزارنے کے لئے تیار ہیں۔..... صالحہ نے کہا تو رچڑ بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم واقعی احمق ہو۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ تمہاری ان باتوں کا مجھ پر کوئی اثر ہو گا۔ میرا تعلق ایکریمیا کی سب سے بارے میں ہجنسی کے ایک سیکشن سے ہے اس لئے اس طرح کی احتمالات باتیں ہم پر کوئی اثر نہیں کر سکتیں اور نہ مجھے تمہاری کمپنی کی ضرورت ہے۔

رچڑ نے طنزیہ انداز میں ہنسنے لگے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مڑ کر ساتھ کھڑے ہوئے آدمی کے ہاتھ سے مشین گن لے لی لیکن اس سے پہلے کہ وہ مشین گن سیدھی کرتا اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک اور نوجوان اندر داخل ہوا تو رچڑ اور اس کا ساتھی بے اختیار دروازے کی طرف مڑ گئے۔

"باس۔ آپ کی کال ہے۔ ایم ہجنسی کال ایکریمیا سے۔..... آنے والے نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ جیکب تم ہمیں رکو میں آ رہا ہوں۔..... رچڑ نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

مشین گن واپس لپنے ساتھی کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آنے والا نوجوان بھی اس کے پیچے باہر چلا گیا۔ اب کمرے میں وہ جیکب موجود تھا جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔

”مسٹر جیکب۔ کیا تم ہمیں پانی پلا سکتے ہو؟..... اچانک صالحہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ابھی تم نے مر تو جانا ہے پھر پانی پینے کی کیا ضرورت ہے۔ جیکب نے مضمکہ اڑانے کے سے انداز میں کہا۔

”کیا تم واقعی اس قدر بے رحم ہو جتنا تم لپنے آپ کو ظاہر کر رہے ہو یا ہم بندھی ہوئی لڑکیوں سے اس قدر خوفزدہ ہو کہ ہمارے قریب نہیں آنا چاہتے۔..... صالحہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ میں تمہیں پانی پلا دیتا ہوں۔ ویسے تم نے آفر تو اچھی کی تھی لیکن باس رچڑا اس معاملے میں بڑا کھنور آدمی ہے۔

جیکب نے ہستے ہوئے کہا اور مشین گن دیوار کے ساتھ کھڑی کر کے وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر جیسے ہی وہ دروازے سے باہر نکلا جویا نے بھلی کی سی تیزی سے اپنی رسیاں کھونا شروع کر دیں۔ اس نے گائٹھ تو کھول لی تھی لیکن اسے رسیاں کھولنے کے لئے کچھ وقت چاہئے تھا اور وقت اس کے پاس نہ تھا اور اب یہ وقت اسے مل گیا تھا۔ دوسرے لمبے اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اسی لمبے صالحہ بھی اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ وہ بھی اپنی رسیاں کھول چکی تھی۔ دراصل انہوں نے

گائٹھ بالکل ان کے دونوں ہاتھوں کے قریب ہی باندھی ہوئی تھی اس لئے ان کی انگلیاں گائٹھ تک آسانی سے پہنچ گئی تھیں اور صالحہ نے بھی یہ ساری بات اس لئے کی تھی کہ کسی طرح انہیں کوئی وقت مل جائے۔ ویسے تو وقت شامل سکا تھا لیکن اس فون کال نے انہیں وقت دے دیا تھا۔

”میں نے تو سوچ لیا تھا کہ میں کرسی جھنکے سے پیچے گراوں گی اور پھر کارروائی ڈال دوں گی۔ نتیجہ جو بھی ہوتا لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ویسے ہی کام بن گیا۔..... جو یا نے کہا تو صالحہ نے بھی اشبات میں سر ہلا دیا۔ وہ دونوں اب تیزی سے دروازے کی سائیدیں میں کھڑی ہو چکی تھیں جبکہ مشین گن جو یا نے اٹھا لی تھی۔ اسی لمبے دروازہ کھلا اور جیکب ہاتھ میں پانی کی بوتل اٹھائے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ صالحہ کسی عقاب کی طرح اس پر جھپٹی اور جیکب چیختا ہوا منہ کے بل فرش پر جا گرا۔ پانی کی بوتل اس کے ہاتھ سے نکل کر فرش پر لٹکتی ہوئی دور جاری کی تھی۔ جیکب نے نیچے گر کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن صالحہ کی لات بھلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئی اور اٹھتے ہوئے جیکب کی کنسٹی پر پڑنے والی ضرب نے اسے ایک بار پھر چخ مار کر نیچے گرنے پر مجبور کر دیا۔ جیکب خاصا صحت مند نوجوان تھا اور اس کا جسم بتا رہا تھا کہ وہ ورزشی آدمی ہے اور ظاہر ہے بلیک بھنسی کا آدمی ہونے کی وجہ سے وہ لڑنے بھروسے میں بھی ماہر تھا لیکن اچانک مار کھا جانے کی وجہ سے وہ لپنے آپ کو سنپھال نہ پا رہا تھا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

”فارنگ کی آواز سے کوئی مسئلہ تو نہیں بنے گا۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ میں نے چھیک کر لیا ہے۔ یہ سمندر کے کنارے علیحدہ بنا ہوا ہٹ ہے۔۔۔ یہاں سے دور تک کوئی آبادی نہیں ہے۔۔۔ میں نے دونوں کو سر پر ضرب میں لگا کر بے ہوش کیا۔۔۔ پھر اس جگہ کی لوکیشن چھیک کی اور پھر میں نے فائز کھولا تھا۔۔۔ ویسے بھی وہ جس طرح ہم دونوں پر فائز کھولنا چاہتے تھے مجھے اسی بات سے اندازہ تھا کہ یہ جگہ علیحدہ ہی ہو گی۔۔۔ جو لیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر تو اس جیکب کو بھی ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ یہ کسی وقت بھی ہوش میں آسکتا ہے۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

”میں فون پیس یہاں لے آؤں۔۔۔ یہاں فون کا پوانت موجود ہے۔۔۔ کسی بھی وقت کال آسکتی ہے اور اس رجڑ سے لمبی بات چیز کرنا پڑے گی۔۔۔ جو لیا نے کہا اور پھر ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن صالحہ کی طرف بڑھا کر وہ تیزی سے واپس مڑ گئی صالحہ نے مشین گن کی نال جیکب کے سینے پر رکھی اور ٹریکر دبا دیا۔۔۔ اس کے ہاتھ کو جھٹکا گایا۔۔۔ کیونکہ جیکب کا سینہ ایک لمبے میں چھلنی ہو گیا۔۔۔ دوسرے لمبے ختم ہو چکا تھا۔۔۔ اس کے سینے سے نکلنے والا خون تیزی سے فرش پر بہنے لگا تو صالحہ نے جھک کر اسے بازو سے پکڑا اور گھسیت کر اس کی لاش کو کمانڈر ہومز کی لاش کے ساتھ پھینک دیا۔۔۔ اسی لمبے جو لیا واپس آگئی۔۔۔ اس کے ہاتھ میں فون پیس تھا۔۔۔ اس نے اس کا پلگ

جبکہ صالحہ مسلسل اچھل اچھل کر اس کی کنپیوں پر ضرب میں لگائے چلی جا رہی تھی اور پھر جیکب کے ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ گئے۔۔۔ وہ بے ہوش چکا تھا۔ صالحہ نے ایک لمبا سانس لیا اور تیزی سے مڑی۔۔۔ جو لیا اس دوران میں گن سمیت باہر جا چکی تھی۔۔۔ ایک لمبے کے لئے تو صالحہ نے سوچا کہ وہ اس کے پیچھے جائے لیکن دوسرے لمبے وہ رک گئی کیونکہ اس طرح جو لیا گز بڑا سکتی تھی۔۔۔ اسے معلوم تھا کہ جو لیا بہر حال اس سے زیادہ فیں اور تربیت یافتہ ہے اس لئے وہ زیادہ آسانی سے حالات پر کنٹرول کر لے گی۔۔۔ چنانچہ صالحہ وہیں رک گئی اور پھر اسے دور سے فائز نگ کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔۔۔ صالحہ خاموش کھڑی رہی۔۔۔ تھوڑی دیر بعد قدموں کی آواز دروازے کی دوسری طرف سنائی دی۔۔۔

”میں جو لیا ہوں۔۔۔ جو لیا کی آواز سنائی دی۔۔۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور جو لیا اندر داخل ہوئی تو اس کے کاندھے پر بے ہوشی کے عالم میں رجڑ موجود تھا۔۔۔

”تم نے فائز نگ کی تھی۔۔۔ کیا زیادہ آدمی تھے یہاں۔۔۔ صالحہ نے کہا۔

”اوہ نہیں۔۔۔ یہ دونوں تھے۔۔۔ اس سے تو پوچھ چکہ کرنی تھی اس لئے اسے تو میں نے سر پر ضرب لگا کر بے ہوش کر دیا۔۔۔ لیکن دوسرے پر میں نے فائز کھول دیا تاکہ وہ کہیں ہماری عدم موجودگی میں ہوش میں نہ آجائے۔۔۔ جو لیا نے بے ہوش رجڑ کو کرسی پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

ساکت میں لگایا اور پھر اسے تپائی پر رکھ دیا۔  
آواب اسے اچھی طرح باندھ دیں۔..... جو لیا نے کہا اور صالحہ سرہنگی ہوتی آگے بڑھی اور پھر ان دونوں نے مل کر رچڑ کو رسی سے کرسی کے ساتھ باندھ دیا۔

”یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے خیال رکھنا۔..... صالحہ نے کہا۔

”جھے معلوم ہے۔ تم فکر مت کرو۔ یہ قیامت تک رسی نہ کھول سکے گا۔..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔ کمرے میں ان کی کرسیوں کے سامنے دو کرسیاں اور ایک تپائی موجود تھی۔

”تم بیٹھو۔ میں اسے ہوش میں لے آتی ہوں۔..... صالحہ نے کہا۔

”نہیں۔ تم مشین گن لے کر باہر جاؤ اور نگرانی کرو۔ ان کا پورا گروپ میہاں موجود ہو گا۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی اچانک آجائے۔ ہمیں کسی پہلو سے غافل نہیں ہونا چاہئے۔..... جو لیا نے کہا تو صالحہ نے اثبات میں سرہنگی اور مشین گن سمیت دروازے کی طرف بڑھ گئی جبکہ جو لیا نے ایک بار پھر کرسیوں اور گاٹھے کا جائزہ لیا اور پھر پوری طرح مطمئن سو کر اس نے رچڑ کا ناک اور سمنہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جو لیا نے ہاتھ ہٹائے اور کرسی کو آگے کر کے وہ اس کے سامنے بیٹھ گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی

جیکٹ کی جیب سے ایک چھوٹا سا تیز دھار خبر باہر نکال لیا۔ یہ خبر اس نے رچڑ کی تلاشی کے دوران اس کی جیب سے نکالتا تھا۔ اسی لمحے رچڑ نے کر رہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر انٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسما کر ہی رہ گیا تھا۔

”یہ یہ۔ تم کیسے آزاد ہو گئیں۔ کیا مطلب۔..... رچڑ نے سامنے بیٹھی ہوئی جو لیا کو دیکھتے ہوئے اہمیت حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تمہارے دونوں ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں رچڑ۔ ایک کی لاش تو میہاں پڑی ہے اور دوسرے کی باہر موجود ہے۔..... جو لیا نے اہمیت اطمینان بھرے لجھے میں کہا۔

”تم۔ تم رسیوں سے کیسے آزاد ہو گئیں۔ یہ سب کیا ہے اور کیسے ہو گیا۔..... رچڑ نے کہا۔

”اسے چھوڑو رچڑ۔ یہ ہمارے لئے معمولی باتیں ہیں۔..... جو لیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”ہونہ۔ ٹھیک ہے۔ ہم سے واقعی غلطی ہو گئی کہ ہم نے تمہیں فوراً گولی نہیں ماری لیکن تم بہر حال اس جنہرے پر زندہ نہیں رہ سکتیں۔..... رچڑ نے جواب دیا۔

”میری ساتھی نے تمہیں آفر کی تھی لیکن تم نے وہ آفر ٹھکرا دی لیکن ہم اب بھی اپنی آفر پر قائم ہیں۔..... جو لیا نے کہا تو رچڑ بے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اختیار چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تھا تھا بات“..... رچڑنے کہا۔  
”ہمارا تعلق واقعی صرف معلومات تک محدود ہے۔ ہمیں معلوم  
ہے کہ وائس ہاؤس میں کسی صورت بھی داخل نہیں ہوا جاسکتا اور  
ہم زندہ سلامت اس جریبے سے واپس جانا چاہتی ہیں۔ اس لئے اگر  
تم ہمیں اس بات کی ضمانت دے دو کہ ہمیں زندہ یہاں سے واپس  
جانے دیا جائے گا تو ہم تمہیں ہلاک نہیں کریں گی ورنہ دوسری  
صورت میں تم اچھی طرح سمجھ سکتے ہو کہ تھا تھا زندگی کتنی آسانی  
سے ختم کی جاسکتی ہے اور تم اگر زندہ نہ رہے تو پھر تمہیں اس ساری  
کارروائی کا کوئی فائدہ بھی حاصل نہ ہو سکے گا۔ اب تم خود بتاؤ کہ  
تمہارا کیا جواب ہے“..... جویا نے کہا۔

”لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔ سمجھے باس نے حکم دیا ہے کہ تمہیں بے  
ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا جائے اور کل صبح دس بجے کے بعد وہ  
تمہاری لاشیں اعلیٰ حکام پر اوپن کرے گا“..... رچڑنے کہا۔  
”تم اپنے باس کو فون کر کے کہہ دو کہ تم نے اس کے حکم کی  
تعمیل کر دی ہے اور ہمیں خاموشی سے کسی لائن کے ذریعے یہاں سے  
روانہ کر دو۔ بعد میں تم کوئی بھی بہانہ بناسکتے ہو“..... جویا نے  
کہا۔

”اس کا نام اینڈریو ہے۔ وہ انتہائی مکار اور عیار آدمی ہے۔ وہ  
فوراً ساری بات سمجھ جائے گا اور پھر سمجھے موت سے کوئی نہ بچا سکے

گا۔..... رچڑنے کہا۔

”اوکے۔ تھا تھا مرضی۔ پھر مر جاؤ۔ ہم خاموشی سے واپس چلی  
جائیں گی۔..... جویا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ارے ارے۔ ایک منٹ۔ سمجھے سوچنے دو۔..... رچڑنے کہا  
اور جویا دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

”ٹھیک ہے۔ میں فون کر کے کہہ دیتا ہوں۔ کل جو ہو گا دیکھا  
جائے گا۔..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد رچڑنے کہا۔

”تم نے اپنی زندگی بچالی ہے اور یہ اچھا فیصلہ ہے۔ بہانہ کوئی  
بھی کیا جاسکتا ہے۔..... جویا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ زندگی نہ رہی تو پھر یہ سب کچھ فضول ہو گا۔ تم سمجھے کھول  
دو میں باس کو فون کر کے کہہ دیتا ہوں اور تمہیں بھی لائن پر سوار  
کر دیتا ہوں۔..... رچڑنے کہا۔

”تم نمبر بتاؤ۔ میں نمبر پر لیں کر کے رسیور تمہارے کان سے لگا  
دیتی ہوں۔ تم میرے سامنے بات کرو۔ اس طرح میں کنفرم ہو  
جاوں گی کہ تم واقعی ہم سے تعاون کر رہے ہو۔..... جویا نے کہا اور  
رچڑنے نمبر بتا دیئے۔ جویا نے رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کر کے اس  
نے ایک ہاتھ سے فون پیس اٹھایا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑا ہوا  
رسیور رچڑ کے کان سے لگا دیا اور پھر واقعی رچڑنے ان دونوں کی  
بے ہوشی کے دوران ہلاکت کی اطلاع کمانڈر اینڈریو کو دے دی تو

جویا نے اطمینان بھرے انداز میں رسیور واپس فون پیس پر رکھا اور

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

پھر فون پیس کو مپائی پر رکھ دیا۔  
”اب تو تم کنفرم ہو چکی ہو۔ اب تو مجھے کھول دو۔“..... رچڑنے  
کہا۔

”کھول دوں گی۔ جلدی کیا ہے۔ پہلے تم مجھے بتاؤ کہ سپیشل  
آبدوز سمندر میں کہاں نمودار ہو گی۔ سو گانی گھاث سے کون سی سمت  
اور کتنے فاصلے پر۔“..... جو لیانے کہا۔  
”مجھے کیا معلوم ہے تو باس کو معلوم ہو گا۔ یہ تو مٹاپ سیکرٹ  
ہے۔“ رچڑنے چونک کر کہا۔

”اچھا یہ بتاؤ کہ مہماں تمہارے اور کتنے افراد موجود ہیں۔ میرا  
مطلوب ہے کہ اس جنیرے پر۔“..... جو لیانے کہا۔  
”چار مرید افراد ہیں مختلف پو اسٹنس پر۔“..... رچڑنے کہا۔  
”سو گانی گھاث پر فون ہے۔“..... جو لیانے کہا۔

”وہاں تو مستحق تھا۔ وہی تمہیں مہماں لے آیا تھا۔ اسے تو تم نے  
ہلاک کر دیا ہے۔“..... رچڑنے کہا تو جو لیا اٹھی اور اس نے ہاتھ میں  
پکڑے ہوئے خبر کی نوک رچڑ کی دائیں آنکھ کے ذرا نیچے رکھ دی۔  
”یہ۔ یہ کیا کر رہی ہو۔ کیا مطلب۔ رک جاؤ۔“..... رچڑنے  
بوکھلانے ہوئے مجھے میں کہا۔

”جو سوال میں نے پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ لازماً تم لوگوں  
نے وہاں حفاظت کے خصوصی انتظامات کئے ہوں گے اس لئے  
تمہیں معلوم ہو گا اور سنوا۔ اگر تم نے انکار کیا تو ایک لمحے میں تمہاری

آنکھ بامہر نکال دوں گی اور پھر دوسرا آنکھ کا بھی یہی حشر ہو گا۔“ جو لیا  
نے اہتمامی سفاک مجھے میں کہا۔

”تم کیا کرنا چاہتی ہو۔ اس سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔ وہاں ہر  
طرف ملٹری کا اہتمامی سخت پہرہ ہو گا۔ وہاں تو پرندہ بھی پر نہیں مار  
سکے گا۔“..... رچڑنے کہا۔

”تم اس بات کو چھوڑو۔ ہم نے وہاں جا کر کچھ نہیں کرنا۔ ہم نے  
صرف معلومات ٹرانسفر کرنی ہیں اور بس۔“..... جو لیا نے منہ بناتے  
ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ ٹھیک ہے۔ پھر میں بتاؤتا ہوں۔“ ویسے بھی تم یا  
تمہاری پارٹی اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاسکے گی۔ لیکن ایک شرط  
ہے کہ تم وعدہ کرو کہ مجھے زندہ چھوڑ دوں گی۔“..... رچڑنے کہا۔

”اگر تم پوری طرح تعاون کرو گے تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں  
زندہ چھوڑ دوں گی۔“..... جو لیا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بیٹھ جاؤ۔ میں بتاؤتا ہوں۔“..... رچڑنے کہا تو  
جو لیا یچھے ہٹ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

”سو گانی گھاث سے تقریباً دو سو گز دور شمال کی طرف سمندر میں  
ابدوز ابھرے گی اور اس کے گرد ملٹری کی اہتمامی طاقتور لانچیں گھیرا  
ڈال لیں گی۔“..... رچڑنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مہماں تمہارے اٹے کے نیچے ایک تہہ خانے میں اسلیے کی  
خیشیاں موجود ہیں۔ یہ مہماں کیوں رکھی گئی ہیں۔“..... جو لیا نے کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”یہ اذائبلج کی ایک سسگر پارٹی کا ہے۔ ہم نے اس سے عارضی طور پر لیا ہوا ہے۔ ہمارا اسلج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔..... رچڑ نے جواب دیا۔

”تم نے چیک کیا ہے ان ہیثیوں میں کس قسم کا اسلج ہے۔“  
جو لیا نے کہا۔

”مجھے کیا ضرورت ہے چیک کرنے کی۔ ہم اس اڈے کو صرف آفس کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔..... رچڑ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب تو پھر پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں رہی۔..... جو لیا نے کہا اور اونھ کر کھڑی ہو گئی۔

”مجھے کھول دو۔..... رچڑ نے کہا۔  
”میری ساتھی آ کر کھولے گی۔..... جو لیا نے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئی۔

”کیا ہوا۔..... باہر موجود صالح نے اس کے پہنچنے پر کہا۔  
”جا کر اسے ہلاک کر دو۔ میں وعدہ کر چکی ہوں۔ کام بن گیا ہے۔  
کل ہم اپنا مشن آسانی سے مکمل کر لیں گے۔..... جو لیا نے مسکراتے ہوئے کہا تو صالح سر ملا تی ہوئی اندر کی طرف بڑھ گئی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کمرے کا دروازہ کھلا اور کمرے میں موجود سب کمانڈر اینڈریو اندر داخل ہونے والے کو دیکھ کر بے اختیار اچھل کر کھدا ہو گیا۔ یہ واسٹ ہاؤس کا سب سے بڑا ساتھ دا ان ڈاکٹر پال تھا۔

”آپ ڈاکٹر پال اور ہمہاں میرے آفس میں۔ آپ نے مجھے کاں کر لیا ہوتا۔..... کمانڈر اینڈریو نے قدرے بوکھلانے ہوئے لجھ میں کہا۔

”بیٹھو۔ تم سے اہتمامی ضروری اور خفیہ بات کرنی ہے اس لئے مجھے خود آنا پڑا ہے۔..... ادھیر عمر ڈاکٹر پال نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

”اوہ۔ پھر تو مجھے حفاظتی انتظامات کر لینے چاہئیں۔..... اینڈریو نے کہا۔

”اس کی ضرورت نہیں ہے۔ سہماں قریب کوئی نہیں ہے۔ تم

بیٹھو۔۔۔ ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو ہونٹ بھینختے ہوئے میز کی دوسری طرف اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ ہم نے واٹر میرائل کا پلیٹ فارم تیار کر لیا ہے اور اسے آپسیٹ کرنے والی تمام مشیزی بھی نصب کر دی ہے اور ان سب کی کمی بار مکمل چینگ بھی ہو چکی ہے۔ اب صرف اتنا ہونا ہے کہ کل صحیح دس بجے تم نے ہیلی کا پڑپر جا کر واٹر میرائل لے آنا ہے جسے ہم نے پلیٹ فارم پر نصب کر کے اسے آپسیٹ کر دینا ہے۔ یہ سب کام زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے کا ہے۔۔۔۔۔ ڈاکٹر پال نے کہا۔

”لیں ڈاکٹر۔ مجھے معلوم ہے۔۔۔۔۔ اینڈریو نے نے کہا۔

”تمہیں کچھ بھی نہیں معلوم اور سہی بات تمہیں بتانے آیا ہوں۔۔۔ ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو بے اختیار چونک پڑا۔

”لیں ڈاکٹر۔ فرمائیے۔۔۔۔۔ اینڈریو نے قدرے ناخوشگوار سے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کل دس بجے جو میرائل ہمیں بھجوایا جا رہا ہے وہ ڈی ہو گا۔۔۔ ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو محاورتاً نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا۔

”ڈی ہو گا۔ کیا مطلب۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ ڈی میرائل تو کارت جنریے پر بھیجا گیا ہے۔۔۔ یہاں تو اصل آئے گا۔۔۔۔۔ سب

کمانڈر اینڈریو نے اہتمامی حیرت بھرے لمحے میں کہا اور ڈاکٹر پال بے اختیار ہنس پڑا۔

”کارت جنریے پر اصل میرائل بھجوایا گیا ہے۔۔۔ ڈی نہیں۔۔۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کے اندر آتش فشاں پھٹنے لگ گئے ہوں۔

”اوہ۔ اوہ۔ ویری سید۔ یہ کیا ہوا۔ یہ تو ہماری ساری محنت ہی رائیگاں چلی گئی۔۔۔۔۔ اینڈریو نے کہا تو ڈاکٹر پال بے اختیار ہنس پڑا۔

”حکومتیں لپٹنے مفادات کے سلسلے میں کسی فرد کے عذبات کا خیال نہیں رکھا کرتیں سب کمانڈر اینڈریو۔ اس لئے اس میں اس قدر پریشان ہونے یا افسوس کرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

”آپ کی بات درست ہے ڈاکٹر پال۔ لیکن بھیثیت انسان جھٹکا ہوں۔۔۔ ڈاکٹر پال نے کہا۔

”ہاں۔۔۔ لگنا بھی چاہئے۔۔۔ اب تم سوچو کہ تم نے تو انتظامات کئے ہیں جبکہ میں نے اور میری ٹیم نے دن رات ایک کر کے یہاں سب تنظیمات مکمل کی ہیں اور اگر تمہارا یہ حال ہے تو ہمارا کیا ہونا چاہئے۔۔۔ ڈاکٹر پال نے کہا۔

”آپ درست کہہ رہے ہیں ڈاکٹر پال۔ آئی ایم سوری۔۔۔ اینڈریو نے کہا۔

”اور اب مزید انکشاف بھی کر دوں۔۔۔۔۔ ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو چونک کراسے اس طرح دیکھنے لگا جیسے بچے کسی شعبدہ باز کو دیکھتے ہیں کہ نجانے اب وہ کون سا شعبدہ دکھانے والا ہے۔

”اصل میزائل بھی ہمیں سے ہی فائز ہو گا۔..... ڈاکٹر پال نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز الیے تھا جیسے وہ واقعی لطف لے رہا ہو۔

”وہ کیسے۔ کب۔..... اینڈریو نے چونک کر کہا۔

”کل صبح پانچ بجے۔..... ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو کامنہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات۔ پلیز آپ کھل کر بتائیں۔..... اینڈریو نے رک رک کر کہا تو ڈاکٹر پال بے اختیار ہنس پڑا۔

”جو حالت تمہاری ہو رہی ہے وہی میری بھی ہوئی تھی۔ مجھے بھی اعلیٰ حکام نے ہمیں ذمی میزائل والی بات کی اور پھر اصل میزائل والی۔ سنو۔ اعلیٰ حکام ہر قیمت پر اس مشن کو کامیاب بنانا چاہتے ہیں اس لئے انہوں نے اہتمائی پیچیدہ اور اہتمائی خفیہ پلانٹ کی ہے کیونکہ ان کے خیال کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس اہتمائی خطرناک ترین تنصیبات تباہ کی جا رہی ہیں ولیے ہی وہ دیوانہ دار کام شروع کر دے گی اور پھر وہ سب کچھ تباہ کر کے رہے گی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعد میں وہ واٹر میزائل کی یہمارٹی اور اس کے ساتھ دانوں کو بھی ہلاک کر کے ہمیشہ کے لئے اس خطرے کا سد باب کر دیں اس لئے اس بار ایسا پیچیدہ ٹرینپ تیار کیا گیا ہے کہ اسرائیل اور ایکریمیا کا

مشن ہر صورت میں کامیاب ہو جائے۔ انہوں نے کارت جیسے میں مشن سپاٹ تیار کرایا۔ وہاں کرانس کی ایک ہجنسی کو حفاظت کے لئے بھجوایا اور پھر ان کی توقع کے عین مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس وہاں پہنچ گئی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے خفیہ طور پر ہمہاں سا جو راجہرے میں مشن سپاٹ تیار کرنا شروع کر دیا اور تمام آفسرز کو اور تمام ملک کو یہی بتایا گیا کہ مشن کارت میں پورا ہو گا اور آبدوز واٹر میزائل لے کر وہاں پہنچے گی اور ایسا ہوا بھی ہی جبکہ ہمہاں مجھے یہ بتایا گیا کہ اصل میزائل ہمہاں پہنچے گا اور ہمہاں سے فائز ہو گا لیکن کارت میں کام کرنے والے تمام ساتھ دانوں اور انجدھنرزاں کو اور کرانس کی حفاظتی ہجنسی سب کو یہی بتایا گیا ہے کہ اصل مشن کارت میں ہی مکمل ہو گا سہماں کے بارے میں کسی کو کچھ نہیں بتایا گیا۔ نیوی کے ہیڈ کوارٹر کو بھی یہ معلوم ہے کہ سپیشل آبدوز ایک واٹر میزائل لے کر کارت جائے گی اور بس۔ جبکہ مجھے یہ بتایا گیا کہ آبدوز دو واٹر میزائل لے کر پہلے کارت پہنچے گی اور وہاں پہلے ذمی میزائل اتار کر وہ سمندر کی تہہ میں دوسری آبدوز کے گھیرے میں چھپی رہے گی تاکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے رد عمل کو چھیک کیا جا سکے جبکہ ہمارے ساتھ یہ طے ہوا کہ آبدوز کل صبح دس بجے ہمہاں نمودار ہو گی اور پھر اصل میزائل ہمہاں سے فائز ہو گا۔ دو نوں سپاٹس پر کام آج شام کو مکمل کر لیا گیا کیونکہ حکم یہی تھا۔ بہر حال چونکہ کارت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہجھنٹ موجود تھے اس لئے اعلیٰ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

حکام نے کارت کے انچارج کو باقاعدہ اطلاع دے دی کہ وہاں کارت کا واثر میزاںکل ڈمی ہے اور اسے کل صبح دس بجے سے پہلے فائر نہیں کرنا۔ اس کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کا کوئی لمبجنت سہماں ساجورا میں تو نہیں ہے تو میں نے جواب دیا کہ سہماں کوئی نہیں آیا اور سہماں آبھی نہیں سکتا تو انہوں نے مجھے کہا کہ سہماں کا میزاںکل بھی ڈمی ہو گا اور کل صبح دس بجے میزاںکل سہماں پہنچے گا۔ میں یہ سن کر بے حد پریشان اور مایوس ہوا لیکن ظاہر ہے کہ میں اعلیٰ حکام کے سامنے کیا کر سکتا تھا اس لئے خاموش رہا۔ اب سے تھوڑی دیر پہلے پھر اعلیٰ حکام کا فون آیا اور مجھے بتایا گیا کہ کارت اور ساجورا دونوں سپائیس پر اصل مشن مکمل کیا جائے گا اور یہ مشن کل دس بجے نہیں بلکہ کل صبح پانچ بجے مکمل ہوں گے۔ ڈاکٹر پال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ خاموش ہو گیا۔

”کل صبح پانچ بجے۔ لیکن کیسے۔ میزاںکل تو آیا ہی نہیں۔“ اینڈریو نے کہا۔  
”جہلے یہ بتاؤ کہ سہماں ساجورا میں کوئی لمبجنت تو موجود نہیں ہے۔“ ..... ڈاکٹر پال نے کہا۔

”اوہ نہیں سہماں کے بارے میں تو کسی کے وہم دگمان میں بھی نہیں آسکتا۔“ ..... اینڈریو نے فوراً ہی جواب دیا۔ اس کے ذہن میں ان دونوں لڑکیوں کے بارے میں اطلاعات موجود تھیں لیکن چونکہ رچڑنے اسے بتا دیا تھا کہ اس نے ان دونوں کو بے ہوشی کے عالم

میں ہلاک کر دیا ہے اس لئے اس نے صاف انکار کر دیا تھا۔  
”گذ۔ تو سنو۔ اصل میں پلانگ یہ ہے کہ سپیشل آبڈوز کل صبح دس بجے نہیں بلکہ کل صبح چار بجے سمندر میں نمودار ہو گی اور تمہری سروس کا پٹریور میزاںکل لے آؤ گے جسے نصب کرنے میں صرف آدھا گھنٹہ لگے گا اور ٹھیک پانچ بجے میزاںکل فائر کر دیا جائے گا۔ اس طرح اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لمبجنت سہماں موجود ہوں گے تب بھی وہ صبح دس بجے کا انتظار کریں گے اور انہوں نے اس سپاٹ کے لئے منصوبہ بندی کر رکھی ہو گی جہاں پہلے آبڈوز نے نمودار ہونا تھا۔ اس طرح وہ یقینی طور پر ڈاچ کھا جائیں گے اور اسرائیل اور ایکریمیا کا یہ مشن نہ صرف کامیاب ہو جائے گا بلکہ اسرائیل اور ایکریمیا کا یہ دشمن نمبر ایک ملک بھی بے ضرر اور کم قیمت ہو کر رہ جائے گا۔“ ڈاکٹر پال نے اس بارے جذباتی لمحے میں کہا۔

”اوہ۔ تو یہ ہے اصل پلان۔ ویری سرٹیخ۔ یہ پلان جس نے بھی بنایا ہے وہ واقعی بے پناہ فیں ہے لیکن کارت کا کیا ہو گا۔“ اینڈریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ چونکہ سیکرٹ لمبجنت تھا اس لئے اسے اس پلان کی اہمیت کا اب بخوبی اندازہ ہو رہا تھا۔

”وہاں بھی یہی کام کیا جائے گا۔ وہاں بھیجا جانے والا میزاںکل بھی اصل ہے جبکہ اسے ڈمی بتایا گیا ہے۔ وہ پانچ بجے کر پانچ منٹ پر فائر ہو گا۔“ ..... ڈاکٹر پال نے کہا۔

”پانچ منٹ بعد۔ لیکن یہ وقفہ کیوں رکھا گیا ہے۔“ ویسے بھی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ہمارے میزائل کے بعد اسے فائر کرنے کا کوئی فائدہ بھی نہیں۔“  
اینڈریو نے کہا۔

”ہر پہلو کو سامنے رکھا گیا ہے۔ پاکیشیانی ایٹھی تنصیبات کی حفاظت فول پروف انداز میں کی جاتی ہے۔ وہاں کے حفاظتی انتظامات اس قدر سخت ہیں کہ آج تک وہاں کوئی حملہ کامیاب نہیں ہو سکا۔ واٹر میزائل میں یہ خوبی ہے کہ یہ جب تک سمندر میں سفر کرتا ہے یہ شہی راڈار پر نظر آتا ہے اور شہی اسے تباہ کیا جاسکتا ہے اور سمندر سے پاکیشیانی ایٹھی تنصیبات کا فاصلہ بے حد کم ہے۔  
میزائل پلک جھپکنے میں وہاں پہنچ کر فائر ہو جائے گا۔ انہوں نے سمندر میں ہر طرف ایٹھی میزائل سٹم نصب کر رکھا ہے لیکن یہ ایسی صورت میں فائر ہو سکتے ہیں جب وہ راڈار پر نظر آئیں جبکہ واٹر میزائل اپنی مخصوص خصوصیات کی بناء پر راڈار پر نظر نہیں آئے گا اور پھر جب وہ سمندر کراس کرے گا تو پلک جھپکنے میں نار گٹ پر فائر ہو جائے گا اور وہ اسے روک نہ سکیں گے۔ لیکن اعلیٰ حکام سمجھتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ ایک میزائل کسی بھی وجہ سے ناکام ہو جائے اور نار گٹ پر فائر ہو تو پانچ منٹ بعد دوسرا میزائل فائر ہو گا۔ پہلا میزائل فائر ہونے کے بعد اگر تو مشن مکمل ہو چکا ہو گا تو زیادہ سے زیادہ دوسرا میزائل ضائع ہو جائے گا لیکن اگر ایسا نہ ہوا تو وہ لوگ ابھی اس بارے میں سوچ بچا رہی کر رہے ہوں گے کہ دوسرا میزائل نار گٹ پر ہٹ ہو جائے گا۔ اس طرح یہ مشن یقینی طور پر کامیاب ہو جائے

گا۔..... ڈاکٹر پال نے کہا۔

”آپ سائنس دان ہیں اس لئے آپ زیادہ بہتر سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنا بڑا میزائل فضائیں پرواز کرے اور راڈار پر چیک نہ ہو سکے۔ یہ تو ناممکن ہے۔ کیا میزائل نے سلیمانی ثوبی ہبھی ہوئی ہو گی۔..... اینڈریو نے کہا تو ڈاکٹر پال بے اختیار ہنس پڑا۔  
”تو تم سمجھ رہے ہو کہ یہ میزائل بھی دوسرے میزانلوں کی طرح فضائیں پرواز کرے گا۔..... ڈاکٹر پال نے کہا تو اینڈریو چونک پڑا۔  
”تو اور کیا ہو گا۔..... اینڈریو نے حریت بھرے لہجے میں کہا۔

”اس کا نام واٹر میزائل ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ میزائل سمندر میں سفر کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح تارپیڈو گسی آبدوز کو تباہ کرنے کے لئے فائر کیا جاتا ہے اور وہ سمندر کے اندر سفر کرتا ہوا آبدوز کو تباہ کر دیتا ہے۔ یہ میزائل جب وہاں سے فائر ہو گا تو پہلے یہ عام میزانلوں کی طرح آسمان کی طرف اٹھے گا پھر ایک مخصوص انگل سے یہ سمندر میں گر جائے گا اور بظاہر دیکھنے والوں کو یوں محسوس ہو گا کہ میزائل خراب ہو کر سمندر میں گر کر تباہ ہو گیا ہے لیکن یہ سمندر کی تہہ میں اہتمامی تیز رفتاری سے سفر کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا جائے گا۔ پھر ماسٹر کمپیوٹر کی مدد سے جو اس کے اندر نصب ہے یہ خود بخود مخصوص وقت پر سمندر کی تہہ سے نکلے گا اور مخصوص بلندی پر جا کر فضائیں پرواز کرتا ہوا نار گٹ پر پہنچ جائے گا۔ اس لئے یہ اہتمامی کامیاب میزائل سمجھا جا رہا ہے۔ اس کی کامیابی کے لئے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

صرف چند شرائط ہیں۔ یہ کہ جس راستے سے سمندر میں اسے سفر کرنا ہے اس راستے میں کوئی جنیزہ، کوئی ٹاپو یا سمندر کی تہہ میں کوئی سمندری چٹان وغیرہ موجود نہ ہو۔ دوسری بات یہ کہ خشکی پر سفر کرتے ہوئے نارگٹ زیادہ دور نہ ہو۔ اسی وجہ سے اسے سہاں کارت اور ساجور سے فائز کیا جا رہا ہے۔ ..... ڈاکٹر پال نے جواب دیا اور اینڈریو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”واقعی یہ تو بالکل نیا آئیڈیا اور نئی لہجاء ہے۔ ویری گذ۔ جواب نہیں اسے لہجاء کرنے والے سائنس دان کی ذہانت کا۔ اسے سمندر میں گرتے دیکھ کر سب ہی یہ سمجھیں گے کہ یہ تباہ ہو گیا ہے لیکن یہ کام کر رہا ہو گا۔ ویری گذ۔ ..... اینڈریو نے کہا اور ڈاکٹر پال بے اختیار مسکرا دیا۔

”ہاں۔ انہی خصوصیات کی بنابر تو انہیں اس اہم ترین نارگٹ کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے ورنہ دوسرے بے شمار خصوصیات سے پر میزاں ایکریمیا اور اسرائیل کے پاس ہیں لیکن آج تک پاکیشیا کی ایئٹھی تنصیبات کو خراش تک نہیں پہنچا سکے۔ مسئلہ صرف یہ تھا کہ انہیں فائز کرنے سے پہلے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچایا جائے۔ اس لئے پیچیدہ پلان بنایا گیا ہے۔ ..... ڈاکٹر پال نے کہا اور اینڈریو نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اب ہم نے کب اس کام کے لئے روانہ ہونا ہے۔ ..... اینڈریو نے کہا۔

”تم انتظامات کرو۔ میں تمہیں کاشن دوں گا۔ ..... ڈاکٹر پال نے اٹھتے ہوئے کہا اور اینڈریو بھی اثبات میں بہرہ لاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر فتح مندی اور کامیابی کے واضح تاثرات موجود تھے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ساجورا میں اس کے لئے کسی قسم کی کوئی رکاوٹ سرے سے موجود ہی نہیں ہے اس لئے لازماً ہاں واٹر میزاں کا مشن کامیابی سے ہمکنار ہو جائے گا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”اپریشنل ہیڈ کو ارٹر سے کرنل سپنسر کالنگ یو۔“..... ایک  
ٹھہری ہوئی سی باوقار آواز سنائی دی تو ڈاکٹر ایڈورڈ کا جسم یکخت تھا  
ساگیا۔

”لیں سر۔ حکم سر۔“..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے اس بار سنبھلے ہوئے  
لہجے میں کہا۔

”ڈاکٹر ایڈورڈ۔ تنصیبات کی کیا پوزیشن ہے۔“..... دوسری طرف  
سے پوچھا گیا۔

”اوکے سر۔“..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے جواب دیا۔

”تو سنو۔ جو واٹر میزاں آپ نصب کر رہے ہیں وہ ڈمی نہیں ہے  
 بلکہ اصل ہے۔ اسے اس لئے ڈمی کہا گیا تھا کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ  
سروس کا رابطہ مشن سپاٹ پر کسی آدمی سے ہو تو ان تک یہ اطلاع  
پہنچ کر یہ سب ڈمی کام ہے۔ اس طرح وہ پہنچے ہست جائیں گے لیکن یہ  
اصل ہے اور یہ سن لو کہ اس کا حتی وقت مقرر کر دیا گیا ہے۔ تم  
نے اسے کاٹ کے مقامی وقت کے مطابق پانچ نج کر پانچ منٹ پر  
فارز کرنا ہے۔ ساجورا جیرے پر موجود واٹر میزاں پانچ بجے فائز ہو گا  
جبکہ تم نے اسے پانچ منٹ بعد فائز کرنا ہے تاکہ ثار گٹ ہست ہونے  
میں کوئی شک باقی نہ رہے۔ اٹ از فائل آرڈر۔“..... کرنل سپنسر  
نے کہا۔

”لیں سر۔“..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو  
سنبھلتے ہوئے جواب دیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

میلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈاکٹر ایڈورڈ برا سامنہ بناتے ہوئے  
بستر سے اٹھ کر نیچے اتر آیا۔ فون کی گھنٹی مسلسل نج رہی تھی۔ ڈاکٹر  
ایڈورڈ نے کرسی پر بیٹھ کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھایا۔

”لیں۔ ڈاکٹر ایڈورڈ بول رہا ہوں۔“..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے خمار  
آلود لہجے میں کہا۔ مسلسل اور کثرت سے شراب نوشی کے ساتھ ساتھ  
نیند سے اٹھنے کی وجہ سے اس کا لہجہ خمار آلود تھا۔ جیکوئی اس کے  
ساتھ بیٹھ کر کافی دیر تک شراب نوشی کرتی رہی اور پھر جب اسے  
محوس ہوا کہ اب وہ مزید شراب نوشی نہیں کر سکتی تو اس نے ڈاکٹر  
ایڈورڈ سے اجازت لی اور کمرے سے نکل کر واپس لپنے آفس کے  
ساتھ لٹھ ریسٹ روڈ کی طرف بڑھ گئی تھی جبکہ ڈاکٹر ایڈورڈ اس کے  
جانے کے بعد بیڈ پر لیٹ کر سو گیا تھا اور اب اچانک فون کی گھنٹی  
بجئے کی وجہ سے اس کی آنکھ کھلی تھی۔

”ہاں جیکوئی۔ میں سب سے پہلے تمہیں خوشخبری سنائیں ہوں۔ آ جاؤ تاکہ یہ مشن تمہارے سامنے ہی مکمل ہو سکے۔ ..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا۔

”اوکے۔ میں آ رہی ہوں۔ ..... اس بار جیکوئی کے لجھے میں بے حد مسرت تھی اور ڈاکٹر ایڈورڈ نے رسیور رکھا اور پھر انھوں کر طختہ با تھ روم میں گھس گیا۔ اس نے غسل کر کے بیاس تبدیل کیا اور با تھ روم سے باہر آ کر وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آپریشن روم میں پہنچ گیا اور پھر جب اس نے وہاں سب کو اصل بات بتائی تو وہاں جیسے یکخت زندگی سی دوڑ گئی۔ ہر چھرہ مسرت سے کھل انھا اور ڈاکٹر ایڈورڈ نے آخری چینکنگ شروع کر دی کیونکہ اب میزاں فائز ہونے میں صرف دو گھنٹے کا وقت رہ گیا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا کہ مشن میں کسی قسم کی کوئی خامی باقی رہ جائے۔ تھوڑی دیر بعد جیکوئی بھی ڈاکٹر ایڈورڈ کے پاس پہنچ گئی۔ وہ بھی غسل کر کے بیاس تبدیل کر چکی تھی اور اس وقت اہتمامی تازہ دم اور فریش دکھانی دے رہی تھی۔

”یہ سب کیسے ہو گیا ڈاکٹر ایڈورڈ۔ ..... جیکوئی نے ساتھ والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”پلانٹنگ جیکوئی۔ پلانٹنگ۔ تاکہ کسی قسم کا کوئی چکر نہ ہو سکے۔ ڈاکٹر ایڈورڈ نے کہا اور جیکوئی کو اچانک عمران اور اس کے ساتھیوں کا خیال آگیا۔ ایک لمبے کے لئے اس پر گھبراہٹ سی طاری

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”پوری طرح محاط رہنا۔ یہ اسرائیل اور ایکریمیا کی تاریخ کا سب سے اہم مشن ہے۔ اس کی کامیابی کے بعد تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو اس قدر انعامات ملیں گے کہ جن کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ ..... کرنل سپنسر نے کہا۔

”میں سر۔ آپ بے فکر ہیں۔ سب اوکے ہے اور اوکے رہے گا۔”  
اس بار ڈاکٹر ایڈورڈ نے مسرت بھرے لجھے میں کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”تو یہ بات ہے۔ مجھے پہلے جیکوئی کو اطلاع دینی ہو گی۔” ڈاکٹر ایڈورڈ نے مسرت بھرے لجھے میں کہا اور رسیور انھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجئے کی آواز آتی رہی لیکن رسیور نہ انھا یا گیا لیکن ڈاکٹر ایڈورڈ جانتا تھا کہ جیکوئی گہری نیند سوئی ہوئی ہو گی اور پھر کافی دیر بعد رسیور انھا یا گیا۔  
”ہیلو۔ ..... جیکوئی کی خمار آلوڈ آواز سنائی دی۔

”ڈاکٹر ایڈورڈ بول رہا ہوں جیکوئی۔ تمہارے لئے خوشخبری ہے۔ ..... ڈاکٹر ایڈورڈ نے مسرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تم۔ اس وقت۔ کیسی خوشخبری۔ ..... جیکوئی کی حیرت بھری آواز سنائی دی اور ڈاکٹر ایڈورڈ نے اسے مشن کے بارے میں بتادیا۔ ”اوہ۔ اوہ۔ کیا واقعی۔ کیا تم درست کہہ رہے ہو۔ ..... جیکوئی نے اہتمامی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

ہو گئی لیکن دوسرے لمحے اس نے ان کا خیال جھٹک دیا کیونکہ ظاہر ہے کہ دار ملن کلب کے پیغامے اس کی ہدایت پر انہیں طوپل بے ہوشی کے انجمنش نگادیئے تھے اس لئے ان کی طرف سے کسی قسم کے خطرے کا کوئی سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا اس لئے وہ مطمئن ہو گئی لیکن پھر اس نے سوچا کہ وہ ہمہ اس بارے میں اطمینان کر لے۔

”میں تمہارے کمرے میں جا رہی ہوں۔ میں نے ایک فون کرنا ہے۔“ جیکوٹی نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر ایڈورڈ نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ وہ کام میں بے حد مصروف تھا۔ جیکوٹی ڈاکٹر ایڈورڈ کے کمرے میں داخل ہوئی۔ اس نے دروازہ بند کیا اور کرسی پر بیٹھ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”میں دار ملن کلب۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن یہ ہیٹھر کی آواز نہ تھی۔

”مادام جیکوٹی بول رہی ہوں ہیٹھر کہاں ہے۔“ جیکوٹی نے کہا۔

”وہ تو اپنے بیڈ روم میں موجود ہوں گے۔ میں ناسٹ پیغام رابرٹ بول رہا ہوں۔“ دوسری طرف سے اس بار مودبانتے لمحے میں جواب دیا گیا۔

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ پاکیشیا یوں کو کہاں رکھا گیا ہے۔“ دوسری جیکوٹی نے کہا۔

”پاکیشیا یوں کو۔ کیا مطلب مادام۔“ دوسری طرف سے اہتمامی حیرت بھرے لمحے میں کہا گیا تو جیکوٹی سمجھ گئی کہ ہیٹھر نے اس معاملے کو خفیہ رکھا ہے۔

”ہیٹھر سے میری بات کراؤ۔ اس کے بیڈ روم میں فون تو ہو گا۔“ جیکوٹی نے کہا۔

”لیں نادام۔ میں ٹرانسی کرتا ہوں۔“ رابرٹ نے کہا۔

”مجھے نمبر بتا دو۔ میں اس سے براہ راست بات کر لوں گی۔“ جیکوٹی نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ جیکوٹی نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے یکے بعد دیگرے نمبر پر میں کر دیئے جو رابرٹ نے بتائے تھے۔ دوسری طرف کافی دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھایا۔

”ہیٹھر بول رہا ہوں۔“ ہیٹھر کی خمار آلود آواز سنائی دی۔

”مادام جیکوٹی بول رہی ہوں ہیٹھر۔“ جیکوٹی نے کہا۔

”اوہ مادام آپ۔ اس وقت۔ خیریت۔“ ہیٹھر نے چونک کر حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ سہاں مشن مکمل ہونے کا وقت قریب آگیا ہے اس لئے میں چاہتی ہوں کہ پاکیشیا یوں کی تازہ ترین پوزیشن معلوم کر لوں۔“ جیکوٹی نے کہا۔

”اس وقت مشن۔ وہ تو صحیح دس بجے مکمل ہونا ہے۔“ دوسری طرف سے حیرت بھرے لمحے میں کہا گیا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

"وہ ٹھیپ تھا۔ اصل وقت پانچ کر پانچ منٹ ہے۔" جیکوئی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا مادام۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق انہیں طویل بے ہوشی کے انگلشن لگادیئے تھے اس لئے وہ تو بے ہوش پڑے ہوں گے زیروروم میں۔"..... ہیٹر نے کہا۔

"کیا وہاں حفاظتی انتظامات کئے تھے تم نے۔"..... جیکوئی نے کہا۔

"حفاظتی انتظامات۔ وہ کس لئے مادام۔ بے ہوش افراد نے کیا کرنا تھا۔"..... ہیٹر نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو تم نے ایسے خطرناک ترین ہجنشوں کو بغیر کسی حفاظتی انتظامات کے چھوڑ دیا ہے۔ تم ایسا کرو کہ فوراً جا کر ان کی پوزیشن چیک کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو۔"..... جیکوئی نے تیز لمحے میں کہا۔

"لیں مادام۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر رسیور ایک طرف رکھے جانے کی آواز سنائی دی تو جیکوئی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ کے بعد دوبارہ ہیٹر کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو۔ ہیٹر بول رہا ہوں مادام۔"..... ہیٹر نے کہا۔

"لیں۔ کیا پورٹ ہے۔"..... جیکوئی نے کہا۔

"وہ سب بے ہوش پڑے ہوئے ہیں مادام۔ البتہ میں نے اب دروازہ باہر سے بند کر دیا ہے۔"..... ہیٹر نے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب میں مش مکمل کرنے کے بعد واپس آؤں گی۔ گذ بائی۔"..... جیکوئی نے اہتاںی اطمینان بھرے لمحے میں کہا اور رسیور کو اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کے چھرے پر اب اہتاںی گھرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

اسے کوکر سکتا تھا۔ ولیے قدموں کی آوازوں سے ہی اسے معلوم ہو گیا تھا کہ آنے والا ایک ہی آدمی ہے۔ کمرے کی چھت میں ایک بلب جل رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ذراوازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دوسرے لمحے عمران اندر آنے والے کو ہچان گیا۔ یہ پیٹر تھا۔ وارثن کلب کا پینجر جس سے طلنے والے اس کے آفس میں گئے تھے تو چھت سے نکلنے والی سند کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ البتہ اب پیٹر کے جسم پر شب خوابی کا مخصوص لباس موجود تھا اور اس کی آنکھیں بتارہی تھیں کہ وہ گھری نیند سے جا گا ہے۔

” ہونہہ۔ یہ مادام جیکوٹی بھی احمق ہے ناسنس۔ خواہ خواہ پھیلتی چلی گئی تو اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہوئے افراد کو کیا ہونا تھا۔ ناسنس ”..... پیٹر نے اندر داخل ہو کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر بڑا تھے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑ گیا۔ دروازہ بند ہونے کی مخصوص آواز سنائی دی۔ یہ لاک لگنے کی آواز تھی جبکہ پہلے اسے لاک کھلنے کی آواز سنائی نہ دی تھی۔ پھر قدموں کی آواز واپس جاتی سنائی دی تو عمران تیزی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے پنڈل دبایا تو دروازہ کھل گیا۔ شاید لاک پوری طرح نہ لگا تھا یا پھر لاک میں کوئی خرابی تھی۔ بہر حال دروازہ کھلتے ہی اسے طویل راہداری کے آخر میں دائیں طرف مڑ کر جاتا ہوا پیٹر دکھائی دیا تو وہ تیزی سے راہداری میں آیا اور پھر پنجوں کے بل دوڑتا ہوا آگے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دائیں طرف

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

عمران کے ذہن میں ہلکی سی روشنی نمودار ہوئی اور پھر یہ روشنی پھیلتی چلی گئی تو اس نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ ایک خاصے بڑے کمرے کے فرش پر بیٹھا ہوا تھا جبکہ ارد گرد اس کے ساتھی تیز ہے میز ہے انداز میں فرش پر بڑے ہوئے تھے اور وہ سب بے ہوش تھے۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا۔ عمران اٹھ کر کھدا ہوا اور ابھی وہ دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اسے دروازے کی دوسری طرف سے تیز تیز قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ آوازیں دروازے کی طرف ہی آتی سنائی دے رہی تھیں۔ عمران تیزی سے پلٹا اور اپنی جگہ پریست کر چکلے کی طرح بے حس و حرکت ہو گیا۔ البتہ اس کی آنکھوں میں جھری سی موجود تھی اور اس نے اپنی پوزیشن ایسی رکھی تھی کہ اگر آنے والا خطرناک ثابت ہوتا تو وہ فوری طور پر

راہداری میں ایک کرنے کے دروازے کی دوسری طرف ہلکی سی آواز سنائی دی تھی۔ راہداری خالی تھی۔ عمران تیز تیز قدم انھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”وہ سب بے ہوش ہیں مادام اور اب میں نے دروازہ باہر سے بند کر دیا ہے“..... دروازے کی اندر ونی طرف سے پیٹر کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور پھر عمران نے رسیور رکھے جانے کی آواز سنی۔ ”ہونہسے۔ خواہ مخواہ مجھے انھا دیا۔ ناسنس“..... پیٹر کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی آدمی بیڈ پر لیٹا ہو۔ عمران نے اپنی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن جیبیں خالی تھیں۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران نے اندر جھانکا تو یہ ایک بیڈ روم تھا اور پیٹر بیڈ پر پڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ عمران نے مزید دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔

”کون ہے۔ کون ہے“..... اچانک پیٹر نے بیڈ سے یکھت اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کا ہاتھ تیزی سے بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کی طرف گیا تھا جہاں ایک مشین پسل موجود تھا لیکن عمران بھلی کی سی تیزی سے اس پر جھپٹتا۔ دوسرے لمبے پیٹر کے حلق سے چھنکلی اور وہ واپس بیڈ پر ہوئی اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہمک پوری قوت سے اس کی کنسپٹ پر پڑا تھا۔ اس نے نیچے گر کر ایک بار پھر اٹھنے کی کوشش کی تھی لیکن عمران کا بازو دوبارہ گھوما اور اس بار پیٹر کے حلق سے چھن بھی نہ نکل

سکی اور اس کا جسم دوبارہ گرا اور پھر ڈھیل پڑتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے مشین پسل انھا کر جیب میں ڈالا اور پھر اس نے جھک کر بے ہوش پڑے ہوئے پیٹر کو انھا کر کاندھے پر لادا اور واپس مڑا لیکن دوسرے لمبے اس کی نظریں سائیڈ ٹیبل پر پڑی ہوئی گھری پر پڑیں۔

”اوہ۔ رات کے تین بجے ہیں۔ یہ اس وقت جیکوٹی کے کہنے پر چیکنگ کرنے کیوں آیا تھا اور ہمیں زندہ کیوں رکھا گیا ہے“۔ عمران نے بڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسے کاندھے پر انھا کے راہداری میں پہنچا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور تیزی سے مڑ کر اس راہداری میں آگیا ہو۔ عمران نے اپنی جیبوں کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن جیبیں خالی تھیں۔ اس نے دروازے کو آہستہ سے دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران نے اندر جھانکا تو یہ ایک بیڈ روم تھا اور پیٹر بیڈ پر پڑا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ عمران نے مزید دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ میں آتے ہی واقعات ایسے پیش آئے تھے کہ عمران پہلے ان باتوں پر غور ہی نہ کر سکا تھا۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک کرسی پر بے ہوش پیٹر کو بٹھا کر عقب میں جا کر بٹن پر لیں کر دیا تو پیٹر کے جسم کے گرد راڑز نمودار ہوئے اور پیٹران راڑز میں جکڑا گیا۔ عمران نے مڑ کر کمرے کی تلاشی لینا شروع کر دی اور پھر ایک طرف پڑی ہوئی اسے دو خالی سرنجیں نظر آگئیں۔ عمران نے سرنجوں کو انھا کر ان پر موجود لیبل چمیک کئے تو اس نے بے اختیار ایک طویل سانس

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

"ہم شاید اس وارثن کلب کے نیچے کسی تھہ خانے میں ہیں۔ جلدی انٹھو۔ ہمارے پاس وقت کم رہ گیا ہے"..... عمران نے کہا تو صدر نے جھٹکا کھایا اور پھر اسی جھٹکے سے وہ انٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ عمران کے جواب سے اس کا مستتر ذہن خوراً سنپھل گیا تھا۔

"یہ بوتل لو اور باقی ساتھیوں کی ناک سے لگا دو تاکہ وہ سب جلدی ہوش میں آجائیں"..... عمران نے بوتل صدر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ تو وہی ہیئت ہے یعنی..... صدر نے بوتل لیتے ہوئے کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں راذہ میں جکڑے ہوئے ہیئت کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ جیکوٹی کے کہنے پر گھری نیند سے انٹھ کر ہمیں چمک کرنے آیا تھا کہ ہم بے ہوش ہیں یا نہیں اور اس کے کمرے میں موجود ٹائم پیس پر اس وقت رات کے تین بجے ہیں۔ اس وقت جیکوٹی کا ہمارے بارے میں معلوم کرنا احتہانی معنی خیز ہے اس لئے جلدی سے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ تاکہ معاملات کو فائل کیا جا سکے"..... عمران نے کہا تو صدر سر ملا تاہو اس تویر اور کیپشن شکیل کی طرف بڑھ گیا جبکہ عمران نے آگے بڑھ کر راذہ میں جکڑے ہوئے ہیئت کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ ہٹالئے اور پھر ہیئت کر لہتے ہوئے ہوش میں آگیا۔ اس دوران

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

لیا۔ یہ طویل بے ہوش کر دینے والی دوا کی سرنجھیں تھیں۔ اس کا مطلب تھا کہ ہیئت نے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگائے تھے اس لئے وہ مطمئن تھا اور اسی لئے اس نے انہیں راذہ والی کر سیوں میں بھی جکڑنے کا تکلف نہ کیا تھا۔ اس نے الماری کھولی اور پھر اس کی نظروں میں چمک آگئی کیونکہ وہاں ایسی بوتلیں موجود تھیں جو ان انجکشنوں کا توڑ تھا۔ وہ ایک شیشی اٹھا ہی رہا تھا کہ اس نے اپنے عقب میں کراہ سنی تو وہ تیزی سے سے مڑا اور دوسرے لمجے وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ یہ کراہ صدر کی تھی اور وہ ہوش میں آ رہا تھا۔ اوہ۔ چلو میں توڑہ نی درزشوں کی وجہ سے ہٹلے ہوش میں آ گیا تھا لیکن صدر کے ہوش میں آنے کا مطلب ہے کہ ایسے ہی کچھ در بعد سب ہوش میں آجائیں گے لیکن پھر ایک خیال کے تحت وہ بے اختیار مسکرا دیا۔ اسے اچانک خیال آ گیا تھا کہ ہٹلے انہیں ریز کی مدد سے بے ہوش کیا گیا تھا اور پھر اسی بے ہوشی کے عالم میں انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے گئے تھے اس طرح دونوں میں ری ایکشن پیدا ہوا ہے۔ اس نے چونکہ گھری میں وقت دیکھ لیا تھا اس لئے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ انہیں بے ہوش ہوئے چھ گھنٹے گزر جکپے ہیں اور اگر یہ ری ایکشن نہ ہوتا تو ان طویل بے ہوشی کے انجکشن لگنے کے بعد انہیں کل رات تک بھی ہوش نہ آ سکتا تھا۔

"یہ کیا مطلب۔ میں کہاں ہوں"..... صدر نے ہوش میں آتے ہی لاشوری طور پر انٹھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

تیرور اور کیپشن شکل بھی ہوش میں آگئے تھے اور ان کے بوس پر بھی وہی سوالات تھے جو اس سے پہلے صدر عمران سے پوچھ چکا تھا۔

”تم۔ تم کیسے ہوش میں آگئے۔ کیا مطلب۔ ابھی تو میں دیکھ کر گیا تھا۔ تم سب بے ہوش تھے اور تمہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگائے گئے تھے۔ تم تو کسی صورت ہوش میں نہ آسکتے تھے۔“ پیرز نے ہوش میں آتے ہی اہمیت حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”تم سے چھوٹی سی غلطی ہوئی ہے جس کی وجہ سے ہمیں وقت سے پہلے ہوش آگیا ہے۔ جب تم اس کمرے میں ہمیں چیک کرنے آئے تھے اس وقت میں ہوش میں تھا اور پھر میں تمہارے پیچھے تمہارے بیڈ روم تک گیا اور میں نے وہ ساری بات سن لی ہے جو تم نے جیکوٹی سے کی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”کون سی غلطی۔“..... پیرز نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تم نے پہلے ہمیں رنے سے بے ہوش کیا اور پھر رنے کے اثرات ختم ہونے سے پہلے تم نے ہمیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگادیے اس طرح یوں کے اثرات ایک دوسرے سے روی ایکشن کر گئے جس کے نتیجے میں ہمیں چھ گھنسنے بعد ہی ہوش آگیا ورنہ تو شاید کل رات تک ہم ہوش میں نہ آتے۔“..... عمران نے جواب دیا تو پیرز کے پھرے پر اہمیت حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور اس نے بے بسی کے انداز میں ہونٹ بھینچ لئے۔

”اب تم بتاؤ کہ اس وقت رات گئے جیکوٹی نے تمہیں کیوں

ہماری چینگ کی ہدایت کی تھی۔“..... عمران نے کہا تو پیرز ایک لمحے کے لئے چوٹ کا لیکن پھر اس نے جلدی سے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

”مجھے کیا معلوم۔ میں نے تو تمہارے بارے میں ماڈم جیکوٹی کو رپورٹ دے دی تھی۔ اس نے کہا تھا کہ تمہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگادیے جائیں۔ کل وہ تمہیں خود اپنے ہاتھوں سے گولی مارے گی۔ چنانچہ اس کی ہدایات پر ایسا کیا گیا۔ پھر میں گھری نیند سویا ہوا تھا کہ اچانک اس نے فون کر کے مجھے کہا کہ میں معلوم کروں کہ کہیں تم ہوش میں تو نہیں آگئے۔“..... پیرز نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کا لجھہ بتا رہا تھا کہ وہ کچھ چھپا رہا ہے۔

”جیکوٹی اس وقت کہاں ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”مشن سپاٹ پر۔“..... پیرز نے بے اختیار جواب دیا لیکن دوسرے لمحے اس نے اس طرح ہونٹ بھینچ لئے جسیے اسے احساس ہوا ہو کہ اس نے غلط جواب دے دیا ہے۔

”تم نے ہمیں کیسے چیک کر لیا تھا کہ ہم وہ نہیں ہیں جو میں نے بتایا تھا۔“..... عمران نے پوچھا۔

”جس راہداری سے تم گزرے تھے اس میں الیے آلات نصب ہیں کہ تمہارے میک اپ کے باوجود تمہارے اصل چہرے سامنے آگئے تھے۔“..... پیرز نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم جیکوٹی کو فون کر کے اس سے معلوم کر سکتے ہو کہ اس نے کیوں تمہیں اس وقت چینگ کے لئے کہا ہے۔“..... عمران نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کہا۔  
”نہیں۔ مجھے ان کے فون کا نمبر معلوم نہیں ہے۔ وہ خود ہی مجھے رابطہ کرتی ہیں۔“..... پیرزنے جواب دیتے ہوئے کہا۔  
”وہ راستہ کہاں ہے جو مشن سپاٹ کے لئے ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”وہ راستہ سیلاہ ہے۔ وہ اب اندر سے ہی کھل سکتا ہے باہر سے نہیں۔“..... پیرزنے جواب دیا۔

”وہ ہے کہاں۔ تفصیل بتاؤ۔“..... عمران نے کہا۔  
”مجھے نہیں معلوم۔“..... پیرزنے جواب دیا۔

”اوکے۔ میں نے تو کوشش کی تھی کہ تم نجع جاؤ کیونکہ ہمارا تم سے کوئی جھگڑا نہیں ہے لیکن شاید تم خود بھی یہی چاہتے ہو کہ تمہیں ہلاک کر دیا جائے۔“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں۔“..... پیرزنے جواب دیا لیکن دوسرے لمحے عمران آگے بڑھا اور اس نے ایک ہاتھ پیرز کے سر پر رکھا اور دوسرا ہاتھ اس نے اس کی گردن پر اس انداز میں رکھا کہ اس کا انگوٹھا اس کی شرگ پر اور ساتھ والی انگلی سائیڈ پر مخصوص انداز میں جنم گئی تھی۔

”یہ۔ یہ کیا کر رہے ہو تم۔ مجھے چھوڑ دو۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔“  
پیرزنے قدرے گھبرائے ہوئے لمحے میں کہا۔

”ابھی تم سب کچھ بتا دو گے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

ساتھ ہی اس نے انگوٹھا اور انگلی دونوں کو مخصوص انداز میں دبا کر حرکت دی تو پیرز کا چہرہ تیزی سے سخن ہونا شروع ہو گیا۔ اس کے منہ سے گھٹی گھٹی سی چیخیں نکلنے لگیں۔ چہرہ یقینت پسینے میں ڈوب گیا اور آنکھیں باہر کو نکل آئیں۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کے دل کو صفحی میں لے کر دبانا شروع کر دیا ہو۔

”بتاؤ ورنہ۔“..... عمران نے دباؤ کو ہلاک کرتے ہوئے احتیاطی سرد لمحے میں کہا۔

”وہ۔ وہ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ رک جاؤ۔ اس عذاب کو ختم کرو۔ بتاتا ہوں۔“..... پیرزنے حواس باختہ سے لمحے میں کہا۔

”بتاؤ ورنہ دنیا کا ہولناک ترین عذاب بھگتو گے۔“..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”وہ۔ وہ۔ پانچ بچھے مشن مکمل ہو جانا ہے اس لئے مادام جنکوئی نے کہا تھا کہ میں چیک کر لوں کہ تم بے ہوش ہو یا نہیں۔“..... پیرز نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”لیکن وقت تو کل صحیح دس بجے کا مقرر ہے۔ پھر صبح پانچ بچھے کیوں مشن مکمل ہو رہا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ مادام جنکوئی نے کہا تھا۔ مجھے نہیں معلوم میں جنم گئی تھی۔“  
پیرزنے کہا۔

”راستے کی تفصیل بتاؤ۔ جلدی اور اس کے حفاظتی انتظامات بھی بتاؤ۔“..... عمران نے کہا تو پیرزنے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

”مشن سپاٹ میں کتنے آدمی ہیں اور دوسرا راستہ کہاں ہے۔“  
عمران نے پوچھا۔

”اندر بیس چھیس افراد ہیں اور دوسرا کوئی راستہ نہیں ہے۔“  
بیڑنے جواب دیا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔“ داڑھیرا مل کلب کے راستے سے تو اندر نہیں ہنچا ہو گا۔ بتاؤ ورنہ۔..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”وہ اندر سے کونے کی چھت کھلتی ہے اور ہیلی کا پڑ اندر اتر جاتا ہے۔ ہیلی کا پڑ اندر لے گیا تھا میرا مل۔ سوا لاز تفریح گاہ کے کونے کی چھت کھلتی ہے۔“..... بیڑنے جواب دیا اور عمران سے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ہمارا سامان کہاں ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”وہ۔ وہ میرے کمرے کی الماری کے نحلے خانے میں ہے۔ وہ اہم خوفناک بم تھے اس لئے میں نے انہیں اپنی تجویل میں رکھ لیا تھا۔“..... بیڑنے جواب دیا اور پھر عمران نے مزید تفصیل معلوم کی اور اس کے ساتھ ہی اس نے یہ لفظ اپنے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو بیڑ کے منہ سے یہ لفظ ہلکی سی کراہ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ایک لمبے کے لئے زور سے کانپا اور پھر نہ صرف اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں بلکہ اس کا جسم بھی ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ عمران نے ہاتھ ہٹائے اور تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف مژگیا۔ اس کے پھرے پر یہ لفظ اہمیت پڑھیلی سنجیدگی ابھر آئی۔

تحی۔

”مشن کامل ہونے میں بہت کم وقت رہ گیا ہے اس لئے ہمیں اہمیتی تیز اور ڈائریکٹ ایکشن کرنا ہو گا۔ راستہ سیلڈ ہے اور وہاں اہمیتی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ اگر ہم ان حفاظتی انتظامات کو آف کرنے کے چکر میں پڑ گئے تو پاکیشیا کی اسٹینی ٹیکنیکس بات تباہ ہو جائیں گی اس لئے اب آخری صورت یہی رہ گئی ہے کہ ہم پہلے دروازے کے ساتھ سپر میگا بم لگا کر اسے فائز کر دیں اس کے بعد اندر گھسیں اور جو چیز نظر آئے اسے تباہ کر دیں۔ آؤ۔“..... عمران نے اہمیتی تیز لمحے میں کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف مژگیا۔ باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی یہ لفظ اہمیتی گھری سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ پھر تھوڑی دریں بعد عمران دوبارہ بیڑ کی خواب گاہ میں داخل ہوا جبکہ اس کے ساتھی راہداری میں ہی رک گئے تھے۔ سہماں کوئی آدمی نہیں تھا۔ شاید وہ کلب کا کوئی خصوصی حصہ تھا اس لئے سہماں کوئی آدمی نہ آ رہا تھا اور نہ جا رہا تھا۔ ولیے بھی رات گئے اس وقت کسی کو سہماں آنے کی کوئی ضرورت بھی نہ پڑ سکتی تھی۔ عمران کو واقعی الماری کے نحلے خانے سے نہ صرف اپنا سامان مل گیا تھا بلکہ وہاں موجود سرخ رنگ کا ایک ایسا فون بھی اسے نظر آگیا تھا جو کارڈ لیس تھا۔ عمران نے اسے باہر نکالا اور پھر اس کا ایریل او نچا کر کے اس نے اسے آن کیا تو اس پر لائٹ خود بخود جل انٹھی اور اس کے ساتھ ہی ایسی آواز فون سے نکلی جیسے دوسری طرف گھنٹی نج رہی ہو۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

حالانکہ عمران نے نمبر پریس کئے تھے اور نہ ہی اس نے کوئی بٹن دبایا تھا۔

”لیں۔ کرنل سپنسر اینڈ نگ یو۔۔۔۔۔ اچانک ایک بھاری سی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔

”ھیڑ بول رہا ہوں سر۔۔۔۔۔ عمران نے ہیڑ کی آواز اور لجھے میں کہا۔

”اوہ تم۔ کیا بات ہے۔ کیوں سپیشل کال کی ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے حیرت بھرے لجھے میں کہا گیا۔

”مادام جنکوٹی کی حرکات پر اسرار محسوس ہو رہی ہیں سر۔۔۔ عمران نے اندر حیرے میں تیرچلاتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیے۔ تفصیل بتاؤ۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے یکخت اہتمائی حیرت بھرے لجھے میں کہا گیا۔

”سر۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم کلب میں آئی۔ میں نے انہیں کوکر کے ریز کی مدد سے بے ہوش کر دیا اور مادام جنکوٹی کو اطلاع دی۔ انہوں نے بجائے انہیں ہلاک کرنے کے صرف یہ حکم دیا کہ انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگوانے تھے کہ پہلے کل صحیح دس بجے کا وقت مقرر تھا اب جبکہ وقت تبدیل کیا گیا ہے تو اب پلاٹنگ میں بھی تبدیلی کر دی گئی ہے۔ ویری بیڈ۔ سنو۔ تم ان پاکیشیا مہجنہوں کو فوراً ہلاک کر نے چیک کیا تو وہ بے ہوش تھے۔ میں نے واپس آکر مادام جنکوٹی کو رپورٹ دی۔ اب پھر ان کی کال آئی ہے کہ میں انہیں ہوش میں

لاو۔ وہ سیلڈ راستہ کھول کر خود آرہی ہے اور وہ انہیں اپنے ساتھ مشن سپاٹ پر لے جائے گی۔ میں نے انہیں اوکے تو کہہ دیا ہے لیکن میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں۔۔۔۔۔ عمران نے اپنے ذہن میں موجود خاکے سے باقاعدہ ایک کہانی بناتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ اب جبکہ مشن فائل ہونے میں تھوڑی دری باقی رہ گئی ہے تو اب وہ کیسے پاکیشیا مہجنہوں کو اندر لے جاسکتی ہے۔ دیری بیڈ۔ یہ تو غداری ہے۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے اہتمائی بوکھلانے ہوئے لجھے میں کہا گیا۔

”میں کیا کہہ سکتا ہوں جتاب۔۔۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر جواب دیا۔

”کیا تم نے انہیں ہوش دلا دیا ہے۔۔۔۔۔ کرنل سپنسر نے کہا۔ ”انہیں جتاب۔ وہ بدستور بے ہوش پڑے ہوئے ہیں۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

”اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ باقاعدہ سازش ہے اور جنکوٹی ان سے ملی ہوئی ہے۔ اوہ۔ اسی لئے اس نے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگوانے تھے کہ پہلے کل صحیح دس بجے کا وقت مقرر تھا اب جبکہ وقت تبدیل کیا گیا ہے تو اب پلاٹنگ میں بھی تبدیلی کر دی گئی ہے۔ ویری بیڈ۔ سنو۔ تم ان پاکیشیا مہجنہوں کو فوراً ہلاک کر دو۔۔۔۔۔ دوسری طرف سے تیز لجھے میں کہا گیا۔

”لیکن سر۔ ایک تو اس طرح سیلڈ راستہ آپ کے حکم پر اسے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کھلوانے کا موقع مل جائے گا اور دوسرا ہو سکتا ہے کہ وہاں اس کے  
ساتھی بھی ہوں۔..... عمران نے اپنی طرف سے ایک آئیڈی یے کے  
تحت کہا۔

”نہیں۔ وہ ڈاکٹر ایڈورڈ کو استعمال کر کے سیلڈر اسٹے کھلواسکتی  
ہے اور مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر ایڈورڈ عیاش فطرت آدمی ہے اس  
لئے جیکوٹی نے اسے دوسرے انداز میں لپنے ساتھ شامل کیا ہوا گا لیکن  
ڈاکٹر ایڈورڈ کو اس موقع پر چھیردا نہیں جا سکتا ورنہ مشن فائل نہیں  
ہو سکتا۔ میں ڈاکٹر ایڈورڈ کو خود کہہ کر سیلڈر اسٹے کھول کر جیکوٹی کو  
تمہارے پاس بھجوادیتا ہوں۔ تم نے اسے بھی ساتھ ہی ہلاک کر دینا  
ہے۔ باقی میں خود سنچال لوں گا۔..... کرنل سپنسر عمران کی توقع  
کے عین مطابق خود بخود اس کے ڈصب میں آگیا تھا۔

”لیکن سر جیکوٹی کو یہاں آنے تک سپیشل کال کے بارے میں  
علم نہیں ہونا چاہیے ورنہ آپ بہر حال بہتر سمجھتے ہیں۔..... عمران نے  
کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ مجھے۔ آجھدہ مجھے سمجھانے کی کوشش نہ کرنا۔  
ناسنس۔ پس تم نے میرے حکم کی تعمیل کرنی ہے۔..... دوسری  
طرف سے اہتمائی عصیلے لجھے میں کہا گیا۔

”لیں سر۔ میں سر۔..... عمران نے اہتمائی مودبائی لجھے میں کہا تو  
دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے  
فون آف کر کے اس کا ایریل اندر کر کے اسے اٹھا کر ساتھ لے لیا اور

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

دوسرے ہاتھ میں سامان کا بڑا ساتھیلا اٹھائے وہ مڑا اور بیڈ روم سے  
باہر آگیا۔

”بہت دیر نگاہی آپ نے۔..... صدر نے پریشان سے لجھے میں  
کہا۔

”اتفاق سے بہت بڑا کام ہو گیا ہے۔ آؤ میرے ساتھ۔“۔ عمران  
نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ صدر نے اس  
کے ہاتھ سے تھیلی لے لیا۔ عمران چونکہ پیٹر سے راستے کے بارے میں  
معلومات حاصل کر چکا تھا اس لئے اسے معلوم تھا کہ یہ سیلڈر اسٹے  
کس طرف ہے اور اس کو کیسے توڑا جا سکتا ہے۔

”کیا ہوا ہے۔ کچھ نہیں بھی تو بتائیں۔..... صدر نے کہا تو  
عمران نے فون اور اس پر ہونے والی گفتگو دوہرای۔

”اوہ۔ ویری گذ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ پیٹر اسرا یسلی حکام کا آدمی  
تھا۔ اب راستہ کھل جائے گا۔ ویری گذ۔..... صدر نے صرت  
بھرے لجھے میں کہا۔

”ہا۔ جب اللہ تعالیٰ مدد کرے تو ہر راستے خود بخود کھل جاتے  
ہیں۔..... عمران نے جواب دیا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے  
اور پھر تھوڑی در بعد وہ ایک راہداری کے آخر میں پہنچ گئے۔ سہماں  
راہداری ختم ہو رہی تھی اور سامنے ٹھوس دیوار تھی لیکن دیوار کے  
اپر چھت کے قریب ایک سرخ رنگ کا بلب مسلسل جل رہا تھا۔  
”تھیلے میں سے بم اور گنیں نکال لو۔ بموں کو چارج کر کے

جیبوں میں ڈال لو اور گنیں ایڈ جسٹ کر کے ہاتھوں میں پکڑ لو۔ راستہ کھلتے ہی ہم نے اس جیکوٹی سے اندر کے تمام حالات معلوم کرنے ہیں اور پھر فل ایکشن میں آنا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن ہو سکتا ہے کہ جیکوٹی باہر نہ آئے کیونکہ جو کچھ آپ نے اس کرنل سے کہا ہے جیکوٹی نے تو یہ بات پیری سے نہیں کی تھی۔“

صفر نے کہا۔

”میں نے اس کرنل کے ذہن میں شک کایا ہے اب جبکہ ان کا اس قدر خوفناک مشن مکمل ہونے کے قریب ہو تو وہ جیکوٹی تو کیا پوری ٹیم کی قربانی دینے پر بھی تیار ہو جائے گا اور اسی لئے تو میں یہ پیشیل فون بھی ساتھ لے آیا ہوں تاکہ اگر کوئی اور بات ہوئی تو لازماً وہ مجھے اس فون پر کال کرے گا اور پھر جو حالات ہوں گے ویسی ہی کارروائی کی جائے گی۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ جیکوٹی کا انتظار کیا جائے۔ اس دروازے کو سپر میگا بم سے کیوں نہ اڑا دیا جائے۔..... تتویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ کرنل سپنسر سے اس فون پر بات کرنے کے بعد میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہاں کے حفاظتی انتظامات ویسے نہیں ہیں بھی گیا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو ان سب کے اعصاب یقینت تن سے گئے۔ وہ سب راہداری کی دونوں طرف کی دیواروں سے پشت لگائے کھڑے تھے اور ان کی نظریں دیوار پر جی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار یہاں خصوصی انتظامات کئے ہوں گے۔ ویسے بھی اگر اس دروازے

کو دھماکے سے اڑا دیا جائے تو وہ لوگ آگے مکمل طور پر کیموفلانج ہو سکتے ہیں اور اگر انہوں نے مشن مکمل کر دیا تو پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا۔..... عمران نے جواب دیا اور اس بار تتویر نے بھی اس انداز میں سر ہلا دیا جسیے وہ بھی عمران کی بات سے مستحق ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب سائیڈوں پر گنیں لئے چوکتے انداز میں کھڑتے تھے۔ ہم انہوں نے اپنی جیبوں میں ڈال لئے تھے۔

”اگر یہ مشن ہم نے تباہ کر دیا تو وہ جو لیا اور صالحہ وہ دونوں کیا کریں گی۔..... اچانک کیپشن شکیل نے کہا تو صفر اور تتویر دونوں اس کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

”اوہ ہاں۔ وہ دونوں کہاں ہیں۔..... صفر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”میرے خیال میں چیف نے انہیں بھجوایا ہی نہیں ورنہ وہ لازماً ہم سے پہلے یہاں پہنچ چکی ہو تیں۔..... عمران نے کہا۔

”لیکن کیوں۔ وجہ۔..... صفر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”وجہ کا علم تو بعد میں ہو گافی الحال تو صرف آئیڈیا ہی ہے۔“

عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی بلب یقینت بھی گیا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو ان سب کے اعصاب یقینت تن سے گئے۔ وہ سب راہداری کی دونوں طرف کی دیواروں سے پشت لگائے کھڑے تھے اور ان کی نظریں دیوار پر جی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد سر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

درمیان سے پھٹ کر دونوں سائیڈوں پر ہوئی اور ایک خلا نمودار ہوا۔ اس کے ساتھ ہی جیکوٹی اچھل کر راہداری میں آئی ہی تھی کہ اچانک عمران اس پر چھپت پڑا اور دوسرے لمحے جیکوٹی کے حلق سے گھٹی گھٹی سی کراہیں نکلیں اور پھر اس کا جسم ڈھیلنا پڑتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ باقی ساتھی خاموش کھڑے تھے۔ عمران نے جیکوٹی کو ایک طرف دیوار کی جڑ میں لٹا دیا اور پھر مژ کرو دہ اس خلا کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ یہ لفخت سرر کی آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ سرخ رنگ کا بلب دوبارہ جل اٹھا تو عمران نے سبے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ وہ بہر حال سمجھ گیا تھا کہ راستہ دوبارہ سیلڈ کر دیا گیا ہے اور اس کی وجہ بھی وہ سمجھتا تھا کہ چونکہ جیکوٹی کو ہلاک کر دیا جانا ہے اس لئے اس نے واپس تو نہیں جانا۔ یہ سوچ کر راستہ دوبارہ سیلڈ کر دیا گیا تھا۔ عمران تیری سے مڑا اور اس نے فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی جیکوٹی کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔

"اس کو کور رکھنا ہے۔ یہ بہر حال تربیت یافتہ لفخت ہے۔" عمران نے لپنے ساتھیوں سے کہا۔

"اے باندھنہ دیں۔" صدر نے کہا۔

"اب وقت نہیں ہے کہ رسیاں تلاش کی جائیں۔" عمران نے کہا اور جیکوٹی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھ کر اس نے ہاتھ ہٹانے اور اٹھ کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

جیکوٹی نے کہا ہے تو آنکھیں بکھول دیں۔

"یہ۔ یہ۔ کیا مطلب۔ تم۔ تم کون ہو۔" جیکوٹی نے ہوش میں آتے ہی ایک جھٹکے سے انھ کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام علی عمران ہے۔ انھ کر کھڑی ہو جاؤ۔" عمران نے اہتمائی سرد لمحے میں کہا۔

"عم۔ عمران۔ مم۔ مم۔ مگر وہ۔ وہ۔" جیکوٹی کے چہرے پر اہتمائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور وہ جھٹکے سے انھی ہی تھی کہ عمران کا ہاتھ بھلی سے بھی زیادہ تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے اس نے جیکوٹی کی گردن پکڑ کر اسے دیوار سے لگا دیا۔ جیکوٹی نے اچھل کر لپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن عمران کا چہرہ اس وقت پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو رہا تھا۔ اس نے ہاتھ کو جھٹکا دیا تو جیکوٹی کے حلق سے یہ لفخت خرخراہست کی سی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کا چہرہ اہتمائی حد تک مسخ ہو گیا تھا۔

"دروازو یہاں سے کیسے کھل سکتا ہے۔ بتاؤ۔ اندر کیا کیا حفاظتی انتظامات ہیں۔ جلدی بتاؤ۔" عمران نے غزاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ مم۔ مم۔" جیکوٹی نے رک رک کر کہا۔ اس کا بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے الفاظ منہ سے نکلنے میں اسے اہتمائی شدید ترین تنقیف ہو رہی ہو۔

"سنو جیکوٹی۔ کرنل سپنسر نے پیئر کو حکم دے دیا تھا کہ تم جیسے ہی باہر آؤ وہ تمہیں ہلاک کر دے اس لئے تمہیں یہاں واپس بھجوایا

گیا ہے۔ یہ تو میں نے اس کی بات سن لی اور میں پھر کو ہلاک کر کے یہاں آگیا۔ تمہارا تعلق کرانس سے ہے۔ اسرائیل یا ایکریمیا سے نہیں اس لئے انہوں نے تمہیں ہلاک کرنے کا حکم دے دیا ہے کیونکہ انہیں خدشہ تھا کہ تم کسی بھی لمحے ان کے مشن کے خلاف کام کر سکتی ہو۔ تمہارا ساتھی داسٹ اور تمہارے گروپ کا چیف اور اس کے چاروں ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔ انہیں بھی کرنل سپنسر کے حکم پر پھر نے ہی ہلاک کرایا ہے۔ اب تمہاری باری تھی اس لئے اگر تم ہم سے تعاون کرو تو میرا وعدہ کہ میں تمہیں زندہ سلامت کرانس واپس بھجوادوں گا درست دوسری صورت میں ایک لمحے میں تمہاری یہ نازک سی گردن ٹوٹ جائے گی اور پھر تمہاری لاش یہاں پڑی سڑتی رہے گی۔ عمران نے انتہائی سرد لمحے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ المتبہ اس نے اپنا ہاتھ اس کی گردن سے ہٹایا تھا۔

” یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ” جیکوٹی نے دونوں ہاتھوں سے اپنی گردن مسلتے ہوئے کہا۔

” سنو۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے اور نہ مجھے تمہاری زندگی یا موت سے کوئی ولپی ہے۔ بولو۔ ہاں یا نہ میں جواب دو۔ ” تعاون کر کے زندہ رہنا چاہتی ہو یا ہلاک ہونا چاہتی ہو۔ ” عمران کا بھر اس قدر سرد تھا کہ جیکوٹی کا جسم نمایاں طور پر کانپنے لگ گیا۔ عمران کے ساتھیوں کے جسموں میں بھی سرد ہریں سی دوزنے لگ گئی تھیں۔

” لک۔ لک۔ کیسا تعاون۔ ” ..... جیکوٹی نے خوفزدہ سے لمحے میں کہا۔

” صرف یہ بتا دو کہ یہ سیلڈ دروازہ دوبارہ کیسے کھل سکتا ہے اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم نہیں بتاؤ گی تب بھی ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ ہمارے پاس سپر میگا بم موجود ہے۔ ہم اسے مکمل طور پر تباہ کر دیں گے لیکن اگر تم بتا دو گی تو تم زندہ رہو گی اور پھر اندر کھنے آدمی ہیں اور کیا حفاظتی انتظامات ہیں۔ یہ سب تفصیل بتا دو۔ ” عمران نے انتہائی سرد لمحے میں کہا۔

” مم۔ مم۔ میں بتا دیتی ہوں۔ تم واقعی مجھے ہلاک کر دو گے۔ ”

” مم۔ مم۔ میں اتنی خوفزدہ پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ ” ..... جیکوٹی نے کہا۔

” میرے پاس وقت نہیں ہے۔ جلدی بولو۔ ” ..... عمران کا لمحہ مزید سرد ہو گیا۔

” یہ دروازہ اندر سے کھل سکتا ہے لیکن اسے باہر سے بھی کھولا جا سکتا ہے۔ میں سرکٹ بریکر ساتھ لے آئی ہوں کیونکہ میں جانتی ہوں کہ دروازہ زیادہ دیر کھلا نہیں رکھا جاسکتا۔ ” ..... جیکوٹی نے کہا اور پھر جیکٹ کی جیب کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

” رک جاؤ۔ ہاتھ واپس نیچے کر لو درست بے موت ماری جاؤ گی۔ ”

” صدر اس کی جیبوں سے سامان نکالو۔ ” ..... عمران نے کہا تو صدر سر ہلاتا ہوا تیزی سے آگے بڑھا جبکہ باقی ساتھیوں نے گئیں جیکوٹی کی دونوں کنپیوں سے لگا دیں۔ چند لمحوں بعد صدر نے ایک چھوٹا سا

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

چو کو رڈبہ اس کی جیب سے نکال لیا۔ عمران نے اس کے ہاتھ سے یہ  
ڈبہ لیا۔ یہ واقعی اہتمائی جدید ترین سرکٹ آف کرنے والا آله تھا۔

”تمہیں کرنل سپنسر نے کیا کہہ کر باہر بھیجا تھا۔“..... عمران نے  
کہا۔

”اس نے مجھے حکم دیا کہ میں فوری طور پر جا کر پاکیشیانی بھجنٹوں  
کا خاتمه کر دوں کیونکہ وہ کسی بھی لمحے ہوش میں آسکتے ہیں اور یہ کام  
پھر کے لیس کا نہیں ہے۔ پھر انچھے میں باہر آگئی لیکن چونکہ مجھے معلوم  
تھا کہ باہر مجھے کچھ وقت لگ جائے گا اس لئے میں یہ سرکٹ بریکر  
ساتھ لے آئی تھی۔“..... جیکوٹی نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب اندر کی تفصیل بتاؤ۔ پوری تفصیل۔“..... عمران  
نے کہا۔

”اندر اہتمائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں۔ تم اندر جاتے ہی  
مفلوج ہو جاؤ گے۔“..... جیکوٹی نے جواب دیا۔ اس کا پھرہ بتا رہا تھا  
کہ وہ ایک بار پھر ذہنی طور پر سنبھل گئی ہے اور پھر اس سے پہلے کہ  
عمران کوئی جواب دیتا اچانک بیگ میں موجود پیشیل سرخ فون  
سے گھنسی کی آواز سنائی دینے لگی۔

”اس کا منہ بند کرو۔“..... عمران نے کہا تو صدر نے جھپٹ کر  
جیکوٹی کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ عمران نے آگے بڑھ کر بیگ میں سے  
وہ فون باہر نکالا اور اس کا یہیل سیدھا کر کے بٹن دبادیا۔

”ہیلو۔ کرنل سپنسر کا نگ۔“..... کرنل سپنسر کی آواز سنائی دی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

”بیٹر بول رہا ہوں سر۔“..... عمران کے ہاتھ سے بیٹر کی آواز  
نکلی۔

”جیکوٹی کو ہلاک کر دیا ہے یا نہیں۔“..... کرنل سپنسر کی آواز  
سنائی دی۔ سچونکہ اس فون میں رسیور نہ تھا اس لئے فون پیس سے ہی  
آواز کل رہی تھی جو ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ  
ساتھ جیکوٹی بھی سن رہی تھی۔

”یہی سر۔ ہلاک کر دیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”اور ان پاکیشیانی بھجنٹوں کو۔“..... کرنل سپنسر نے کہا۔

”انہیں بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”جیکوٹی کے کلب میں آئنے کے بعد راستہ بند ہو گیا ہے یا ابھی  
تک کھلا ہوا ہے۔“..... کرنل سپنسر نے پوچھا۔

”اسی وقت بند ہو گیا تھا۔ میں راہداری میں ہی موجود تھا سر۔“  
عمران نے کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اب مشن مکمل ہونے کے بعد تم سے  
بات ہو گی۔“..... دوسری طرف سے مطمئن لیجے میں کہا گیا اور اس  
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون آف کر  
کے اسے واپس بیگ میں رکھ دیا۔

”اب اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا دو صدر۔“..... عمران نے  
مسکراتے ہوئے کہا تو صدر نے ہاتھ ہٹایا۔

”تم۔ تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو۔“..... جیکوٹی نے تیز تیز لجج

میں کہا۔ "میری تعریف بعد میں کر لینا پہلے یہ فیصلہ کرو کہ تم اندر کے بارے میں تفصیل بتا رہی ہو یا نہیں"..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

"اب ضرور بتاوں گی کیونکہ کرنل سپنسر نے میری موت کا بیڑ کو حکم دے کر اپنا ہی نقصان کیا ہے۔ اب ضرور بتاوں گی بلکہ تمہارے ساتھ عملی تعاون بھی کروں گی"..... جیکوٹی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے خود ہی تفصیل بتانا شروع کر دی۔ عمران خاموش کھڑا سنتا رہا۔ پھر اس نے مختلف سوالات کر کے مزید معلومات حاصل کر لیں۔

"لیکن یہ وقت پانچ نج کر پانچ منٹ۔ اس کا کیا مطلب ہوا" عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"کیونکہ پانچ سچے ساجورا جزیرے پر موجود واٹر میزانل فائر ہو گا"..... جیکوٹی نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"ساجورا جزیرے پر۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"۔ عمران نے اہتمانی حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے عمران تمہارے ملک کی ایسی تنصیبات بہر حال تباہ ہو جائیں گی۔ اس بار اسرائیل اور ایکریمیا نے ایسی پلانگ کی ہے کہ پاکیشیانی ایسی تنصیبات کسی صورت بھی نہیں نج سکتیں"..... جیکوٹی نے کہا۔

"تم پلانگ بتاؤ۔ باقی رائے دینے کی کوشش مت کرو۔ جو کچھ کہا تو جیکوٹی نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔

"اوہ۔ واقعی حیرت انگریز پلانگ ہے۔ ویری بیڈ"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور اس نے بیگ میں ہاتھ ڈال کر اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسیسٹر کالا اور پھر تیزی سے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔ "ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اور"..... عمران نے تیز تیز لمحے میں کال دیتے ہوئے کہا۔ عمران کے ساتھی حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے۔

"ایکسٹو۔ اور"..... چند لمحوں بعد ٹرانسیسٹر سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"جتاب میں کارت جزیرے سے بول رہا ہوں۔ اور"..... عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر جیکوٹی کی بتائی ہوئی پلانگ دوہرًا دی۔

"ویری بیڈ۔ جو لیا اور صالحہ کہاں ہیں۔ اور"..... دوسری طرف سے اہتمانی سنجیدہ لمحے میں کہا گیا۔

"وہ تو سرے سے ہہاں نظری نہیں آئیں۔ میں تو سمجھا تھا کہ آپ نے انہیں کسی وجہ سے بھیجا ہی نہیں۔ اور"..... عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

حقیقتاً اتنا فی مررت بھرے لجے میں کہا۔

”میرا آئیڈیا تھا کیونکہ جس انداز میں کارت میں معاملات اپنے  
کرنے جا رہے تھے اس سے مجھے خدشہ پیدا ہو گیا تھا کہ یہاں اصل مشن  
نہیں ہے اور پھر یہاں سے ساجورا پہنچ کر معلوم ہو گیا کہ واقعی وہاں  
سب کچھ ڈمی بنایا گیا ہے۔ اصل مشن ساجورا میں مکمل ہو رہا ہے۔  
اور ”جو لیانے کہا۔

”یہ معلوم ہوا ہے کہ وہاں مشن کا وقت کیا مقرر ہے۔ اور“۔  
عمران نے کہا۔

”ہاں۔ کل صبح دس بجے۔ اور۔۔۔۔۔ جو لیا نے کہا۔  
”تو پھر سن لو۔ یہ کل صبح دس بجے نہیں بلکہ اب پانچ بجے مکمل  
ہو گا۔ اور۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ اور..... جو لیا نے  
انہائی حیرت بھرے لجے میں کہا۔

”جو میں کہہ رہا ہوں وہ درست ہے۔ فوراً حرکت میں آجائے ہمہ  
کارٹ میں مشن پانچ نج کر پانچ منٹ پر مکمل کیا جائے گا جبکہ ساجورا  
میں پانچ بجے ہو گا اور دونوں جگہ پر اب اصل مشن ہے۔ یہ سب  
ہمیں چکر دینے کے لئے کیا جا رہا تھا۔ اور اینڈ آل۔ ..... عمران نے  
کہا اور ایک بار پھر اس نے فریکونسی تبدیل کر کے کال دینا شروع کر  
دی۔

“ایکسٹو-اوور” ..... ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دئی۔

”وہ بھی مشن پر گئی ہوئی ہیں۔ تم خود انہیں کال کرو اور ان سے پوچھو کہ وہ کیا کر رہی ہیں اور پھر مجھے دوبارہ کال کرنا۔ میں اس دوران ساجورا جمیرے کے سلسلے میں انتظامات کرتا ہوں۔“ ایکسٹو نے سرد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک خصوصی فریکونسی بتا کر کال اور کر دی اور عمران نے تیزی سے ٹرانسمیٹر پر ایکسٹو کی بتائی ہوئی فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر بٹن دبا کر اسے آن کر دیا۔

”ہیلو ہیلو۔ علی عمران کالنگ۔ اور“..... عمران نے کال دیتے ہوئے کہا۔ چونکہ یہ ٹرانسپریٹ ہتھائی خصوصی ساخت کا تھا اس لئے عمران کو معلوم تھا کہ اس کی کال نہ کہیں کچ ہو سکتی ہے اور نہ ہی کسی اور ٹرانسپریٹ پر سنی جا سکتی ہے۔ اس بارہہ لپٹے ساتھ یہ خصوصی ٹرانسپر لے آتا تھا۔

”لیں جو لیا اٹھنڈا گے یو اور“ ..... پختہ لمحوں بیہد جو لیا کی آواز  
ستھانی، دکا۔

”تم اور صاحب کہاں ہوں۔ تم کارت جریئے پر کہیں نظر نہیں آئس۔ سا اور“..... عمران نے ترکیب میں کہا۔

”میں اور صالحہ سا جو رائیں ہیں۔ اصل مشن ہمارا مکمل کیا جا رہا ہے۔ اور“..... دوسری طرف سے جو بیان نے کہا تو عمران کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”اوہ۔ ویری گڈ۔ جہیں کسی معلوم ہوا۔ اور“..... عمران نے

"عمران بول رہا ہوں سر"..... عمران نے کہا اور جو یا سے ہونے والی بات چیت دوہرانے کے بعد اور کہہ کر بات ختم کر دی۔  
اوکے - اب جو یا خود ہی سن بھال لے گی - اور اینڈ آل "۔  
چیف نے اہتاںی مطمئن لجھے میں کہا اور عمران نے ٹرانسیور آف کر دیا۔

"صفدر اسے ہاف آف کر دو"..... عمران نے تیز لجھے میں کہا تو صفر اس طرح جیکوئی پر جھپٹنا جیسے عقاب چڑیا پر جھپٹتا ہے اور چند لمحوں بعد ہی جیکوئی بے ہوش ہو چکی تھی اور صفر نے اسے نیچے لٹا دیا اور پھر وہ نیچے ہٹا ہی تھا کہ یکخت راہداری تروڑاہٹ کی آوازوں سے گونج اٹھی۔ گولیاں فرش پر بے ہوش پڑی ہوئی جیکوئی کو چھلنی کر رہی تھیں۔ یہ فائرنگ تیور نے کی تھی۔

"یہ کیا کر دیا ہے"..... فائرنگ کی آواز پر عمران نے تیز لجھے میں کہا۔ اس کا پھرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا تھا۔  
"کچھ نہیں ہوتا۔ میں دشمن کو معاف کرنے کا قابل نہیں ہوں"۔ تیور نے خشک لجھے میں کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ وقت ضائع نہ کریں۔ ہم نے مشن مکمل کرنا ہے"..... صفر نے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر باقاعدہ میں پکڑا ہوا جیکوئی سے ملنے والے سرکٹ بریکر آن کر دیا۔

صالحہ گہری نیند سوئی ہوئی تھی جبکہ جو یا مکان کے بیرونی حصے میں ہاتھ میں گن پکڑے موجود تھی۔ انہوں نے رات اس مکان میں گزارنے کا فیصلہ کر لیا تھا جس میں انہیں لا یا گیا تھا کیونکہ ان کے نقطہ نظر سے یہی اس وقت سب سے محفوظ جگہ تھی۔ چونکہ انہیں معلوم تھا کہ مشن کل صبح دس بجے مکمل ہونا ہے اور اس ہیڈ کوارٹر کے نیچے تہہ خانے میں انہیں ایسے راکٹ مل گئے تھے جن کی مدد سے آسانی سے کسی ہیلی کا پڑ کو فضا میں ہی کریش کیا جاسکتا تھا اس لئے انہوں نے بجائے واٹ ہاؤس پر حملہ کرنے کے یہ منصوبہ بندی کی تھی کہ وہ راکٹ اور اس کے لانچر لے کر سو گانی گھاث کے قریب درختوں کے ایک ذخیرے میں چھپ کر بیٹھ جائیں گی اور پھر وہاں سے وہ اس ہیلی کا پڑ کو اس وقت آسانی سے فضا میں ہی کریش کر دیں گی جس وقت وہ آبدوز سے واٹر میزاں لے کر واپس واٹ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

ہاؤس جارہا ہو گا اس لئے انہوں نے صبح منہ اندھیرے ہی وہاں سے اس ذخیرے میں پہنچنے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ دن کے وقت ظاہر ہے وہ راکٹ لے کر کھلے عام وہاں نہ جا سکتی تھیں لیکن بہر حال چونکہ یہ جگہ اجنبی تھی اس لئے انہوں نے باری باری سونے اور پھرہ دینے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ جتنا نچہ ہمeline جو لیا سوتی رہی تھی اور صالحہ پھرہ دیتی رہی تھی۔ پھر رات کو بارہ بجے جو لیا اٹھی اور صالحہ کو سونے کا کہہ کر خود گن لے کر باہر کی طرف آگئی تھی اور صالحہ سو گئی تھی۔ جو لیا باہر ایک راؤنڈ بھی لگا آئی تھی۔ یہ جگہ جریرے کے شمال مشرقی کنارے کے قریب تھی اور وہاں ایک کٹاؤ کے اندر اس نے ایک لانچ بھی چکی کر لی تھی۔ چونکہ درختوں کا وہ ذخیرہ جہاں سے انہوں نے ہیلی کاپڑ کو فضائی میں ہٹ کرنے کا پلان بنایا تھا۔ ساحل کے قریب تھا اس لئے جو لیا نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ صبح منہ اندھیرے اس لانچ کے ذریعے ہی وہاں جائیں گی۔ اس طرح وہ راکٹ اور لانچر کو آسانی سے وہاں تک پہنچانے میں کامیاب ہو جائیں گی۔ اس وقت بھی جو لیا یہ ہیلی اس پلان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اسے معلوم تھا کہ اگر وہ ہیلی کاپڑ کو ہٹ نہ کر سکیں تو پھر نہ صرف یہ مشن ناکام ہو جائے گا بلکہ پاکیشیا کی ایئٹھی تنصیبات کو بھی تباہ ہونے سے نہ پچایا جاسکے گا اور یہ ایسا نقصان تھا جس کی کسی صورت بھی تلافی نہ ہو سکتی تھی۔

اس لئے اس کے ذہن میں اس بارے میں شدید دباؤ تھا کیونکہ ایک لحاظ سے اس سارے مشن کا بوجھ اس کے سر آن پڑا تھا۔ اسے معلوم

تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کارت جریرے میں مشن پاٹ کو ڈھونڈ لیں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ اسے تباہ بھی کر دیں لیکن چونکہ وہ سب کچھ ڈھی تھا اس لئے اگر وہ اسے تباہ بھی نہ کر سکے تو بھی اس سے پاکیشیا کی ایئٹھی تنصیبات کو کوئی خطرہ لاحق نہ تھا جبکہ اس کی اپنی ناکامی کا مطلب پاکیشیا کی ایئٹھی تنصیبات کی حقیقی جیسا تھا اس لئے اس کے ذہن اور اس کے اعصاب پر اس کا بے پناہ بوجھ تھا اور یہی وجہ تھی کہ وہ یہٹھی بار بار اپنے اس پلان پر ہی غور کر رہی تھی۔ پھر نجانے کتنا وقت گزر گیا کہ اچانک جو لیا کے کان میں سرسر اہستی ہونے لگی تو وہ بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے تیزی سے ہاتھ مار کر دائیں کان میں موجود ٹاپس کو اتار لیا۔ یہ ایک خصوصی ٹرانسمیٹر تھا جو چیف نے اسے خاص طور پر بھجوایا تھا۔

”اوہ۔ اوہ۔ شاید چیف کی کال ہے۔ ..... جو لیا نے کہا اور جلدی سے اس نے ٹاپس کے عقبی حصے میں موجود تار کو دبایا تو ہمکی سی کٹاک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ٹائس میں سے سیٹی کی ہمکی سی آواز نکلی۔

”ہیلو ہیلو عمران کا لگ۔ اوور۔ ..... ٹاپس میں سے عمران کی آواز سنائی دی تو جو لیا بے اختیار چونک پڑی۔

”یہ جو لیا ایئٹھنگ یو۔ اوور۔ ..... جو لیا نے جواب دیا۔

”تم اور صالحہ کہاں ہو۔ تم کارت جریرے پر تو کہیں نظر نہیں آئیں۔ اوور۔ ..... عمران نے کہا تو جو لیا کے چہرے پر فخریہ

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

مسکراہٹ رنگنے لگی اور پھر جب جویا نے اسے لپٹنے خدشے اور ساجورا جنیرے پر مکمل ہونے والے مشن کے بارے میں بتایا تو عمران نے بے اختیار اس کی تعریف کی اور عمران کے منہ سے اسی تعریف سن کر جویا کا چہرہ اس طرح کھل انھا جیسے اس نے واقعی گئی بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہو۔ لیکن جب عمران نے اسے بتایا کہ ساجورا اور کارت دونوں جگہوں پر اب اصل مشن مکمل کیا جائے گا اور ساجورا پر مشن کا وقت پانچ بجے اور کارت میں پانچ بجے کر پانچ منٹ مقرر کیا گیا ہے تو جویا بے اختیار اچھل پڑی۔ اس نے حیرت کا اظہار کیا لیکن عمران نے اسے حتیٰ لججے میں بتایا کہ ایسا ہی ہو گا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رابطہ ختم کر دیا تو جویا کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔ اس نے جلدی سے واپس کوآف کر کے اسے جیکٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر اٹھ کر وہ اندر ونی حصے کی طرف دوڑ پڑی۔

”صالحہ۔ صالحہ انھو۔ جلدی کرو۔ مشن مکمل ہونے والا ہے۔ اوہ۔ اوہ۔ پونے چار بجے گئے ہیں۔ اوہ۔ ویری بیٹھ۔“..... جویا نے کمرے کی دیوار پر موجود کلاک پر وقت دیکھ کر صالحہ کو جھخوڑ دیا تو صالحہ بے اختیار ہٹر بڑا کر اٹھ یتھی۔

”اوے جلدی۔ ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ آؤ۔“..... جویا نے چھن کر کہا اور واپس دوڑ پڑی۔ صالحہ بھی اٹھ کر اس کے پیچے دوڑی اور پھر تھوڑی دیر بعد جویا کا ندھر پر راکٹ انھائے اور صالحہ اس کا لانچ انھائے ساحل کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھیں اور چند لمحوں بعد لانچ

سمندر میں اپنی پوری رفتار سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ صالحہ نے کمی بار جویا سے پوچھنے کی کوشش کی لیکن جویا نے اسے خاموش رہنے کا کہہ دیا اور صالحہ خاموش ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد لانچ ساحل کے قریب درختوں کے ایک ذخیرے تک پہنچ گئی۔

”اب ذخیرے کے اندر راکٹ لانچر نصب کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ صبح پانچ بجے یہاں کوئی نہیں آسکتا۔ اس لئے ہم ساحل پر ہی اسے نصب کر دیتے ہیں۔ یہاں سے ہیلی کا پیڑ کو زیادہ آسانی سے ہٹ کیا جا سکتا ہے۔“..... جویا نے لانچ کو ایک جگہ ہٹ کرتے ہوئے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے واقعی راکٹ لانچر وہاں ساحل کے قریب ہی نصب کر دیا۔ وہاں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آرہا تھا۔

”سو گانی گھٹ یہاں سے قریب ہے جویا۔ ایسا نہ ہو کہ وہاں سے کوئی آجائے۔“..... صالحہ نے کہا۔

”جو ہو گا دیکھا جائے گا۔“..... جویا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے راکٹ کو ایڈجسٹ کرنا شروع کر دیا۔ راکٹ کو ایڈجسٹ کر کے اس کے آپریشن کو چیک کرنا شروع کر دیا تاکہ عین موقع پر وہ دھوکہ نہ دے جائے جبکہ صالحہ نے لگنے میں موجود ناسٹ ٹیلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا اور اس سے سمندر اور ساحل کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ ناسٹ ٹیلی سکوپ انہیں اس ہیڈ کوارٹر سے ہی سے مل گئی تھیں۔ ان دونوں کی جیبوں میں مشین پیٹل بھی

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

موجود تھے۔

"سنو صالحہ۔ ہیلی کا پڑھ فضائیں ہی معلق ہو گیا۔  
فاسدہ چیک کر لیا ہے جو یا۔..... صالحہ نے کہا۔  
ڈال یعنی ہے۔"..... جو یا نے کہا۔

"بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا فی الحال تم اپنی پوری توجہ مش  
پر مبذول رکھو۔ دیسے مشن تو صبح دس بجے مکمل ہونا تھا یہ اچانک کیا  
ہو گیا۔ تم بتاتی کیوں نہیں۔"..... صالحہ نے کہا تو جو یا نے اسے  
عمران کی کال آنے اور پھر اس سے ہونے والی ساری بات بتا دی۔  
اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر عمران ہمیں کال  
نا کرتا تو ہم تو صبح دس بجے کے انتظار میں رہ جاتیں۔ ویری بیڈ۔".....  
صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔"..... جو یا نے اثبات میں سر بلادیا۔

"ہیلی کا پڑھ۔"..... اچانک صالحہ نے چھک کر کہا تو جو یا نے جلدی  
سے گلے میں موجود ناسٹ میلی سکوپ کو آنکھوں سے لگایا۔ ہر طرف  
اندھیرا چھایا، ہوا تھا کیونکہ اس علاقے میں سورج تقریباً اٹھ بجے نکلتا  
تھا اس لئے یہاں ہر طرف رات کا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔

"ہاں یہ واقعی وائسٹ ہاؤس سے ہی اڑا ہے اور یہ ٹرانسپورٹ ہیلی  
کا پڑھ ہے۔"..... جو یا نے کہا اور صالحہ نے اثبات میں سر بلادیا۔  
تحوڑی در بعد ہیلی کا پڑھ سمندر پر پرواز کرتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ ان  
دونوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دور جانے کے بعد

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

ہیلی کا پڑھ فضائیں ہی معلق ہو گیا۔

"فاسدہ چیک کر لیا ہے جو یا۔..... صالحہ نے کہا۔

"ہاں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ بے فکر رہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں  
کامیابی دے گا۔"..... جو یا نے کہا۔ ہیلی کا پڑھ کافی درہ تک فضائیں  
معلق رہا۔ پھر اچانک اس کے نیچے سمندر میں ہلکی پیدا ہوئی اور  
تحوڑی در بعد ایک بڑی سی آبدوز سمندر کی سطح پر نمودار ہوئی۔ اس  
کے ساتھ ہی ہیلی کا پڑھ نیچے اتر اور چند لمحوں بعد وہ آبدوز کے کھلے  
ہوئے حصے پر نک گیا۔ پھر وہاں سائے سے حرکت کرتے دکھائی  
دیتے رہے اور جو یا اور صالحہ خاموش بیٹھیں یہ سب کچھ دیکھتی رہیں۔  
جو یا نے دور بین آنکھوں سے ہٹائی اور راکٹ کی طرف آگئی۔ اس  
نے اسے ایک بار پھر چیک کیا اور پھر اس کا اینگل ذرا سا مزید  
ایڈجسٹ کیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ دعا کے سے  
انداز میں اٹھائے اور انتہائی خلوص سے اللہ تعالیٰ سے کامیابی کی دعا  
مانگنا شروع کر دی۔

"ہیلی کا پڑھ اوپر اٹھ رہا ہے۔"..... صالحہ نے کہا تو جو یا نے ہاتھ  
منہ پر پھیرے اور دور بین آنکھوں سے لگائی۔ ہیلی کا پڑھ واپس بلندی  
کی طرف اٹھ رہا تھا۔ پھر اس نے دور بین اتار دی کیونکہ اب وہ اسے  
بغیر دور بین کے بھی نظر آنے لگ گیا تھا۔ جو یا نے ہونٹ بھینچنے۔  
ہیلی کا پڑھ چند لمحے فضائیں معلق رہا۔ پھر اس کا رخ بدلا اور وہ تیزی  
سے واپس وائسٹ ہاؤس کی طرف بڑھنے لگا۔

"جویا۔۔۔ صالح نے اہتمائی بے چین سے لجھ میں کہا۔  
"میں دیکھ رہی ہوں۔۔۔ بے فکر ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی دے گا۔ ہمارا مقصد نیک ہے۔۔۔ جویا نے اہتمائی اطمینان بھرے لجھ میں کہا۔ دعا مانگنے کے بعد اس کی ساری پریشانی اور خوف جیسے بھاپ بن کر اڑ گئے تھے اور اس کا دل و ذہن دونوں جیسے سکون اور یقین سے بھر گئے تھے۔ ہیلی کا پڑتیزی سے واپس جا رہا تھا۔ پھر جیسے ہی وہ ساحل پر چکنا چا جویا نے اللہ کا نام لے کر راکٹ داغ دیا۔ دوسرے لمبے ہلکا سادھما کہ ہوا اور پھر تیز گونج کی آواز سے راکٹ بھلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا ہیلی کا پڑتیزی طرف بڑھنے لگا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو فاصلہ رہ جائے گا۔۔۔ صالح نے یکھن بے چین سے لجھ میں کہا لیکن جویا ہونٹ بھینچے خاموش رہی۔ اس نے سانس روکا ہوا تھا اور پھر راکٹ ٹھیک ہیلی کا پڑتیز سے اس طرح جا ٹکرایا جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اہتمائی خوفناک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کا پڑتیز یکھن جیسے بھر کتے ہوئے شعلے میں پیٹھا ہو اور پھر پلک جھپکنے میں اس کے پر زے ہوا میں بکھرتے چلے گئے۔

"خدا یا تیرا شکر ہے۔ تو ہی ہربان ہے۔۔۔ جویا نے اہتمائی مسرت بھرے لجھ میں کہا اور صالح بھی یکھن اٹھ کھڑی ہوئی۔ اس کا چہرہ بھی مسرت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

"آوا ب نکل چلیں۔ آوا۔۔۔ جویا نے کہا اور تیزی سے اس

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

طرف کو دوڑ پڑی جہاں لانچ موجود تھی۔ صالح بھی اس کے پیچھے دوڑ رہی تھی اور ان دونوں کے چہرے فتح و کامیابی سے اس طرح جگمگا رہے تھے جیسے چہروں پر تیز روشنی کا عکس پڑ رہا ہو۔

پر ناکام ہو گیا ہے لیکن تم اس طرح بے چین ہو رہے ہو جیے خدا نخواستہ ہم بے بس ہو عکے ہیں اور دشمن اپنے خوفناک مشن میں کامیاب ہونے والا ہے۔..... عمران نے اس طرح آنکھیں بند کئے کے جواب دیا۔

”میں اپنی بات نہیں کر رہا عمران صاحب۔ ساجورا جزیرے کی بات کر رہا ہوں۔ پانچ بجے وہاں واٹر میراٹل فائر ہونا ہے اور پانچ بجے نجٹے میں دس منٹ باقی ہیں۔ اگر جو یا اور صالحہ اسے ناکام نہ کر سکیں تو پھر کیا ہو گا۔..... صدر نے اسی طرح بے چین لجھ میں کہا۔

”وہی ہو گا جو منظور خدا ہو گا اس لئے پریشانی کس بات کی ہے۔..... عمران نے اس بار آنکھیں کھول کر سیدھا ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”آپ جیسا دل گردہ ہم کہاں سے لا تیں عمران صاحب۔ ہمارا تو یہ سوچ سوچ کر دل بیٹھا جا رہا ہے کہ اگر اسرائیل کا یہ مشن کامیاب ہو گیا تو کیا ہو گا۔..... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے صدر۔ کیا جو یا تم سے کم صلاحیتوں کی مالک ہے۔..... عمران نے سمجھیدہ لجھ میں کہا۔

”یہ بات نہیں ہے عمران صاحب۔ مجھے بھی معلوم ہے کہ جو یا بے پناہ صلاحیتوں کی مالک ہے لیکن پھر بھی۔..... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”تم تینوں کی حالت دیکھو کر تو مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ تم

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

تصویر کے ہونٹ بھٹکے ہوئے تھے جبکہ صدر کے چہرے اور کیپشن شکیل کی آنکھوں میں احتیاٰ بے چینی اور اضطراب کی جھلکیاں نمایاں تھیں لیکن عمران ایک آرام کر سی پر پشت سے سرٹکائے آنکھیں بند کئے ہوئے نیم دراز تھا لیکن اس کے چہرے پر گہرا اطمینان تھا۔ عمران کے ساتھی بار بار گھوڑیاں دیکھ رہے تھے۔

”عمران صاحب۔ پلیز جو یا اور صالحہ سے رابطہ کریں۔ جیسے جیسے وقت قریب آتا جا رہا ہے ہماری حالت خراب ہوتی جا رہی ہے۔۔۔۔۔ اچانک صدر نے احتیاٰ بے چین سے لجھ میں کہا۔

”کمال ہے۔ ہم نے مشن مکمل کر لیا ہے۔ بلیک شار کے میں سیکش کے چیفس وائٹ اور جیکوٹی کے ساتھ ساتھ باقی افراد بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں۔ مشن سپاٹ اور واٹر میراٹل کو مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے اس طرح اسرائیل اور ایکریمیا کا یہ مشن مکمل طور

نے آج تک جویا کو سمجھا ہی نہیں۔ جویا ہم سب سے زیادہ صلاحیتوں کی مالک ہے اور اسی لئے چیف نے اسے اپنی ڈپٹی چیف بنا رکھا ہے۔ تم دیکھنا کہ وہ کس طرح ساجورا میں اسرائیل اور ایکریمیا کے اس مشن کو ناکام بناتی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ کام کرنے پر آجائے تو پھر کوئی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا اس لئے میں مطمئن ہوں۔..... عمران نے کہا۔

”کاش۔ میں جویا کے ساتھ ہوتا تو پھر دیکھتا کہ وہ لوگ کس طرح کامیاب ہوتے ہیں۔..... اچانک تصور نے کہا۔

”تو پھر میری حالت صدر سے بھی زیادہ خراب ہوتی۔“ - عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار صدر بھی مسکرا دیا۔

”آپ جویا کو کال تو کریں۔..... اس بار کیپشن شکیل نے کہا۔

”ضروری نہیں ہے کہ جس طرح ہم نے وقت سے پہلے مشن مکمل کر دیا ہے اسی طرح جویا بھی وقت سے پہلے اسے مکمل کر سکے۔

ہو سکتا ہے کہ وہ اس وقت مشن سپاٹ کے اندر ہو اس لئے اس وقت کال کرنا حماقت ہوگی۔..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ سب سوالات فرمی سپاٹ کے نیچے بننے ہوئے مشن سپاٹ میں جیکوئی سے ملنے والے سرکٹ بریکر کی مدد سے آسانی سے

داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے اور چونکہ جیکوئی سے انہیں اندر کی تمام تفصیل بھی معلوم ہو گئی تھی اور پھر ان کے پاس اسلخ بھی تھا اس لئے انہیں وہاں کسی قسم کی کوئی پریشانی نہ ہوئی تھی۔ انہوں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

نے نہ صرف وہاں موجود تمام انچیسز اور سائنس دانوں کو مشین گنوں کی فائرنگ سے ہلاک کر دیا تھا بلکہ تمام مشینزی بھی مکمل طور پر تباہ کر دی تھی اور اس کے ساتھ ہی عمران نے واٹر میزائل کو اٹھیناں سے کھول کر اس کا آپریشنل حصہ جو چھوٹا سا تھا علیحدہ کر دیا تھا جبکہ باقی حصہ جس میں انتہائی خوفناک تباہ کن مواد بھرا ہوا تھا اس کے ساتھ اس نے واٹر لیس چارجر بھی نصب کر دیا تھا۔ چونکہ یہ سب کچھ رات کے آخری پھر میں اور خاموشی سے ہو گیا تھا اس لئے ان کے مشن میں کسی قسم کی کوئی مداخلت ہی نہ ہوئی تھی اور وہ کلب کے ایک دوسرے راستے سے بغیر کسی کی نظر وہ راستہ سرکٹ بریکر کی مدد سے دوبارہ سیلڈ کر دیا تھا تاکہ اسے کوئی کھول نہ سکے اور پھر وہ واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے تھے لیکن اب انہیں ساجورا جیزیرے پر مکمل ہونے والے مشن کی طرف سے فکر تھی کیونکہ انہیں جیکوئی سے معلوم ہو گیا تھا کہ اس بار اسرائیل اور ایکریمیا نے انہیں چکر دینے کے لئے کارت اور ساجورا دونوں جزیروں پر بیک وقت مشن سپاٹ تیار کئے تھے اور دونوں جزیروں پر اصل واٹر میزائل ہی فائر ہونے تھے۔ کارت جیزیرے پر اس کا وقت پانچ بجے رکھا گیا تھا جبکہ وہ تقریباً اور ساجورا جیزیرے پر اس کا وقت پانچ بجے رکھا گیا تھا جبکہ واٹر میزائل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے اور چونکہ جیکوئی سے انہیں اندر ساڑھے چار بجے اپنا مشن مکمل کر کے واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ چکے تھے۔ وہاں پہنچ کر عمران تو کرسی کی پشت سے سرٹھا کر لیٹ گیا تھا

جبکہ باقی ساتھیوں کے دل و دماغ میں پانچ بجے کا وقت مسلسل دھماکے کر رہا تھا۔ گواہیں معلوم تھا کہ عمران نے جویا کو کال کر کے اسے بتا دیا تھا کہ وہاں کا وقت پانچ بجے کا ہے لیکن اس کے باوجود چونکہ انہیں وہاں کے سیٹ اپ کے بارے میں قطعاً کوئی علم نہ تھا اس لئے وہ پریشان تھے کہ جویا اور صالحہ وہاں اسرائیلی مشن کو ناکام کرنے میں کامیاب بھی ہو سکیں گی یا نہیں۔ انہیں یہ بھی معلوم تھا کہ اگر جویا اور صالحہ ناکام رہیں اور وہ واٹر میراکل فائر ہو گیا تو پھر پاکیشیا کی ایئٹیٽی تنصیبات بہر حال تباہ ہو جائیں گی اور پاکیشیا کی ایئٹیٽی تنصیبات کی تباہی نہ صرف پاکیشیا کی سلامتی کے لئے بھیانک خطرہ تھی بلکہ ان تنصیبات کی تباہی سے پھیلنے والی تابکاری بھی پورے ملک میں بھیانک موت بن کر چھا جائے گی اس لئے وہ تینوں ہی باوجود اپنے آپ کو تسلیاں دینے کے لاشوری طور پر اہتمامی بے چین اور مضطرب ہو رہے تھے لیکن عمران اس طرح اطمینان سے یہاں ہوا تھا جیسے اسے سو فیصد یقین ہو کہ جویا اپنے مشن میں کامیاب رہے گی۔

”عمران صاحب۔ پانچ بجے میں پانچ منٹ رہ گئے ہیں۔“ اچانک صدر نے کہا۔

”مہاں نماز کا وقت آٹھ بجے کے قریب ہوتا ہے البتہ تجد پڑھنا چاہو تو دوسری بات ہے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”میرا مطلب ہے کہ پانچ منٹ باقی رہ گئے ہیں۔“..... صدر نے

کہا۔

”مجھے معلوم ہے صدر۔ لیکن کیا ہیاں بے چین ہونے سے تم جویا کا مشن کامیاب کر سکتے ہو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد کی دعا کرو اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ ہم نے جو کچھ کیا ہے کیا یہ ہماری صلاحیتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔ نہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور مدد سے ممکن ہوا ہے اور انشاء اللہ ساجورا جزیرے پر بھی اللہ تعالیٰ کی مدد جویا اور صالحہ کے شامل حال رہے گی۔“..... عمران نے کہا تو صدر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”آپ درست کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ آپ واقعی صاحب دل ہیں۔ اب مجھے واقعی اطمینان محسوس ہونے لگ گیا ہے۔“..... صدر نے اس بار مسکراتے ہوئے کہا۔

”جو لوگ اللہ تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ اور یقین رکھتے ہیں وہ ہر حال میں پر سکون رہتے ہیں اور سکون ایسی دولت ہے جو قسمت والوں کو ہی میراتی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب درست کہہ رہے ہیں صدر۔ ہم واقعی اس طرح بے چین ہو رہے ہیں جیسے سب کچھ ہم ہی کر سکتے ہیں۔“..... کیپشن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس بار تصور نے بھی اشبات میں سر ہلا دیا۔ پھر وقت آگے بڑھتا رہا اور وہ سب اس بار خاموش بیٹھے رہے۔ جب سوا پانچ ہو گئے تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کار سیور انٹھایا اور تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دی۔ ایکسٹو۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں جتاب۔ امید ہے آپ مع ایسی تنصیبات بخیریت ہوں گے۔ دیگر احوال آنکہ یہاں آپ کے لاذلے ممبران آف سیکرٹ سروس مس جویا اور مس صالحہ کی صلاحیتوں کی نسبت احتہانی بے چینی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ آپ نے صرف لیڈرز فرست کے اصول پر عمل کرتے ہوئے جویا کو سیکرٹ سروس کا ڈپٹی چیف بنایا ہے حالانکہ میں نے انہیں لاکھ بھایا ہے کہ ایسا نہیں ہے لیکن یہ مان ہی نہیں رہے۔۔۔ عمران کی زبان میرٹھ کی یونیورسٹی سے بھی زیادہ تیز چل رہی تھی۔

الحمد للہ۔ پاکیشیا کی ایسی تنصیبات محفوظ ہیں اور جویا نے مجھے کال کر کے رپورٹ دے دی ہے کہ اس نے ہیلی کا پڑ کو راکٹ مار کر فضا میں ہی تباہ کر دیا جس کے ذریعے واٹر میزاں کو آب دوز سے اٹھا کر مشن سپاٹ پر لے جایا جا رہا تھا۔ اس طرح اس نے اسرائیل اور ایکریپیا کا یہ مشن بھی ناکام کر دیا ہے۔ البتہ اس نے یہ رپورٹ دی ہے کہ اگر تم اسے صحیح وقت نہ بتاتے تو شاید وہ اس مشن میں کامیاب نہ ہو سکتی۔ اب وہ کارت پہنچے والی ہے۔ تم اسے کال کر کے

اپنا سپہ بتا دو۔۔۔ دوسری طرف سے ایکسٹو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور تسویر اور صدر دونوں کے چہروں پر بے اختیار حقیقی اطمینان کے تاثرات ابھر آئے جبکہ کیپٹن شکیل کی آنکھوں میں بھی اطمینان کی چمک ابھر آئی تھی۔

”آپ نے کارت جیرے پر مکمل ہونے والے مشن کے بارے میں تو کچھ پوچھا ہی نہیں حالانکہ ہم نے بڑی جان لڑائی ہے۔“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”جویا نے جب مجھے بتایا کہ تم نے اسے درست وقت کے بارے میں بتا دیا تھا تو اس کے بعد کچھ پوچھنے کی ضرورت ہی نہ رہی تھی۔ دوسری بات یہ کہ اگر تم اکیلے ہوئے تو شاید مجھے فکر ہوتی لیکن تمہارے ساتھ سیکرٹ سروس کے تین ممبران کی موجودگی میں مجھے کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں رہی۔۔۔ ایکسٹو نے جواب دیا تو عمران کا منہ ایسے بن گیا جیسے اس کے حلق میں کسی نے کو نین کا پورا پیکٹ انڈیل دیا ہو لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتا دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو چکا تھا اور عمران نے اسی طرح بگڑے ہوئے منہ کے ساتھ رسیور جیسے ہی رکھا صدر اور تسویر بے اختیار ہنس پڑے۔

”اب تپہ چلا اپنی اوقات کا۔۔۔ تسویر نے ایسے لجھے میں کہا جیسے ایکسٹو نے یہ بات کر کے اس کے دل کی حرست پوری کر دی ہو۔ کرانے کے سپاہی کے ساتھ ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔ عمران نے

اداسی بھرے لجے میں کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ بھی تو چیف کو تیگ کرتے ہیں۔ اگر چیف نے بدله چکا دیا ہے تو اس میں اتنا مایوس ہونے کی کیا ضرورت ہے "..... صدر نےہستے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ جو یا نے اگر مشن سپاٹ سے باہر واٹر میزائل تباہ کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ مشن سپاٹ تباہ نہیں ہوا اور کسی بھی وقت دوسرا واٹر میزائل وہاں پہنچا کر مشن مکمل کیا جا سکتا ہے "..... اچانک کیپشن شکیل نے کہا تو اس کی بات سن کر صدر اور ستوری دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

" اوہ۔ اوہ۔ واقعی۔ اوہ۔ دیری بیڈ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں جا کر مشن سپاٹ کو تباہ کرنا ہو گا۔" صدر نے کہا۔

" لیکن ہم کب تک مشن سپاٹ تباہ کرتے رہیں گے۔ وہ اگر ایک دو ماہ خاموش ہو گئے اور اس کے بعد انہوں نے خاموشی سے مشن سپاٹ دوبارہ تیار کر کے واٹر میزائل فائر کر دیا تب۔" کیپشن شکیل نے کہا۔

" تم نہیں کہ رہے ہو کیپشن شکیل۔ یہ تو واقعی انتہائی خطرناک مسئلہ ہے۔ اسرائیل یا ایکریمیا کے لئے الیے مشن سپاٹ تیار کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ وہ تو ایک ہزار الیے مشن سپاٹ تیار کر سکتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں اب فوری طور پر اور ہر

صورت میں وہ لیبارٹری یا فیکٹری تباہ کرنا ہو گی جس میں واٹر میزائل تیار کئے جا رہے ہیں۔"..... صدر نے کہا۔

" ہاں۔ اب واقعی اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے۔" کیپشن شکیل نے جواب دیا۔ یعنی عمران خاموش یہ تھا رہا۔

" آپ خاموش ہیں عمران صاحب۔"..... صدر نے کہا۔

" میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ میری تو کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔ تم سیکرٹ سروس کے ممبر ہو جو چاہو سوچو اور جو چاہو کرو۔"..... عمران نے اسی طرح انتہائی اداسی بھرے لجے میں کہا۔

" آپ کے بغیر تو سیکرٹ سروس ادھوری ہے عمران صاحب۔ آپ کی تعریف تو جو یا نے بھی چیف سے کی ہے کہ اگر آپ اسے صحیح وقت نہ بتاتے تو وہ مشن مکمل نہیں کر سکتی۔"..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جو یا نے تعریف کی ہے۔ اوہ واقعی۔ وہ۔ اس کا مطلب ہے کہ سیکرٹ سروس کا ممبر نہ ہیں لیکن سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف کا شوہر نامدار ہونے کا سکوپ بن گیا ہے۔ وہ۔ پھر تو میں تم سب پر رعب جھایا کروں گا۔ کیوں۔"..... عمران نے پھوٹ کی طرح خوش ہوتے ہوئے کہا تو صدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" منہ دھور کھو۔"..... ستور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ارے میں وضو کر سکتا ہوں۔ تم صرف منہ دھونے کا کہہ رہے ہو۔ کیوں صدر۔"..... عمران نے اسی طرح سرت بھرے لجے میں

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
I  
L  
•  
C  
O  
M

کہا۔ ”تم جیسا ذہیت شاید ہی دوبارہ پیدا ہو۔“..... تصور نے بھی اس کی بات پر منستہ ہوئے کہا۔

”ہو جائے گا۔ ہو جائے گا۔ بس صدر خطبہ نکاح یاد کر لے۔“

عمران نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

”عمران صاحب۔ وہ آپ واٹر میرائل کا آپریشنل حصہ لے آئے تھے۔ اس کا کیا فائدہ ہے۔“..... اچانک صدر نے کہا۔

”میرا خیال تھا کہ اس سے ہمارے ساتھ دان اس کا ستم بھجو کر اس کا اینٹی تیار کر لیں گے۔ اس طرح یہاڑی تباہ کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی لیکن اب کیپشن شکیل کی بات سن کر میں سوچ رہا ہوں کہ جب تک اس پر ریزیخ ہو اور اس کا اینٹی تیار ہو تو تک بہر حال پاکیشیا کی ایسی تنصیبات خطرے میں رہیں گی اس لئے دونوں کام بیک وقت ہونے ضروری ہیں۔“..... عمران نے اس بار سنجیدہ لمحے میں کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

”عمران صاحب۔ آپ جو لیا کو کال کر لیں اور اس کے ساتھ ہی وہ بھی ڈی چارج کر دیں جو آپ واٹر میرائل کے ساتھ نصب کر کے آئے تھے تاکہ یہ معاملات حتی طور پر مکمل ہو جائیں۔“ - کیپشن شکیل نے کہا۔

”صدر کی یادداشت جب تک بہتر نہ ہوگی تو تک معاملات کیسے حتی طور پر مکمل ہو سکتے ہیں۔ البتہ عارضی معاملات کے لئے

R  
A  
F  
R  
E  
X  
O  
@  
H  
O  
T  
M  
A  
L  
•  
C  
O  
M

ختم شد